سرگزشتِ عافیہ

وامعتصماہ

ڈاکٹر شاہد بدر فلاحی

شعورِ حق
نئی دہلی

وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ

سرگزشت عافیہ

(ڈاکٹر عافیہ صدیقی)

وَا! مُعْتَصِمَاہ

مصنف

ڈاکٹر شاہد بدر فلاحی

شعورِ حق

نئی دہلی

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : وا! معتصماہ (سرگزشتِ عافیہ)
مصنف : ڈاکٹر شاہد بدر فلاحی
صفحات : ۱۷۶
باراول : اگست ۲۰۱۶ء
باردوم : مارچ ۲۰۱۷ء
تعداد : ۱۰۰۰
قیمت : ۱۳۰ روپے صرف
مطبوعہ : حامدی پرنٹ پوائنٹ، دہلی، ۲۵ 9811126467
ناشر : شعورِ حق، نئی دہلی
M-21/6&7, GF, Near Khalilullah Masjid
Batla House, Jamia Nagar
New Delhi - 110025

مشمولات

فرمان الٰہی ۴
فرمان رسول ﷺ ۵
حرفِ چند ۶
دیباچہ طبع دوم ۸
عرضِ ناشر ۱۰
ایک آرزو ۱۲
انتساب ۱۳
ایک کرب...ایک کسک ۱۴
یادوں کا البم ۱۶
جب غیرت زندہ تھی ۱۸
عرضِ حال ۲۰
آہ! حافظہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی... ۲۳
عافیہ کی ایک یادگار تقریر ۲۷
عافیہ کی دعوتی سرگرمیاں ۳۶
عافیہ کی رفاہی خدمات ۳۹
انقلاب بذریعۂ تعلیم ۴۱
عافیہ کی عائلی زندگی ۴۲
عافیہ کا اغوا ۴۸
ڈاکٹر عافیہ کو کیوں ٹارگٹ کیا گیا؟ ۵۶
بگرام عقوبت خانہ اور عافیہ ۵۹
عافیہ...غزنی گرفتاری کی تفصیلات ۶۳
غزنی گرفتاری کی کہانی فوسٹر کی زبانی ۶۷
عافیہ پر مظالم ۷۳
عافیہ کے ساتھ عدالتی ناانصافیاں ۸۲
حکومت پاکستان اور عافیہ ۸۷
عافیہ کے خلاف میڈیا کی دروغ گوئی ۱۰۱
عافیہ کو حسب ذیل بنیادوں پر سزا ہوئی ۱۰۳
امریکی عدالت کا فیصلہ اور عافیہ
احتجاج ورد عمل ۱۱۲
عافیہ...رہائی کی کوششیں
احتجاج واثرات ۱۲۵
عافیہ بے گناہ ہے ۱۲۷
جیل میں عافیہ کی حالت زار ۱۳۱
استقامت کو تیری سلام۔ عافیہ! ۱۳۴
مبشرات عافیہ ۱۳۷
فریاد عافیہ ۱۳۹
عافیہ کی رہائی پوری امت کی غیرت کا معاملہ ہے ۱۴۱
عافیہ کی رہائی کے لیے کیا کچھ اور کیسے ہو! ۱۵۰
عافیہ آئے گی... ہاں! ان شاء اللہ ۱۵۴
ہاتھ اٹھا دو سارے دعا کے لیے (نظم) ۱۵۹
تاثرات وتبصرے ۱۶۰
مراجع ومستفادات ۱۶۸
عکس خطوط ۱۷۳/۱۷۴

فرمان الٰہی

بعد تعوذ و تسمیہ

وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيّاً وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيْرا (۷۵النساء)

آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا دیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوْا بِاللَّهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ 0 الَّذِيْ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ 0 إِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوْا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ 0 (سورة البروج : آيات ۸ تا ۱۰)

اور ان اہل ایمان سے ان کی دشمنی اس کے سوا کسی اور وجہ سے نہ تھی کہ وہ اُس خدا پر ایمان لائے تھے جو زبردست، اپنی ذات میں آپ محمود ہے، جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے، اور وہ خدا سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں پر ستم توڑا اور پھر اس سے تائب نہ ہوئے یقیناً ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلائے جانے کی سزا ہے۔

فرمان رسول عربی ﷺ

لَیْسَ شَئُیٌ اَغْیَرَ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ (صحیح مسلم۔کتاب التوبہ۔حدیث نمبر۶۹۹۶)
اللہ رب العزت سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃؓ اَنَّ رَسُوْلَ ﷺ قَالَ الْمُؤمِنُ یُغَارُ لِلْمُؤمِنِیْنَ وَاللّٰہُ اَشَدُّ غَیْراً
(صحیح مسلم۔کتاب التوبہ۔حدیث نمبر۶۹۹۹)
مومن غیرت مند ہوتا ہے۔اللہ اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَۃَ لَو رَأَیْتُ رَجُلاً مَعَ اِمْرَأتِیْ لَضَرَبْتُہٗ بِالسَّیْفِ غَیْرُ مُصْفِحٍ .فَقَالَ النَّبِی ﷺ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَیْرَۃِ سَعْدٍ لَّاَ نَااَغْیَرُ مِنْہٗ وَاللّٰہُ اَغْیَرُمِنِّیْ
(باب الغیر ۃ بخاری شریف باب ۱۳۷)
حضرت سعدؓ بن عبادہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو اسے اپنی سیدھی تلوار سے قتل کرڈالوں ۔اس پر نبیؐ نے فرمایا تمہیں سعدؓ کی غیرت پر حیرت ہے۔ یقیناً میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم

حرفِ چند

از: مولانا عمیر الصدیق ندوی

سینیر رفیق دار المصنفین، اعظم گڑھ

عافیہ صدیقی! چند سال پہلے یہ نام اخباروں سے ہوتا ہوا زبانوں پر آیا لیکن کس طرح؟ ایک خاتون جس نے امریکہ کی ایک یونیورسٹی سے ایجوکیشن میں ڈاکٹریٹ کیا، اس سے پہلے جس کو ایم آئی ٹی سے اسکالرشپ ملی، اس ادارے سے جہاں تک رسائی جدید ترین علم کے حصول کی گویا معراج ہے، مگر ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی معراج کی منزل تو وہ تھی جہاں اسے حفظ قرآن کی نعمت سے آراستہ ہونا تھا۔ ایسی مثال شاید و باید ہی ہو جہاں ایک لڑکی جدید ترین علم حاصل کرتے ہوئے قرآن مجید کے حفظ سے بہرہ ور ہو رہی ہو۔

عافیہ صدیقی آج کے دور میں ایک اسلامی خاتون کا وہ پیکر مجسم بن گئی جو سب سے الگ سب سے جدا اور سب سے ممتاز ہو۔

لیکن جو امتیاز اس خاتون کا منتظر تھا وہ تو کچھ اور ہی ہے۔ وہ ان میں سے نہ تھی جو یہ کہہ کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ زندگی یوں بھی گزر ہی جاتی۔ زندگی کا مفہوم و مطلب عافیہ کے لیے کیا کچھ رہا اس کو سننے سنانے کا یارا واقعی آسان نہیں۔ ایک عورت کے لیے شوہر کی بے وفائی، بچوں سے جدائی اور شیطانوں کے بنائے ہوئے عذاب خانوں کی وہ قید تنہائی جہاں ظلم و ستم بھی اپنے وجود پر شرمندہ ہو جائیں، تشدد اور عقوبت نے جہاں علم و دانش کے مجسمہ کو پاگل بنا دیا ہو، جہاں اس کے جگر گوشہ کی خون میں لت پت لاش (کی تصویر) کو بار بار دکھایا جائے، جہاں ایک معصوم پاک جسم کو دنیا کے سب سے بڑے گناہ سے بار بار آلودہ کیا جائے (اس سے زیادہ کربناک کیا ہو سکتا ہے)۔ عافیہ، وہ مشتِ خاک جس کا ذرہ ذرہ معصوم تھا، کیا تھا اس کا جرم، آخر تھا کیا؟ ظالموں نے چاہا کہ یہ سوال کبھی زبانوں پر نہ آنے پائے، لیکن اللہ کے ایک بندے نے ظلم و ستم کی اس کہانی کے ہر منظر کو دیکھنے اور دکھانے کی ہمت کی کہ آج کی نام نہاد تہذیب و تمدن

اور ترقی یافتہ دنیا کا اصلی چہرہ سامنے آسکے جس کو دیکھ کر انسانیت تو کیا شیطنت بھی شرم و غیرت سے اپنا وجود مٹانے میں عافیت سمجھے۔

اصل تصویر پیش کرنے کی ہمت وہی کرسکتا تھا جس کی تربیت خود قدرت نے اس طرح کی ہو کہ کہنے والے کہہ اٹھیں: ع

کم ہیں وہ طائر کہ ہیں دامِ قفس سے بہرہ مند

برادرِ عزیز ومکرم ڈاکٹر شاہد بدر نے ''فکوا العانی'' لکھ کر رلایا تھا، اب 'وا! معتصماہ' کے ذریعہ آبروئے ملت مرحوم عافیہ کے حالات لکھ کر انہوں نے دل وجگر سب کو تشنۂ فریاد کردیا۔ یہ صحیح ہے کہ 'مشکِ از فر بھی لہو کی ایک بوند ہے'، لیکن ایک خاتون جو حقیقۃً دنیا کی معلوم تاریخ کی شاید سب سے زیادہ مظلوم خاتون ہے اور جس کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ ایک اللہ کو ماننے والی اور اس اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر یقین کرکے اسے دوسرے انسانوں کی بھلائی کے لیے خود کو وقف کردینے والی ہے جس نے یوروپ (وامریکہ) کی مادہ پرست دنیا میں یہ کہنے کی جرأت کی کہ ''اب وقت آپہونچا ہے کہ ہمارے دل اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہوں۔'' کیا سارے عذاب، سارے ستم صرف اس جرم کی وجہ سے روا رکھے گئے؟ اگر یہ جرم ہے تو ڈاکٹر شاہد بدر کو یہ حق ہے کہ کائنات کی بیکرانیوں میں اس صدا کو تلاش کریں جو صدیوں پہلے کسی بے بس کے منھ سے نکلی اور غیرت مندوں کے دلوں میں پیوست ہوگئی۔ یہ کتاب ایسی ہی غیرت وحمیت کی تلاش میں ہے جو یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ کیا برستے بادلوں میں کچھ بجلیاں اب بھی خوابیدہ ہیں!!!

عافیہ کی آہ اور اس کے دل سے نکلی ہوئی صداءِ 'وامعتصماہ' غیروں کے ستم سے زیادہ اپنوں کی بے غیرتی کے لیے ہے۔ رلانے والے، تڑپانے والے یہ الفاظ اگر کسی معتصم باللہ کو ڈھونڈ لیں تو کیا عجب کہ نالۂ ماتم نغمۂ عشرت میں بدل جائے۔ الفاظ پھر دہرالیں کہ کیا امت کے کان بہرے ہوچکے ہیں؟

کیا ہماری غیرت مردہ ہوچکی ہے؟؟؟!!!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ طبع دوم

۲۷/اگست ۲۰۱۶ء کی صبح دہلی سیدھے اپنے ''عزیز دوست'' کے گھر پہنچا۔مہمان خانہ میں میز پر آٹھ کتابوں کا پیکٹ رکھا ہوا تھا۔خوبصورت دلآویز ٹائیٹل ''وامعتصماہ'' پرنظر پڑی آنکھیں چھلک گئیں۔ایک کتاب اٹھا کر دیکھنے لگا۔

''ڈاکٹر.......جو کہ امریکہ کے ذریعہ برپا کردہ اسلام مخالف دہشت گردی مہم کا شکار ہوئے اور اپنے داعیانہ کردار کی وجہ سے ہی مبغوض ہند ہو کر بندشوں میں جکڑے ہوئے ہیں اس کے باوجود انھوں نے عافیہ کے درد کو اپنا درد بنالیا اور تنکے تنکے جوڑ کر عافیہ کی صحیح تصویر کشی کی اور امریکی ظلم کو برہان ودلیل اور شواہد کی روشنی میں طشت از بام کیا۔ان کی اس کوشش سے اگر کسی ایک شخص پر بھی حقیقت آشکار ہو جاتی ہے تو یہ ان کی محنت کا حاصل ہوگا۔لیکن انشاءاللہ امید ہے کہ ڈاکٹر شاہد بدر کی کوشش ان لوگوں کی بڑی تعداد کو اٹھا کھڑا کردے گی۔جو حالات سے بے خبر ہونے کی وجہ سے خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔''

(عرض ناشر؛ **وامعتصماہ ص ۷**)

اس کتاب پر یہ سب سے پہلا تاثر اور سب سے بڑی عزت افزائی تھی۔

ابھی اس کتاب کی بائنڈنگ ہی ہو رہی تھی کہ انہیں مزدوروں میں سے کسی نے اس کو پڑھ لیا پھر ان تمام نے کتاب کی پچیس کاپیاں رکھ لیں اور کہا ''ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے''۔
ان زندہ دل مزدوروں کے اس عمل سے مجھے بڑی قوت ملی.....یہ مزدور

آگ توحید کی سینوں میں دبی رکھتے ہیں
زندگی مثل بلالؓ حبشی رکھتے ہیں

میں نے ''وامعتصماہ'' کی چند کاپیاں اپنے اساتذہ اور اعزہ کو تحفہ میں دیں....
کتاب پڑھ کر میرے انتہائی مشفق استاذ محترم جناب ماسٹر عبداللہ صاحب جنھوں نے ہمیں جامعۃ الفلاح میں ''فضیلت'' میں انگریزی پڑھائی ہے، کتاب پڑھ کر ایک مختصر تأثر message کیا ''کتاب ملی، جزاک اللہ! ایسی کتاب کا مؤلف عظیم اجر کا حق دار ہے۔اللہ

عطا کرے اور ملت کی غیرت اور حس کو بیدار کرے۔ آمین'' (19 ستمبر 2016ء بوقت 51 7:p.m.)

جامعۃ الصالحات رام پور کی ایک سینئر معلّمہ کے تاثرات

''۳؍اکتوبر صبح ساڑھے آٹھ بجے کتاب وا معتصماہ شروع کی اور سوا گیارہ بجے تک سب کچھ بھول گئی کانوں میں مظلوم بہن کی چیخیں گونج رہی ہیں۔ ''فرمان الٰہی'' سے ''فریاد عافیہ'' تک قاری شاید اپنے آنسو نہ روک پائے گا۔ میں نے اپنے اسٹاف سے کہا ہے کہ ہر ٹیچر کے لئے اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہے اللہ ہر دل میں اس درد کو جگا دے اور امت کے مظلومین پر رحم فرمائے''۔ والسلام 03/10/2016 11:35 a.m.

برادر محترم جناب ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی صاحب نے ''فیس بک'' پر بھرپور تبصرہ کیا جسے پڑھ کر بہت سے لوگوں نے مجھ سے بھی رابطہ کیا۔ ابھی کہیں کسی اخبار یا رسالہ میں اس کتاب کا اشتہار تک نہیں آسکا تھا اور نہ ہی ہم رسم اجراء کر سکے تھے بس جیسے جیسے لوگوں کو معلوم ہوتا گیا لوگوں نے خود سے رابطہ کر کے کتابیں خریدیں۔ اور بحمد للہ پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔

۲۷؍اگست تا ۲۰؍اکتوبر ۲۰۱۶ء اتنی مختصر مدت میں کتاب ''وامعتصماہ'' کا مقدمہ طبع دوم لکھتے وقت دل فرحت و مسرت اور شکر و سپاس کے جذبہ سے لبریز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کے انعام سے اچھے کام انجام پاتے ہیں)

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَ اَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ (اے اللہ مجھے رشد و ہدایت عطا فرما اور مجھ کو میرے نفس کے شر سے بچا)

اے اللہ اس درد کو امت کے ہر دل میں پیدا فرما دے۔ بہن عافیہ اور دنیا بھر کے قید خانوں میں قید اسیران فی سبیل اللہ کی رہائی آسان کر دے۔ آمین۔

شاہد بدر

۲۰؍اکتوبر ۲۰۱۶ء

9936205756

shahid.badrfalahi@gmail.com

عرض ناشر

جڑواں ٹاور گرانے کے ڈرامہ اور اس کی مباشر نشریات کے بعد دفعتاً افغانستان اور عراق کو تاخت و تاراج کر کے ریاستہائے متحدہ امریکہ نے پوری دنیا کو اپنی سفاکیت کے ذریعہ دہشت زدہ کر دیا۔ 'ہمارے ساتھ یا ہمارے خلاف' کے نعرۂ انا الحق نے طاقت کے پجاریوں کو امریکی فوجی قوت کے آگے نت مستک دنڈوت (سجدہ) کرنے پر مجبور کر دیا۔ بعد از قتل جفا کا پتہ بھی چل گیا۔ نہ کوئی WMD برآمد ہوا نہ کہیں سے اسامہ۔ مگر نشۂ اقتدار میں ٹنوں بم گرا کر دنیا کو بارود اور انسانی خون کی بو سے بھر دینے کے بعد کس کی مجال تھی کہ امریکہ کے خلاف چوں بھی کر سکتا۔ ابھی حال ہی میں برطانوی وزیر چلکوٹ کی رپورٹ نے بھی ثابت کر دیا کہ عراق کی تاراجی غیر ضروری اور غیر قانونی تھی۔ مگر کس کی مجال ہے جو امریکہ بہادر کا احتساب کرے۔ انا ولا غیری کے اسی احساس نے امریکہ کو شتر بے مہار بنا کر رکھ دیا ہے۔

نشے میں بدمست ہاتھی نے نہ صرف ریاستوں کو پامال کیا، افراد کے بھی حقوق چھین لیے۔ اداروں پر بھی بندشیں لگیں۔ دہشت گرد اسرائیل لاڈلا بنا رہا اور اپنی ہی سرزمین کے لیے سرفروشی کی مثال حماس دہشت گرد ٹھہری۔ پہلے غیروں کے خون سے دیار غیر میں پیاس بجھائی گئی اور اب یہ آدم خور اپنے اور پرایوں کا فرق بھی بھولتا جا رہا ہے۔

آزادی اور اظہار رائے کے اس چیمپین نے نیشنل سیکیورٹی کے نام پر ایسے جابرانہ قوانین متعارف کرائے کہ جمہوری ملک آمریت کی تصویر پیش کرنے لگا۔ عدالتی چارہ جوئی مظلوم کی دست رس سے دور ہوتی چلی گئی۔ بین الاقوامی اور ملکی قانون کی جگہ بش کا فرمان گوانتاناموبے کے محروسین کو تاحکم ثانی جانوروں کی طرح جنگلوں (Cages) میں ٹھونسنے اور جسمانی و ذہنی اذیت کے بدترین مراحل سے گذارنے کا وجہ جواز بن گیا۔ سیاہ فام اوبامہ اپنے دعووں کے باوجود امریکہ میں سیاہ فام امریکیوں کے خلاف امتیازی سلوک اور ان کے قتل پر قدغن نہ لگا سکا اور سفید فام جیوری ان کے قاتلوں کو باعزت بری کرتی رہی۔

ڈاکٹر عافیہ صدیقی جس کے خلاف خود امریکی عدالت کوئی جرم ثابت نہ کر سکی اس کے باوجو چھیاسی سالہ طویل قید اور اس پر رواہر ظلم کی امریکی عدالت کے ذریعہ تائید و توثیق اس سمت کا پتہ دیتی ہے جس پر یہ دیو استبداد گامزن ہے۔ ڈاکٹر عافیہ پاکستانی شہری اور امریکہ کے بہترین اداروں سے پی ایچ ڈی تک کی تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود امریکی عدالت کے ذریعہ حقوق کی بدترین پامالی کا شکار ہوئی۔ پاکستان سے پاکستانی حکومت کے ذریعہ اغوا کرا کر افغانستان منتقل کرانا اور پول کھلنے پر پوری ڈھٹائی کے ساتھ امریکہ لے

جا کر عدالتی کارروائی کا ڈرامہ رچنا۔ بار بار اس کی عصمت کی دھجیاں اڑانا، اسے بالکل برہنہ کر کے مرد پہرے داروں کے سامنے مرہم پٹی و اجابت کے لیے مجبور کرنا، اس کے اگلے دانت توڑ دینا اور زبردستی ناک توڑ کر ٹیڑھے انداز میں جوڑ دینا ایک ایسی دلدوز داستان ہے جس نے عرشِ الٰہی کو بھی ہلا دیا ہوگا۔

مگر عافیہ کا جرم کیا تھا؟ بقول ایک امریکی محقق کے اس کا جرم یہ تھا کہ ''وہ مسلمان تھی''۔ وہ امریکہ میں اسلام کی داعیہ تھی۔ عافیہ کے ذریعہ امریکہ نے ہر اس شخص کو دھمکا دیا ہے جو امریکہ یا پوری دنیا میں دعوت اسلامی کے ذریعہ لوگوں کی زندگیوں کو تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ حالیہ دنوں اس ملک میں ایک داعی دین کے خلاف برپا طوفان بدتمیزی اسی امریکی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ شرک و کفر، شراب و شباب، زنا اور قتل جنین، بے راہ روی اور اوباشی، عورتوں پر دست درازی اور غیر فطری جنسی عمل، قتل و غارت گری، سود و قمار بازی، استعمار و استبداد، استحصال و استیصال پر مبنی امریکی تہذیب اور نظام کے لیے دعوتِ اسلامی صورِ اسرافیلؑ سے کم نہیں۔ اسلام جو شرک کی جڑ کاٹ دینے والا ہے، بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر عباد اللہ کی صف میں کھڑا کر دینے والا ہے، شراب کے مٹکے پھوڑ دینے والا ہے، زانیوں کو سنگسار کرنے والا ہے، سود و قمار بازی کے خلاف جنگ چھیڑ دینے والا ہے، عورتوں اور کمزوروں کے حقوق کا واحد محافظ ہے، استبداد اور استعمار کے خلاف جہاد کا علم بردار ہے اور ہر طرح کے استحصال کے خلاف شمشیر براں ہے بھلا امریکہ اسے ٹھنڈے پیٹوں کیسے برداشت کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے معاملہ میں ڈھٹائی کا ثبوت دے کر امریکہ نے پوری ملت اسلامیہ کو چیلنج کر دیا ہے۔ اس کے خلاف عوامی غیض و غضب تو سامنے آیا ہے مگر بدقسمتی سے اسلامی دنیا کا حکمراں طبقہ امریکہ کا کفش بردار بنا ہوا ہے اسی لیے امریکہ اس غلط فہمی میں ہے کہ اس کا احتساب نہ ہوگا۔ وہ اس لاوے سے غافل ہے جو دنیا بھر میں اس کے خلاف اُبل رہا ہے اور کوئی گھڑی جاتی ہے کہ وہ پھٹ پڑے گا اور اپنے پیشرو فرعون و نمرود و عاد و ثمود کے انجام کو پہونچے گا۔

ڈاکٹر شاہد بدر فلاحی جو کہ امریکہ کے ذریعہ برپا کردہ اسلام مخالف دہشت گردی مہم کا شکار ہوئے ہیں اور اپنے داعیانہ کردار کی وجہ سے ہی مبغوض ہند ہو کر بندشوں میں جکڑے ہوئے ہیں، اس کے باوجود انہوں نے عافیہ کے درد کو اپنا درد بنالیا اور تنکے تنکے جوڑ کر عافیہ کی صحیح تصویر کشی کی اور امریکی ظلم کو برہان و دلیل اور شواہد کی روشنی میں طشت از بام کیا۔ ان کی اس کوشش سے اگر کسی ایک شخص پر بھی حقیقت آشکار ہو جاتی ہے تو یہ ان کی محنت کا حاصل ہوگا۔ لیکن ان شاء اللہ امید ہے کہ ڈاکٹر شاہد بدر کی یہ کوشش ان لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو اٹھا کھڑا کر دے گی جو حالات سے بے خبر ہونے کی وجہ سے خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

ان شاء اللہ

ایک آرزو

راتوں کو چلنے والے رہ جائیں تھک کے جس دم امید ان کی میرا ٹوٹا ہوا دیا ہو
بجلی چمک کے ان کو کٹیا میری دکھا دے جب آسماں پہ ہر سو بادل گھرا ہوا ہو
پھولوں کو آئے جس دم، شبنم وضو کرانے رونا میرا وضو ہو، نالہ میری دعا ہو
اس خامشی میں جائیں اتنے بلند نالے تاروں کے قافلے کو میری صدا درا ہو

ہر درد مند دل کو رونا میرا رلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

علامہ اقبالؒ

انتساب

بدنام زمانہ قید خانہ ''ابوغریب'' کی فاطمہ............

''ٹکساس'' میں قید **ڈاکٹر عافیہ صدیقی**....

اور

دنیا بھر کے قید خانوں میں قید.... گم نام...... امت کی ماؤں بہنوں بیٹیوں کی
چیخوں کے نام...
جن کی.... چیخ، پکار، فریاد و التجا پر... امت کے کان بہرے ہو چکے ہیں.....

شاید.....!

ایک کرب-ایک کسک

آج بھی ....رات میں اکثر میرا بیٹا قتیبہ ''امی!امی!'' کہہ کر رونے لگتا ہے۔اس کے رونے کی آواز سے بیٹی عفت بھی ''امی!امی!'' کہہ کر رونے لگتی ہے ..... جب یہ دونوں رات میں روتے ہیں، میں دوڑ کر انہیں اپنے سینے سے چمٹا لیتا ہوں... یہ دونوں میرے سینے سے لگ کر دیر تک ....اپنے آنسو اور اپنی ہچکیاں، سسکیاں میرے حوالے کر کے سو جاتے ہیں.... اور....میں انہیں اپنی گود سے چمٹائے.... یادوں کے سمندر میں ہچکولے کھاتا ہوں۔

ان کی ماں مدفون ہے اور میں زندہ۔انہیں اپنی آغوش میں سمیٹے ہوئے ہوں۔شاید باپ کا لمس ہی ان کی تسکین کا باعث ہو۔

ایک رات انہی کو اپنی آغوش میں لئے آنسوؤں میں ڈوبا ہوا تھا....دفعتاً یادوں کا دریا الگ رخ پر بہنے لگا......عافیہ کے بیٹے احمد اور مریم کی یاد آ گئی،جن کی ماں عافیہ گویا زندہ در گور ہے.... وہ بالجبر ماں کی آغوش سے نوچ پھینکے گئے....سات سالہ احمد کو بس اتنا یاد ہے کہ وہ اپنی ماں (عافیہ) بہن (مریم) اور چھ ماہ کے چھوٹے بھائی سلیمان کے ساتھ (جو ماں کی گود میں تھا) ایک کار میں بیٹھ کر خوش وخرم جارہے تھے کہ اچانک راستے میں ان کی کار روک دی گئی۔ اسے اور اس کی بہن کو زبردستی کار سے کھینچ نکالا گیا۔اس کے ننھے بھائی سلیمان کو ماں کی گود سے کھینچ کر سڑک پر پٹخ دیا گیا۔چھ ماہ کا سلیمان خون میں لت پت سڑک پر تھا...اور پھر اسے زبردستی ناک میں کچھ سونگھا دیا گیا..... اس کے بعد اسے ہوش نہیں رہا۔احمد (۷/سال)

مریم (۵رسال) ماں کی آغوش سے محروم .... باپ کی شفقتوں سے دور ... آہ... یہ دونوں کتنا روئے ہوں گے، کتنا تڑپے ہوں گے.... میرے قتیبہ اور عفت کی طرح.... قتیبہ اور عفت کے لئے تو ایک باپ کا وجود ہے... جوان کی آہیں سسکیاں سب سمیٹ لیتا ہے۔ اسی کے ساتھ دادی دادا کا وجود بہنوں کا جھرمٹ... احمد اور مریم ماں کی آغوش اور باپ کی شفقتوں سے محروم... جیل میں بیگانوں کے درمیان کیسے کاٹے ہوں گے اتنے ماہ وسال..... ننھی سی عفت بھی کبھی کبھی روٹھ جاتی ہے.... میں اسے مناتا ہوں۔ ننھا منا قتیبہ بھی ضد کر بیٹھتا ہے۔ میں اسے طفل تسلیاں دیتا ہوں۔ چھ سال کا ''عکاشہ'' جانتا ہے اس کی ماں کی قبر کہاں ہے۔ آٹھ سال کا ثمامہ جب بھی اس راستے سے گذرتا ہے تو کہتا ہے کہ ''یہاں میری ماں دفن ہے''۔ دس سال کا اسامہ جب کبھی بہت غمگین ہوتا ہے تو چپکے سے قبرستان چلا جاتا ہے.... باپ کا زندہ وجود....اور ماں کی قبر.... سے کچھ تو قرار آجاتا ہے.... آج احمد اور مریم اپنی ماں عافیہ کو کہاں ڈھونڈھیں جو کہ جرم ناکردہ کی پاداش میں گویا زندہ درگور ہے۔ جسے اس جرم کی سزادی جارہی ہے جو اس نے کیا ہی نہیں ہے۔

احمد اور مریم کا کرب.... امت کا درد بن جائے....اور.... سلاخوں کے پیچھے قید عافیہ کی چیخیں ایک ارب پچپن کروڑ کی امت اور ستاون مسلم ممالک کے سلاطین میں سے کسی کو جگا سکیں۔

☆ کوئی معتصم باللہ بن کر

☆ کوئی حجاج بن یوسف بن کر

☆ کوئی محمد بن قاسم بن کر

☆ لبیک یا اختی.... لبیک یا بنتی

کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو۔

یادوں کا البم

(۱)

افغانستان - غزنی کی سڑک پر ایک مسلم خاتون روایتی لباس میں ملبوس کندھے سے ایک بیگ لٹکائے غزنی ہیڈ کوارٹر کے پاس.... حیران و پریشان بیگ میں کچھ کاغذات ایک بوتل میں سیال مادہ مشکوک حالت میں ٹہلتی ملی تو اسے افغان پولس نے گرفتار کرلیا۔ یہ پولس والے صرف پشتو بولتے ہیں.... اور وہ خاتون صرف اردو اور انگلش.... وہیں پاس کھڑا ایک لڑکا اجنبیت کے عالم میں تک رہا ہے۔ وہ فراٹے سے صرف انگلش بول رہا ہے، امریکی لب ولہجہ میں۔ وہ لڑکا نہیں جانتا کہ یہ پاس کھڑی عورت اس کی ماں ہے، وگرنہ وہ اپنی ماں سے لپٹ جاتا۔ وہ عورت بھی نہیں جانتی یہ پاس کھڑا لڑکا اس کا اپنا بیٹا احمد ہے ورنہ ممتا سے چور ماں اس پر اپنی ساری خوشیاں نچھاور کردیتی لیکن یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے بالکل اجنبی ہیں کہ جب احمد کو اس کی ماں کی آغوش سے نوچا گیا تھا تو اس کی عمر محض سات برس تھی۔ آج پورے پانچ سال کا عرصہ بیت گیا۔ اگر عافیہ اپنے بچوں سمیت انڈر گراونڈ تھی تو یہ دونوں ماں اور بیٹے ایک دوسرے کے لئے اس قدر اجنبی کیوں تھے۔ یہ اجنبیت کیوں تھی؟ جب کہ بعد میں احمد کے DNA سے ثابت ہوا کہ وہ عافیہ کا بیٹا احمد ہی ہے۔ جواب کون دے گا......؟؟؟

(۲)

کراچی - علی الصبح ایک ۱۲/سالہ بچی گلے میں ''ایڈریس'' کا پٹہ پہنے اچانک ڈاکٹر

محصورین شعب کی یادیں تازہ کر لیتے۔

اگر ''محصورین شعب ابی طالب'' کی تفصیلات جمع کر دی جائیں تو اسیران فی سبیل اللہ کے لئے ایک بہترین توشہ ہوگا۔ ان کے لئے یہ تکالیف آسان لگنے لگیں گی۔ دل میں یہی کرب دبائے ہوئے تھا جب ''سرگزشتِ عافیہ وامعتصماہ'' سے فارغ ہوا۔ ''شعب ابی طالب'' پر لکھنے کے لئے ہمت باندھی۔ اللہ کے حضور دعا کی کہ اے اللہ اس بابرکت کام میں میری ہر جانب سے مدد فرما۔ یہ عظیم کام میرے لئے آسان کر دے۔ آمین! یوں دعا اور بسم اللہ کے ساتھ ۱۳ اگست/۲۰۱۶ء کو اس مبارک کام کا آغاز ہوا۔

اس موضوع پر مواد جمع کرنے لگا۔ سیرت پاک ﷺ پر اردو عربی کی اہم کتابوں میں شعب ابی طالب کی تفصیلات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ میری بڑی خوش نصیبی ہے کہ دار المصنّفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ سے بہت قریب ہوں، جہاں بحمد للہ اہم کتابوں کا بڑا ذخیرہ ہے۔ کتابوں سے تلاش کیا اور پڑھنے لگا۔ اب انہی مواد کو اپنی مطالعہ کی میز پر لانا تھا۔ میرا بیٹا عزیزی عمار شاہد گرمیوں کی تعطیل میں علیگڑھ سے گھر آیا ہوا تھا۔ اس نے ان تمام کتابوں کو اپنے موبائیل کے کیمرے کی مدد سے میری میز تک پہنچا دیا۔ اب میں پوری یکسوئی سے مطالعہ میں غرق ہو گیا۔ میرے دل پر آہستہ آہستہ وہی کیفیات طاری ہونے لگیں۔ میرے دل کے کان ''محصورین شعب'' کے بچوں کے رونے کی چیخیں سننے لگے تھے اور میں خود کو اسی وادی میں محسوس کرنے لگا تھا۔

میرے دوست کی ہر گام پہ حوصلہ افزائی شامل تھی۔ ''ان شاء اللہ یہ مشکل کام اللہ پاک تم سے لے لیں گے''۔ میرے عزیز دوست نے اپنا تاثر بیان کیا: ''میں ایک دن غسل کر رہا تھا۔ پانی کا فوارہ سر پر بوندیں برسا رہا تھا اور میری آنکھوں سے اشکوں کی برسات ہو رہی تھی، جیسے میں اشکوں میں نہا گیا تھا۔ بہت دیر تک ''محصورین شعب ابی طالب'' کی یاد آتی رہی۔ وہ کتاب جو اب تک منظر عام پر نہیں آئی، صرف تذکرہ میں ہے اس نے مجھے اس قدر متاثر کر دیا ہے۔......'' میرے دوست کی محبت اور حوصلہ افزائی میرے لئے مہمیز کا کام کرتی رہی۔

میں برادر محترم جناب ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی سے اس موضوع پر رہنمائی کے لئے ملاقاتیں کرتا تھا جن کی رہنمائی میرے لئے بہت قیمتی ثابت ہوئی، اللہ محترم کو جزائے خیر دے۔

میں محترم مولانا عمیر الصدیق ندوی دریابادی سینئر رفیق دار المصنّفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں کہ انھوں نے بھرپور حوصلہ افزائی فرمائی نیز دار المصنّفین شبلی اکیڈمی سے استفادہ کتب میرے لئے حد درجہ آسان کر دیا۔

ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی صاحب اسسٹنٹ پروفیسر ڈپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کا مقالہ بعنوان ''شعب ابی طالب میں محصوری'' میرے مطالعہ میں رہا۔اس سے مجھے کافی رہنمائی ملی۔میں نے محترم سے بذریعہ فون کئی بار اس موضوع سے متعلق مشورہ کیا۔انھوں نے بڑی خوش دلی سے فون پر ہی اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔میری حوصلہ افزائی فرمائی۔اس موضوع پر استفادے کی غرض سے میں ۱۹؍جنوری بعد عشاء محترم سے ملاقات کیلئے انکی رہائش گاہ جامعہ ملیہ یونیورسٹی دہلی گیا۔انھوں نے بڑی وسیع القلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس موضوع سے متعلق جو کچھ بھی انکے پاس مواد تھا وہ سب ہمیں فراہم کر دیا۔میں محترم کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں، اللہ انھیں اجر کثیر سے نوازے۔آمین

اس موضوع پر دوران مطالعہ بعض گتھیاں اشعار ابو طالب کے مطالعہ سے سلجھی ہیں۔ میں نے بطور خاص اشعار ابو طالب کا مطالعہ کیا۔میں نے اصل موضوع سے متعلق کسی بھی ضروری تفصیل سے صرف نظر نہیں کیا ہے لیکن ایسی تفصیلات جن کا اس موضوع سے دور کا واسطہ تھا اس میں حد درجہ اختصار سے کام لیا ہے۔

مطالعہ وغور وفکر کرتا رہا اور اللہ سے دعائیں کرتا رہا بحمد للہ راہ آسان ہوئی اور اللہ نے یہ مشکل کام لے لیا۔

عشاق اسلام اور ''رہروان شوق'' کے لئے ''شعب ابی طالب'' میں بڑا درس ہے۔ ہم تمام اس تین سالہ دور محصوری کو پڑھیں اور خود کو تیار رکھیں کہ ہمیں ہر حال میں صبر وثابت قدمی

کیا۔ یہ جواں سال مجاہد جوانوں کی جمعیت لے کر سمندروں کا سینہ چیرتے ہوئے سندھ کے ساحل تک جا پہنچا...غنڈوں کی گوش مالی کی...اسیروں کو رہا کرایا۔

کیا آج جیلوں اور ٹارچر سیلوں سے وا معتصماہ ....واحجاجاہ....کی بلند ہوتی صدائیں ہمارے کان نہیں سنتے....؟

ڈاکٹر عافیہ جس کے ساتھ بہیمیت کی انتہا کر دی گئی....اس کی چادر عصمت کو بار بار، تار تار کیا گیا....اس سے اس کی گود کے بچے چھین لئے گئے....اسے غیر قانونی طور پر سالہا سال جیلوں میں سڑائے رکھا گیا۔اس کے ساتھ مسلسل زنا ہوتا رہا....

امریکی عدالت نے ایک اسیر، مظلوم، بے قصور کو ۸۶ سال کی سزا سنا دی....اس کا جرم اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا کہ وہ ایک مسلمان حافظہ قرآن، داعیہ، مبلغہ، قانتہ، صابرہ اور شاکرہ تھی۔ وہ خواتین کو انہیں صفات سے متصف کرنا چاہتی تھی۔

وامعتصماہ....واحجاجاہ...کہتے کہتے عافیہ تھک چکی ہے۔

کیا امت کے کان بہرے ہو چکے ہیں؟

کیا ہماری غیرت مردہ ہو چکی ہے؟

آخر امت کی آغوش سے .... لبیک یا اختی لبیک یا بنتی کی صدائیں بلند کرتے ہوئے کہیں سے کوئی نوجوان کیوں نہیں اٹھتا۔

کہیں سے کوئی اقدام کیوں نہیں کرتا...کہیں ہم دیوثت کا ثبوت تو نہیں دے رہے ہیں....؟

عرض حال

ایک حادثہ جومختلف جہات سے آج تک مشکوک ہے۔دنیا جسے حادثہ 9/11 کے نام سے یاد کرتی ہے۔(جس میں جڑواں ٹاور آن واحد میں جل کر ریت کی دیوار کی طرح بھربھرا کرزمیں بوس ہوگئے)اس سانحہ کودنیا کے کئی محققین نے یہودیوں کی ہی کارستانی قرار دیا ہےاورامریکہ اسے مجاہدین کے سر منڈھتا ہے۔اس سانحہ کے بہانے سے ہی امریکہ نے دنیا بھر کے اندر شعوری اسلام سے وابستہ افرادو تنظیموں کونشانہ بنایا۔ایسے لوگوں کودنیا بھر میں قیدو بند اور پابند سلاسل کیا گیا۔اسلام اوراہل اسلام کے خلاف ایک عام نفرت کا ماحول بنا دیا گیا...اللہ کی زمین پر اسلام کا غلبہ چاہنے والوں اور اسلامی انقلاب کا خاکہ رکھنے والوں کے خلاف داروگیر کا سلسلہ شروع کردیا گیا۔ہندوستان میں اسلامی انقلاب کی نقیب مسلم طلبہ ونوجوانوں کی پہلی کل ہند تنظیم ایس آئی ایم (اسٹوڈنٹس اسلامک موومنٹ آف انڈیا) سب سے پہلا نشانہ بنی۔ 9/11 کے سولہویں دن ۲۷ رستمبر ۲۰۰۱ء کواس تنظیم پر بلا جواز پابندی عائد کردی گئی....اور ملک بھر میں ہزاروں طلبہ ونوجوانوں کوحوالۂ زنداں کیا گیا....۲۷ راور ۲۸ رستمبر ۲۰۰۱ء کی درمیانہ شب رات بارہ بجکر چالیس منٹ پر مجھے بھی ایس آئی ایم ہیڈ کوارٹر 151/C/9 گلی نمبر ۹ ذاکر نگر نئی دہلی سے گرفتار کر کے بدنام زمانہ سینٹرل جیل تہاڑ میں اسیر ومحبوس کردیا گیا۔قافلۂ شوق پر پابندی لگی اور ہم اسیر زنداں ہوئے۔میں تہاڑ سینٹرل جیل،گورکھپور جیل، بہرائچ جیل اوراعظم گڑھ جیل سے ہوتے ہوئے ۷راپریل ۲۰۰۴ء کورہا ہوکر گھر آیا۔

فلوا العانی کتاب مرتب کرتے وقت ’’خواتین قیدیوں کے ساتھ سلوک‘‘ اسلامی اسوہ اور نام نہاد مہذب دنیا کے عنوان کے تحت دوران مطالعہ ہی عافیہ کے ساتھ جیلوں میں تعذیب کی تفصیلات پڑھنے کوملیں...دل بہت تڑپا....اور....ضرورت محسوس ہوئی کہ کچھ وقت نکال کر عافیہ کی تفصیلات کتابی شکل میں لائی جائیں۔

ابتداءً میں نے ڈاکٹر عافیہ پر اردو میں کتاب تلاش کی۔انٹرنیٹ پر ایک کتاب کا ٹائیٹل

نظر آیا" عافیہ"۔ انور غازی کی یہ کتاب ہزار کوشش کی بعد بھی انٹرنیٹ سے پڑھنے کو نہ مل سکی۔ اب تو نیٹ سے وہ ٹائیٹل بھی غائب ہے۔ سمجھ میں صاف آرہا ہے کہ وہ ایک جامع کتاب رہی ہوگی لیکن اس تک رسائی ان بدخواہوں نے روک دی.... جونہیں چاہتے کہ عافیہ کی ایک چیخ بھی باہر جائے۔

عزیزی مدثر جاوید اور عزیزم سیف الدین ہلالی سے میں نے کہا کہ عافیہ پر اردو انگریزی میں جس قدر مواد ملے ڈاؤن لوڈ کر کے مجھے دیں۔ ان گنت صفحات لیپ ٹاپ کی مدد سے پڑھے۔ بکھرے بکھرے واقعات بکھری بکھری تفصیلات ہی پڑھنے کو ملیں۔ لیکن مجھے تو انہی بکھری بکھری کرچیوں کو جوڑ کر ایک آئینہ بنانا تھا... مختصر یہ کہ میری رسائی کسی مکمل کتاب تک نہ ہوسکی۔

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے واقعات، حالات، مظالم کی تفصیلات پڑھ کر میرے اندر ایک الگ طرح کا جذبہ پیدا ہوتا چلا گیا... تنہائی میں کبھی روتا.... کبھی آسمان کی طرف دیر تک تکتا.... مظلوموں کی چیخیں... آہیں... سسکیاں میرے دل کے کان سننے لگے تھے.... میں بہت بے چین ہوجایا کرتا.... کچھ مواد ملا، کچھ خاکہ ذہن میں بنا اور بالترتیب عافیہ سے متعلق سوالات میں نے خود سے پیدا کئے۔ سوچنے لگا کہ اب کیسے... کیا کروں۔ سردی کی چھٹیوں میں میں نے اپنے بیٹے "عمار شاہد" کو وہ سوالات نوٹ کرادئے کہ وہ انہیں انگلش میں کر کے نیٹ سے ڈھونڈھے۔ میرے بیٹے نے کئی کئی روز سائبر کیفے میں گھنٹوں گذار کر ڈھیروں مواد اکھٹا کر دیا۔

ظالم جب سفاک اور عیار ہونے کے ساتھ ساتھ طاقت ور ہوتا ہے تو وہ ظلم و جبر کے ساتھ ساتھ کوئی ثبوت بھی نہیں چھوڑتا، بقول حفیظ میرٹھی

دامن پہ کوئی چھینٹ، نہ خوں کا کوئی دھبہ
تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو

لیکن ہزار عیاری و مکاری کے بعد بھی سات پردوں کے اندر سے حقیقت جھانکتی ہے۔ انتہائی دبیز پردوں سے جھانکتی ہوئی حقیقت کو روشن حقیقت میں تبدیل کرنا ایک مشکل کام تھا اور میرے اندر اس مشکل کو آسان کرنے کی ضد تھی اور امریکہ کے کریہہ چہرہ کو دنیا کے سامنے لانے کی بھی ضد تھی۔

ڈاکٹر عافیہ صدیقی ... ایک خاتون ... تین بچوں کی ماں حافظہ قرآن ایک بیدار مغز داعیہ اور مبلّغہ " انقلاب بذریعہ تعلیم" کا عملی خاکہ رکھنے والی کو صرف اس کی فکر کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا کہ آئندہ کوئی عافیہ کا نقش ثانی نہ بن سکے۔

اس ظالم نے عافیہ کو عبرت ناک انجام تک پہنچا دیا۔ چھیاسی سال کی قید کی سزا سنا دی۔ ظالم نے بظاہر عافیہ کا کام تمام کردیا لیکن ظالموں کو یہ نہیں معلوم کہ یہ نخل ایمانی انہیں سارے عتاب سے اور ہرا ہوتا ہے۔ بقول شاعر اسلام

عشق کے دام میں پھنس کر یہ رِہا ہوتا ہے
برق گرتی ہے تو یہ نخل ہرا ہوتا ہے

...ملالہ کا آبائی وطن افغانستان ہے۔ ہماری یو پی گورنمٹ نے ملالہ سے اظہارِ ہمدردی کرتے ہوئے یو پی میں بہادر بیٹیوں کو ''ملالہ ایوارڈ'' سے سرفراز کیا۔ اکھیلیش حکومت نے محسوس کیا کہ ملالہ دختر مظلومہ اور بہادر ہے۔ اس سے اظہار ہمدردی کرنے کے لئے سرحدوں کی پروا نہیں کی.... مجھے لگا کہ اگر ڈاکٹر عافیہ پر ڈھائے جانے والے مظالم ....اور عافیہ کی شخصیت.... مرتب شکل میں آ جائیں تو اس حقیقی مظلومہ کے تئیں ہمدردیاں ضرور بڑھیں گی اور اس کی رہائی کے لئے کوششوں اور دعاؤں کا سلسلہ بھی بڑھے گا، ان شاء اللہ۔

میں نے کرچیوں کو جوڑ کر آئینہ بنا دیا ہے۔ جتنا اور جس قدر بھی اس موضوع پر مواد ممکن تھا میں نے سب اکٹھا کرلیا.... مطالعہ کیا۔ مرتب کیا۔ قارئین اس کو ''فکوا العانی'' کے ذیل میں کی جانے والی کوشش کا ہی ایک حصہ سمجھیں۔ میں نے درد وغم کی اس تصویر کو ابھارتے وقت اس کا بھی خیال رکھا ہے کہ قارئین کے اندر مایوسی نہ پیدا ہو.... بلکہ.... دینی وملّی غیرت وحمیت پیدا ہو۔

میں اپنے ادارے شعور حق کے رفقاء کا مشکور ہوں جنھوں نے ہر گام پر میری حوصلہ افزائی کی جس سے یہ مشکل کام آسان ہوا۔ اپنے محترم بھائی مسیح الدین سنجری کا مشکور ہوں جنھوں نے کئی اہم مضامین کا انگریزی سے اردو ترجمہ کیا۔ اللہ انہیں مزید حوصلہ، ہمت اور سکت دے۔ عزیزی مدثر جاوید اور سیف الدین ہلالی کا مشکور ہوں جنھوں نے انٹرنیٹ سے مواد کی فراہمی میں بھرپور تعاون دیا۔

میری آپ تمام قارئین سے یہی گذارش ہے کہ آپ تمام ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کے لئے دعا کریں اور دنیا بھر کے قید خانوں میں قید اسیران فی سبیل اللہ کی رہائی کے لئے دعا کریں۔ اے اللہ ہمارے ہی تن نازک میں معتصم باللہ، محمد بن قاسم اور طارق بن زیاد کا جگر پیدا فرما دے۔ آمین۔

(۲۷/مئی ۲۰۱۶ء ۷/بجکر ۱۹ منٹ شام کیفیات ٹرین، اعظم گڑھ سے دہلی جاتے وقت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آہ! حافظہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی

اللہ کی محبت بھی کیا خوب ہے، وہ جس سے محبت کرتا ہے اسے آزماتا ہے تاکہ کھرے اور کھوٹے کی تمیز ہو جائے... راہ حق میں سب سے زیادہ آزمائش انبیائے کرام کی ہوئی ہے۔ پھر ان کی جو جس قدر اسوۂ انبیاء سے قریب رہے ہیں۔

عَن النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَشَدُّ النَّاسَ بَلاءً الانبیاءُ ثُمَّ الاَمْثَلُ فَالاَمْثَلُ یُبْتَلٰی الْرَجُلُ عَلٰی حَسْبِ دِیْنِہٖ صُلْباً اِشْتَدَّ بَلا ئہ وَ اِن کَانَ فِیْ دِیْنِہٖ رَقِیْقاً ھُوِّنْ عَلَیْہِ

(ریاض الصالحین باب سوم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت آزمائش نبیوں کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد جو ان سے ملتے جلتے ہوں پھر جو ان سے ملتے جلتے ہوں۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے پس اگر وہ دین میں پختہ اور محکم ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ دین میں نرم اور کمزور ہوتا ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ شاعر اسلام علامہ اقبالؒ نے اسی پیغام کو شعری قالب دیا ہے

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا، اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اٹھانے کے لئے

اللہ کی نظر انتخاب ڈاکٹر عافیہ صدیقی پر پڑی۔ عافیہ... حافظۂ قرآن... داعیہ... مبلغہ... مصلحہ... مجاہدہ... غریب پرور... تعلیم کی دلدادہ... مظلومین و متاثرین کی معاون و مددگار... اسیروں اور قیدیوں کے لئے فکرمند رہنے والی... دو بچوں کی ماں ہونے کے باوجود اپنی تعلیم جاری رکھتے ہوئے رفاہی خدمات انجام دینے والی... قابل رشک بھی ہے اور قابل تقلید بھی۔

عافیہ کی پیدائش ۲/ مارچ ۱۹۷۲ء کو کراچی میں ہوئی۔ ان کے والد محترم ڈاکٹر محمد صالح

صدیقی برٹش ٹرینڈ نیوروسرجن تھے ۔وہ ان دنوں افریقہ'' زمبیا'' میں مقیم بحیثیت ڈاکٹر اپنی خدمات انجام دے رہے تھے ۔عافیہ کی ماں محترمہ عصمت فاروقی زمبیا میں اپنے شوہر کے ساتھ خواتین کے مابین بہبودی سرگرمیاں انجام دے رہی تھیں ۔عافیہ نے بالکل ابتدائی تعلیم زمبیا میں حاصل کی ،اس کے بعد کراچی لوٹ کر ابتدائی تعلیم مکمل کی ۔وہ اپنے تین بھائی بہنوں میں سب سے چھوٹی تھیں ۔ عافیہ کے بڑے بھائی امریکہ ہیوسٹن (Houston) میں ایک Architect ہیں ۔اس کی بڑی بہن ڈاکٹر فوزیہ صدیقی نیورولوجسٹ ہیں ۔

عافیہ بچپن سے ہی بڑی سلیقہ مند، ہونہار اور ذہین تھی ۔اسے بچپن میں گڑیوں سے کھیلنا بہت پسند تھا ۔عمر دراز خواتین کی خدمت اس کی طبیعت کا حصہ تھا ۔عافیہ کی ماں نمناک آنکھوں اور لرزتے ہونٹوں سے بیان کرتی ہیں:

''عافیہ کا قرآن اور دین سے لگاؤ، بلاتفریق انسانیت کی خدمت کا جذبہ اور اس پر عمل یہ دو باتیں اس کی یاد میں نمایاں ہیں ۔اس کا ہمیشہ ہنستے رہنا اور فجر کی تلاوت بلاناغہ کرنا اور رات کو میرے پیر دباتے ہوئے اسکول کے قصے سنانا''۔

(بحوالہ پیام حیاء۔ای میگزین شمارہ نمبر۵/۲۰۱۴ء WWW. darsequran.com)

ڈاکٹر فوزیہ بیان کرتی ہیں کہ عافیہ کو اللہ نے قابل رشک ذہانت دی تھی ۔ ہمیشہ اپنی کلاس میں فرسٹ پوزیشن آتی تھی کبھی میں نے نہیں دیکھایا سنا کہ وہ کسی مقابلہ میں سیکنڈ آئی ہو۔ کسی بھی چیز کا مقابلہ ہو تحریری یا تقریری وہ ہمیشہ سب سے اول رہتی تھی ۔ بے حد ذہین تھی ۔آج بھی اس کے بے شمار اعزازات انعامات سرٹیفیکٹ اور شیلڈ ہیں ۔ عافیہ نے کراچی سے انٹر میڈیٹ میں فرسٹ کلاس پوزیشن حاصل کی ۔

(بحوالہ مضمون ۔ڈاکٹر فوزیہ کی درد انگیز گفتگو' عافیہ کا قصور کیا تھا'' انٹرنیٹ سے)

اسی فرسٹ آنے پر عافیہ کو Pride of Pakistan کے ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا ۔

اللہ نے عافیہ کے اندر جذبہ ٔخدمت خلق کوٹ کوٹ کر بھر رکھا تھا ۔بچپن ہی سے وہ انتہائی خلیق ،نرم دل اور کمزوروں اور دکھیاروں کا غم بانٹ لینے والی تھی ۔اس کی بچپن کی یادوں کو سمیٹتے ہوئے اس کی بڑی بہن ڈاکٹر فوزیہ بیان کرتی ہیں:

’’غالبًا ۱۹۸۹ء کی بات ہے جب اس قدر شدید بارش ہوئی تھی کہ نشیبی آبادیاں زیر آب ہوگئی تھیں۔ ہمارے عقب میں واقع کچی آبادی میں پانی بھر گیا تھا۔ عافیہ نے آبادی کے دو درجن سے زائد بچوں کو اپنے گھر بلا لیا اور ڈرائنگ روم میں بٹھا کر ٹی وی کھول دیا۔ ساتھ ساتھ ان کی دل جوئی بھی کرتی رہی۔ اتنے میں آس پاس کی چند عورتیں آ گئیں۔ ان میں سے بعض نے گھر والوں سے کہا کہ آپ نے ان لوگوں کو اپنے گھر میں بٹھا لیا ہے، جس سے جراثیم پھیل سکتے ہیں.... یہ سن کر عافیہ کے چہرے پر دکھ اور تکلیف کے تاثرات پھیل گئے.... مجھے آج بھی یاد ہے کہ وہ کمرہ بند کر کے اس قدر روئی کہ اسے چپ کرانا مشکل ہو گیا تھا۔

(روزنامہ ’’امت‘‘ کراچی حیدرآباد بروز پیر ۲۹/جون ۲۰۱۵ء)

عافیہ ۱۹۹۰ء میں بغرض تعلیم اسٹوڈنٹ ویزا پر امریکہ چلی گئی۔ وہ ہیوسٹن میں اپنے بھائی کے ساتھ رہی۔ اس نے ہیوسٹن یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور تین سمسٹر تک وہ وہاں تعلیم حاصل کرتی رہی۔ ٹسٹ کے بعد ’’نیشنل ڈینز لسٹ‘‘ میں اس کا نام آیا جو بہت بڑا اعزاز شمار ہوتا ہے جب لسٹ میں نام آیا تو اسے Massachusetts Institute of Technology (M.I.T.) سے فل اسکالرشپ ملی۔ یہ امریکہ کی ہی نہیں دنیا کی نمبر ون یونیورسٹی مانی جاتی ہے۔ عافیہ نے M.I.T. میں داخلہ لیا اور وہیں سے اس نے ۱۹۹۵ء میں گریجویشن مکمل کیا۔ ۲۰۰۱ء میں عافیہ نے Brandeis University سے نیورو اینڈ ایجوکیشن میں پی ایچ ڈی کی۔ اس کی پی ایچ ڈی کی تھیسس کا عنوان تھا ’’بچوں کی صلاحیت امتثال کا تجزیہ اور کس طرح بچے دوسروں کی نقل کر کے بآسانی سیکھ لیتے ہیں‘‘ Separating the components of imitation, Discussed the conditions under which children learn most effectively through imitation اس کا میڈیکل کی فیلڈ سے کوئی تعلق نہیں تھا جیسا کہ میڈیا میں غلط پروپگنڈہ کیا گیا۔

(بحوالہ کتاب: Afia Siddiqui Just the fact p.5)

عافیہ دوران تعلیم عام طلبہ و طالبات سے مختلف تھی۔ اس کے پیش نظر صرف دنیوی کیریر بنانا نہیں تھا۔ اس نے امریکہ میں تعلیم کے دوران ہی حفظ کر لیا۔ اور حفظ بھی کیسا...ڈاکٹر

فوزیہ صدیقی بیان کرتی ہیں:

''عافیہ قرآن سے بے حد لگاؤ رکھتی تھی... بلکہ یوں کہیے کہ اس کو قرآن سے عشق تھا۔اس نے امریکہ میں پڑھائی کے دوران ہی قرآن حفظ کیا تھا۔اس کا حفظ عام بچوں کی طرح نہیں تھا بلکہ اس نے ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ حفظ کیا تھا اس سے کوئی پوچھ لیتا وہ آیت کون سی ہے جس میں غزوۂ بدر کا تذکرہ ہے یا غزوۂ احد کے بارے میں بتایا گیا ہے یا فلاں واقعہ یا آیت جس میں یہ بتایا گیا ہے ،ذرا اس کی تفصیل بتا دیں؟ وہ با قاعدہ مع سورہ اور آیت کی تشریح کے ساتھ تفصیل سے بتا دیتی۔

(عافیہ کا اصل جرم کیا تھا؟ ڈاکٹر فوزیہ صدیقی ،اردو ای میگزین پیام حیاء شمارہ نمبر ۵ ،۲۰۱۴ء
(WWW.darsequran.com

ایم آئی ٹی میں تعلیم کے حصول کے دوران اس کی دینی اور دعوتی سرگرمیاں بھی جاری تھیں جو کسی بھی اعلیٰ تعلیم کے حصول میں سرگرداں طلبہ و طالبات کے لئے یقیناً قابل رشک اور لائق تقلید ہے۔ اس سے دنیا بھر میں اسلام پسند طلبہ و طالبات کے جذبۂ فعالیت کو مہمیز ملنی چاہئے۔ عافیہ دوران تعلیم طلبہ و طالبات کی فعال تنظیم Muslim Students Association (M.S.A) کی فعال رکن تھی۔ عافیہ اس تنظیم سے وابستہ ہو کر دو محاذوں پر متحرک تھی۔

۱۔دعوت Dawah

۲۔بہبودِ عامہ Humanitarian relief کے لئے متحرک و فعال تھی۔

وہ تعلیم کے دوران ہی Martin Luther King School میں بچوں کو مفت میں پڑھاتی تھی۔اس کی اس رضا کارانہ خدمات کی وجہ سے اسے ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔

(httpp://aafia movement.com/rally-to-demand -the human right for-dr-Aafia-siddiqui-21)

عافیہ نے ۱۹۹۲ء میں ایک گراں قدر تحقیقی مقالہ بعنوان Islamization in Pakistan and its effects on women لکھا اور پیش کیا۔اس گراں قدر تحقیقی مقالہ پر عافیہ کو ۱۹۹۲ء میں Carroll L. wilson Award سے نوازا گیا۔

(بحوالہ httpp:llen.wikipedia.org/wiki-Aafia-Siddiqui#Family-and-early-life)

ڈاکٹر عافیہ کی ایک یادگار تقریر

ڈاکٹر عافیہ نے یہ تقریر ''ہیوسٹن'' میں ۱۹۹۱ء میں کی تھی۔اس تقریر کوسن کر اور پڑھ کر عافیہ کی ذہانت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی یہ تقریر بعنوان ''اسلام میں خواتین کا مقام'' انگریزی میں ہے۔ہم اس کا اردو ترجمہ پیش کررہے ہیں۔ڈاکٹر عافیہ نے اپنے خطاب میں عورتوں کے حقوق کے حوالے سے خصوصی گفتگو کی ہے۔مغرب ''عورت'' کے ساتھ کیا کچھ کررہا ہے، عافیہ صدیقی خود اس کی زندہ مثال ہے۔آپ اس تقریر کو پڑھیے اور عافیہ کی ذہانت کا اندازہ لگائیے۔

السلام علیکم!

اس روئے زمین پر رہنے والے تمام انسانوں اور اگر کسی اور سیارے پر کوئی اور مخلوق موجود ہے تو اس کے سامنے بھی میں پر یقین دعویٰ کرتی ہوں کہ عورت کا نجات دہندہ اور محافظ فقط دین اسلام ہی ہے۔میرا یہ چیلنج محض کسی فخر کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک ٹھوس یقین پر مبنی ہے۔دین اسلام اس ذات نے ہم انسانوں کو دیا ہے جو عدل کرنے والا ہے؛ بہت ہی رحم کرنے والا اور مہربان ہے۔اللہ سبحانہ تعالیٰ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں کرم کرنے والا ہے۔ وہ ہمارا خالق ہے اور ہم سب عورتوں اور مردوں کا رازق ہے۔اسلام عورت کو معاشرے میں وہ مقام عطا کرتا ہے جس کی مثال نہ کسی معاشرے میں ملتی ہے اور نہ ہی کسی مذہب میں۔آیئے! ہم مغرب کے فلاسفروں اور مذہبی پیشواؤں کی ایک مثال سامنے رکھ کر کچھ بات کرتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ'' عورت شیطان کی آغوش ہے'' جب کہ قرآن عورت کو شیطان کے خلاف محصنہ اور ایک قلعہ قرار دیتا ہے۔مغربی فلاسفروں کا کہنا ہے کہ عورت کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا گیا جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ''جنت ماں (عورت) کے قدموں تلے ہے''۔اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ عورت کو زندگی کے ہر ہر قدم پر حقوق اور تحفظ دیا گیا۔اسے تمام بنیادی انسانی حقوق حاصل ہیں۔اسے وراثت میں سے واضح حق دیا گیا ہے۔وہ صاحب جائیداد و ملکیت ہوسکتی ہے۔وہ اپنے رفیق حیات کے انتخاب میں اپنی مرضی اور منشاء سے کام لے سکتی ہے۔اس کی رضا کے خلاف اسے ازدواجی بندھن میں نہیں باندھا جاسکتا۔علیحدگی کے لئے خلع کا حق بھی حاصل ہے۔اسے آمدنی کے ذرائع اختیار کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔اپنی کمائی کی ایک ایک پائی پر اس کا حق ملکیت محفوظ ہے۔اس کے علاوہ بہت کچھ یعنی جو کچھ آپ پوچھیں وہ سب کچھ موجود ہے لیکن یہاں میں ایک اہم بات کی وضاحت کرتی چلوں کہ کما کر لانا عورت کے فریضہ میں شامل نہیں۔اس کے ذمہ گھر خاندان شوہر اور بچوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ہے۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ گھر میں ایک غلام اور بلا معاوضہ خادمہ ہے۔بلکہ وہ گھر کی رانی ہے، ملکہ ہے۔یہی وہ تعلیمات ہیں جو ہمارے نبی ﷺ نے ہم تک پہنچائی ہیں اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان پر عمل کر کے دکھایا۔

ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بیوی کی شکایت لے کر حضرت عمرؓ بن خطاب کے گھر کے دروازے تک پہونچا۔اندر سے میاں بیوی کی ہونے والی گفتگو سے اس نے اندازہ لگایا کہ حضرت عمرؓ اپنی بیوی کی کڑوی کسیلی برداشت کر رہے ہیں۔اس نے سوچا بے چارہ خلیفہ بھی اسی صورت حال کا شکار ہے جس کا مجھے سامنا ہے۔چنانچہ یہ سوچ کر وہ واپس چل دیا۔حضرت عمرؓ کی نگاہ اس پر پڑ گئی، اسے آواز دے کر بلایا اور اس کی سرگزشت سنی۔آپ کو معلوم ہے حضرت عمرؓ بن خطاب نے اس سے کیا کہا؟ انہوں نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ میری بیوی میرے لئے کھانا پکاتی ہے، میرے کپڑے دھوتی ہے اور میرے بچوں کی پرورش کرتی ہے، ان کے ناز نخرے اٹھاتی ہے۔اس طرح وہ مجھے اس فکر سے آزاد کر دیتی ہے کہ میں کوئی خانساماں رکھوں، کپڑوں کے لئے دھوبی تلاش کروں اور بچوں کے لئے کسی آیا کا انتظام

کروں۔اگر چہ یہ سب کام اس کی ذمہ داری نہیں ہے لیکن وہ سب کچھ کرتی ہے اور مجھے حرام کام کرنے سے بچاتی ہے۔ان باتوں کو سامنے رکھ کر میں اس کی کڑوی کسیلی برداشت کر لیتا ہوں۔تم بھی ایسا کرو۔

قرآن میں آتا ہے ''اے ایمان والو! یہ بات تمہارے لئے حلال نہیں ہے کہ تم زبردستی عورتوں کے مالک بن بیٹھو اور ان کو اس غرض سے مقید کرو کہ تم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس کا کچھ حصہ لے اڑو، الّا یہ کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں۔اور ان کے ساتھ بھلے انداز میں زندگی بسر کرو اور اگر تم انہیں پسند نہ کرتے ہو تو یہ عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو''۔

(سورہ نساء:۱۹)

نبی کریمؐ کا ارشاد ہے: ''اپنی بیویوں کے ساتھ مہربانی اور شائستہ رویہ اختیار کرو۔ان کے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آؤ اور اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے اللہ نے تمہارے لئے ان کے اندر خیر اور بھلائی رکھی ہو۔''

قرآن میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

''اور جب تم نے عورتوں کو طلاق دے دی اور وہ اپنی عدت کے قریب پہنچ جائیں تو یا تو ان کو بھلائی کے ساتھ اپنی زوجیت میں روک رکھو یا انھیں بھلائی کے ساتھ چھوڑ دو۔انہیں ستانے کی خاطر اس لئے روک کر نہ رکھو کہ ان پر ظلم کرسکو۔اور جس کسی نے ایسا کیا اس نے گویا خود پر ہی ظلم کیا۔اور اللہ کی آیتوں کا مذاق مت بناؤ اور اللہ نے جو تم پر انعام فرمایا ہے اسے اور تم پر جو کتاب اور حکمت کی باتیں تمہیں نصیحت کرنے کے لئے نازل کی ہیں انہیں یاد رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔'' (سورہ بقرہ:۲۳۱)

میرے معزز بھائیو! یہ غور طلب امر ہے لیکن میری بہنو! ان مثالوں سے یہ نہ اخذ کرلیا جائے کہ ہم من مانی پر اتر آئیں۔ ہرگز نہیں میں صرف یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ عورت کوئی بلا معاوضہ خادمہ یا لونڈی نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خاتون خانہ گھر کی ملکہ ہے۔ اور نہ صرف اسے گھر سے باہر ضرورت کے تحت جانے کی اجازت ہے بلکہ اسے عزت واحترام اور وقار کے ساتھ تحفظ بھی دیا گیا ہے۔ یہ وہ حقوق ہیں جو کسی اور معاشرے اور بالخصوص مغربی معاشرے نے عورت کو آج تک نہیں دیے۔ پردہ کی حقیقت یہ ہے کہ اسلام عورت کو عزت واحترام اور وقار کے ساتھ مقام دیتا ہے ۔نمائش کی چیز بننے سے روکتا ہے اور کسی انعام یافتہ مویشی کی طرح برسر عام پریڈ کی اجازت نہیں دیتا ہے، جس کے ہر عضو کو بھوکی اور پلید نگاہیں ٹٹولتی ہیں۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق انسانیت کی فلاح متقی اور پرہیز گار عورت کے ہاتھ میں ہے۔ اسی لئے عورت کا دولت مند ہونا اس کی کامیابی کے لئے ضروری نہیں۔ اس کے اوصاف اسے کامیابی کی ضمانت دیتے ہیں۔ دولت خرچ ہوسکتی ہے۔ خوب صورتی جوانی کے ساتھ ڈھل سکتی ہے۔ یہ خوبیاں تو دنیا کی خوشی کے لئے ہیں مگر کردار، اخلاق اور اوصاف اللہ کی رضا کے لئے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک حیات کے انتخاب کے لئے جو معیار رکھا وہ سیرت اور اخلاق کا ہے نہ کہ دولت اور حسن کا ۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی نظر میں عورت مرد کے مقابلے میں کسی طرح کم تر نہیں ہے۔ وہ کسی انسان کی غلامی کے لئے نہیں بلکہ اللہ کی غلامی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

''پھر جب ان سے لڑکی پیدا ہوئی تو وہ (حسرت سے) کہنے لگیں یارب یہ تو مجھ سے لڑکی پیدا ہوگئی ہے حالانکہ اللہ کو خوب علم تھا کہ ان کے یہاں کیا پیدا ہوا ہے۔ اور لڑکا لڑکی جیسا نہیں ہوتا۔ میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے حفاظت کے لئے آپ کی پناہ میں دیتی ہوں۔''

(آل عمران:۳۶)

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرد عورت کے مقابلے میں نفسیاتی طور پر، جسمانی ساخت کے اعتبار سے، طبعی طور پر زیادہ مضبوط اور توانا ہے لہٰذا اللہ رب العزت

نے مرد کو گھر اور خاندان کی ضروریات کے لئے ،اس کا تحفظ کرنے کے لئے ذمہ دار بنایا ہے۔کما کرلانا مرد کا بنیادی فریضہ ہے۔اسے اسی ذمہ داری کے باعث گھر کے سربراہ کا درجہ اور مقام عطا کیا گیا ہے۔لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ عورت کا درجہ اور مقام کم تر ہے،نہیں، ہرگز نہیں! حقوق کے معاملہ میں وہ کسی طرح سے کم تر نہیں ہے ۔ مرد گھر کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے گھر بھر کی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داری سے کما حقہ عہدہ برآ ہونے کے لئے جواب دہ ہے۔اس میں کمتری یا برتری کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔اللہ رب العزت نے واضح طور پر فرمایا:

''چنانچہ ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کی (اور کہا) کہ میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔تم سب آپس میں ایک جیسے ہو''

(البقرہ:۱۹۵)

اسی طرح فرمایا درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔ یقین رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہر چیز سے باخبر ہے'' (الحجرات:۱۳)

اسی لئے افضلیت کی بنیاد تقویٰ ہے ۔ اللہ رب العزت کی نظروں میں بڑا وہ ہے جو تقویٰ میں بڑھا ہوا ہے ۔اب چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس کی کوئی تخصیص نہیں ہے ۔ ہماری تاریخ ایسی عظیم خواتین کے کارناموں سے بھری پڑی ہے جنہوں نے علمی و تحقیقی کارنامے انجام دیے ۔ درس و تدریس کے فرائض انجام دیے اور اللہ کے لئے جدال وقتال کیا اور شہید ہوئیں۔

میری معزز مسلمان بہنو! ہم غیر مسلم عورتوں سے بہت مختلف ہیں۔ہمیں دنیا کو کچھ نہیں دکھانا،ہمیں تو اللہ کے سامنے سرخرو ہونا ہے۔یقیناً ہم سچی اور مثالی خواتین اسلام بننے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ ہم صحابیاتؓ کے نقش قدم پر چل کر کامیابی سے ہم کنار ہوسکتی ہیں۔ ہمیں کامیابی کے لئے قد وکاٹھ،خوبصورتی اور رعنائی کا پیکر بننے کے لئے کوشاں نہیں ہونا۔ہمیں سیرت صحابیاتؓ کو اپنانا ہے جو دائمی حسن وخوبی کے

حصول کے لئے واحد راستہ ہے۔ میں آپ کے سامنے صحابیاتؓ کی سیکڑوں مثالیں پیش کرسکتی ہوں۔ایک کے بعد ایک کا طویل تذکرہ کرسکتی ہوں مگر تنگیٔ وقت کے پیش نظر چند مثالوں پر اکتفا کرتی ہوں۔حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے نوجوانی کے عالم میں اسلام قبول کیا اور ہجرت کے وقت ان کی عمر پچیس چھبیس برس کی تھی۔وہ ایک جید عالمہ بنیں۔مدرسہ قائم کیا جس سے تابعین کے زمانے میں کئی علمائے کرام فارغ التحصیل ہوئے۔انہوں نے جنگ یرموک کے موقع پر نو کفار کو ہلاک کیا۔خبر ہے کس ہتھیار سے؟ نہ تلوار سے، نہ نیزے سے، نہ تیر و کمان سے، بلکہ خیمہ کے ایک کھونٹے سے انہوں نے یہ کارنامہ انجام دیا۔میرا تو خیال یہ ہے کہ ایسا کرنا کسی مرد کے بس میں بھی نہ ہوگا۔اسی طرح صحابیات کے کئی مقدس اور محترم نام لئے جاسکتے ہیں جنھوں نے علمی اور عملی زندگی میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔حضرت عائشہؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت اسماءؓ، حضرت ام عمارہؓ، حضرت ام سلمہؓ، ام کلثومؓ، ام حکیمؓ چند بڑے نام ہیں جو عالمائیں تھی۔قتال کے موقع پر نرسیں تھی، سماجی کارکن تھی۔جنگجو لڑاکا ہونے کے ساتھ ساتھ مائیں تھیں۔سماجی بہنیں اور بیویاں تھیں انہی کے لئے اللہ نے اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ اس زندگی ہی میں دے دیا۔فرمایا:

''جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ان کو تم ایسا نہیں پاؤ گے کہ وہ ان سے دوستی رکھتے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے، چاہے وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا بھائی یا ان کے خاندان۔یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کردیا ہے اور اپنی روح سے ان کی مدد کی ہے۔انہیں وہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ ان سے راضی ہوگیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے ہیں۔یہ اللہ کا گروہ ہے۔یاد رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔ (المجادلہ:۲۲)

اور اللہ نے ہمیں اس دنیا میں کامیابی دکھادی۔حضور اکرم ﷺ کی رحلت کے

بعد تیس برسوں کے اندر اسلامی خلافت کی حدود افریقہ، ہندوستان، اسپین تک تقریباً تین براعظموں میں پھیل گئیں۔ میں آج آپ سے سوال کرتی ہوں کہ آج ہم تیسری دنیا کیوں ہیں؟ ہم نے عزت و وقار جاہ وجلال کیوں کھو دیا؟ آج ہم لادینوں، کافروں اور مشرکوں کے سامنے معذرت خواہانہ انداز میں محرومی کا شکار ہاتھ باندھے کیوں کھڑے ہیں؟ آج ہمارے بیٹوں میں خالدؓ بن ولید، محمدؒ بن قاسم، طارقؒ بن زیاد جیسے سپوت کیوں نہیں پیدا ہوتے؟ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ آج ہماری مائیں بھی تو حضرت فاطمہؓ، حضرت زینبؓ اور حضرت ام حکیمؓ جیسی مائیں نہیں ہیں۔ آخر ایسی مائیں آج کیوں نہیں ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ اس پر سخت کڑے مزاج کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے کسی حکم میں اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔''
(التحریم:٦)

اس لئے کہ ہم نے اپنی ذمہ داری نہیں سمجھی اور نہ پوری کی۔ ہم انتہا پسندی میں الجھ گئے۔ عورت کو زندہ در گور (ذہنی اور نفسیاتی طور پر) کر دیا۔ اس جرم میں ہم مسلمان بھی شامل ہیں اور غیر مسلم بھی۔ رسولﷺ حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑ لگاتے ہیں اور ہار جاتے ہیں تا کہ حضرت عائشہؓ خوش ہو جائیں۔ آپﷺ کی سنت کو زندہ کریں۔ عورت کو حدود کے اندر وہ آزادی دیں جو اس کا حق ہے۔ شاید ہم نے انتہاؤں کے بیچ میں عمل کرنے کے بجائے انتہاؤں کی آخری حدوں کو عبور کر لیا ہے۔ ہم نے دین اسلام کی حقیقی روح کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ ہم نے عورت کو اس کے حق تعلیم سے محروم کر دیا ہے۔ آج مسلمان عورت اسلام کے بارے میں نہیں جانتی۔ اسلامی تعلیمات سے آگاہ نہیں۔ لادینی معاشرے میں وہ لادینی اقدار و شعار وافکار میں ڈوب کر تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ زندگی گذار رہی ہے۔ اسے کچھ اسلامی معلومات حاصل ہو جائیں تو وہ انہیں لادینی تصورات سے خلط ملط کر ڈالتی

ہےاور وہ لاعلم ہے کہ صحیح اسلامی تعلیمات کیا ہیں۔اسی عالم میں اس کو اپنے بچے کی تربیت بھی کرنی ہے۔اسے پکا مسلمان بنانا ہے۔کیا وہ بنا سکے گی؟یقیناً نہیں!

بچے کی پیدائش سے قبل اس کا ذہن بننا شروع ہوجاتا ہےاور پہلے پانچ سالوں میں وہ مکمل ہوجاتا ہے۔وہ لاشعوری طور پر اپنے ماں باپ کی حرکات وسکنات اور عادات کو قبول کرکے شخصیت کا حصہ بنالیتا ہے۔ماں باپ کے اقوال وافعال اور آپس میں معاملات سب کچھ بچے کو متاثر کرتے ہیں اوراس کی شخصیت کا حصہ بنتے ہیں۔اگر ماں اور باپ اسلامی شعار واقدار کے مطابق زندگی گذارتے ہیں تو بچہ یقینی طور پر اسلامی اقدارر ہی سیکھے گا اور عمل کرے گا۔اس کا مکمل انحصار ماں اور باپ کی زندگی پر ہے، جیسے وہ کریں گے بچہ وہی سیکھے گا اور کرے گا۔ایک پکا مسلمان بنے گا یا پھر تضادات کا شکار ہوکر کچھ اور ہی بنے گا،مسلمان نام کا ہوگا۔

آج مسلمان عورت اگر اپنے آپ کو محدود کرلے اور معاشرہ سے قطع تعلق کرلے تو ہم اس سے کیا توقع رکھ سکتے ہیں؟ ہمارا موجودہ اسلامی معاشرہ کئی لادینی علاقائی رسوم ورواج میں گرفتار ہے۔مثلاً جہیز ایک ایسا معاشرتی ناسور بن چکا ہے جس کی وجہ سے ہزاروں نوجوان لڑکیوں کی جوانی بھینٹ چڑھ گئی۔یہ ایک غیر اسلامی رویہ ہے جسے اپنا کر ہم نے اپنی زندگیوں میں زہر گھول دیا ہے۔اسی طرح کئی والدین بچیوں سے ان کے رشتہ ازدواج میں منسلک کرنے کے لئے نہیں پوچھتے اور خود ہی فیصلہ کرڈالتے ہیں۔اگر کسی عورت کا ظالم اور بدطینت شخص سے نکاح ہوجائے تو دیکھا یہی گیا ہے کہ عورت ساری زندگی اس کا ظلم وستم سہتی رہتی ہےاور مرجاتی ہے۔دین اسلام عورت کو اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے ''خلع'' کا حق دیتا ہے۔اسلام اپنے حقوق طلب کرنے والی عورت کو باوقار اور باعزت قرار دیتا ہے،جبکہ موجودہ معاشرہ میں ہم اسے بے شرم اور بے حیا گردانتے ہیں۔

محترم بھائیو!امریکہ آنے سے قبل جب میں پاکستان میں تھی تو مجھے یونائیٹڈ اسلامک آرگنائیزیشن کے صدر کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا جہاں ہمیں عورتوں

کے مسائل کوحل کرنا تھا۔ یقین جانیے میں اس نتیجہ پر پہونچی کہ عورتوں کے مسائل کا سبب مغرب پسند طور طریقہ، جس میں مردوں اور عورتوں کا بے حجاب گھلنا ملنا، ان کے طور طریقوں سی بے مہار آزادی اور بے راہ روی اختیار کرنا ہے۔ عریانی و فحاشی کو اپنانا ہے۔ وہ تمام غیر اسلامی طرز معاشرت کا خاصہ ہیں جن کی اسلامی تعلیمات میں سختی سے مخالفت کی گئی ہے۔ ان حرکات کوممنوع قرار دیا گیا ہے جن کی وجہ سے میاں بیوی اور گھروں اور خاندانوں میں لڑائیاں اور جھگڑے ہونا شروع ہوئے اور یہ سب کچھ مغرب کی اندھا دھند تقلید کے نتیجہ میں ہے۔ معاشرہ میں مادر پدر آزاد بے راہ روی، بے مہار آزاد خیالی کی وجہ سے ہے۔

میرے محترم بھائیواور بہنو! ہمیں اس انتشار کوختم کرنا ہے۔ ہمیں تبدیلی لانی ہے۔ بحیثیت مسلمان ہماری زندگی کا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد ہے اللہ کوراضی کرنا۔ اس وقت جو معاشرتی رویہ ہے اس رویہ سے اللہ ناراض ہوتے ہیں، ہمیں تو اللہ کوراضی کرنا ہے۔ اللہ کے احکام ماننے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے مبارک طریقے اختیار کرنے ہیں۔ فرمایا:

''جولوگ ایمان لے آئے ہیں کیا ان کے لئے اب بھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے اور جو حق اترا ہے اس کے لئے پسیج جائیں'' اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ بنیں جن کو پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر ایک مدت گزر گئی اور ان کے دل سخت ہو گئے اور (آج) ان میں بہت سے نافرمان ہیں۔'' (الحدید:۱٦)

ہاں! وہ وقت آ پہنچا ہے۔ یہی وہ وقت ہے جب ہمارے دل اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہوں اور دین اسلام جو مکمل ضابطہ حیات ہے اس کے مطابق ہم اپنے مسائل حل کرنے والے ہوں۔ ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہم تبدیلی نہیں لا سکتے۔ ہم یہ تبدیلی لا سکتے ہیں، اگر ہماری نیت اور ہمارا عزم صحیح ہو۔ جب ہم پُر خلوص نیت وارادہ کے ساتھ اللہ کے راستہ میں قدم اٹھائیں گے تو اللہ کا وعدہ ہے ہم ان کے لئے ہدایت کا راستہ کھول دیں گے۔

(بحوالہ پیام حیاء۔ ای میگزین شمارہ نمبر۵/ ۲۰۱۴ء WWW. darsequran.com)

عافیہ کی دعوتی سرگرمیاں

عافیہ دورانِ تعلیم ...کالج کیمپس میں طلبہ و طالبات اور دیگر تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ،قرآن پاک کے نسخے اور تراجم قرآن تقسیم کرتی تھی ۔ یونیورسٹی میں مناسب جگہ کا انتخاب کر کے دعوتی ٹیبل لگاتی تھی جس پر لکھا ہوتا تھا ''فری انسائیکلو پیڈیا ٹو یور لائف'' لوگ آ کر پوچھتے تھے'' یہ کیا ہے؟ وہ انھیں مفت قرآن دے کر کہا کرتی تھی یہ آپ کی زندگی کا مکمل انسائیکلو پیڈیا ہے۔

(بحوالہ مضمون۔عافیہ کا اصل جرم کیا تھا۔از ڈاکٹر فوزیہ صدیقی۔پیام حیاء۔ای میگزین شمارہ نمبر ۵/۲۰۱۴ء)

جب وہ M.I.T میں اسٹوڈنٹ تھی تو مقامی جیل میں اسلام کی دعوت دیتی اور قرآن تقسیم کرتی تھی ۔اس کے علاوہ اسلامی لٹریچر ،قرآنی تعلیمات اور دعاؤں پر مشتمل اسٹیکر تیار کر کے مناسب جگہوں پر لگاتی تھی ۔وہ بالخصوص اسلامی اخلاقیات کو بڑھانے کے لئے کوشاں رہا کرتی تھی۔

وہ دعوت کے شعبے میں رہنمائی کے لئے مضامین اور فولڈرس تیار کرتی اور ہر وقت اس کام کے لئے کوشاں رہا کرتی ۔اس کی داعیانہ مساعی کا ہدف یہ تھا کہ امریکہ ایک اسلامی سرزمین بن جائے۔

May Allah give strenght and sincerity to us so that our humble efforts continue and expand until America becomes a Muslim land.

(Dr.Afiya Siddiqy other voices)

وہ ہفتہ میں ہر اتوار کو مسلم بچوں کو اسلامیات سکھایا کرتی تھی ۔اور نومسلموں کو اسلام کی ابتدائی تعلیمات سے روشناس کراتی تھی ۔ان نومسلموں کے گروپ سے ایک لڑکی کی گواہی ان الفاظ میں ملاحظہ کریں۔

اس کے حلقہ میں شامل ایک بہن نے بتایا کہ عافیہ دوسروں کی توجہ پانے کے لئے کسی بھی حد تک جانے والوں میں سے نہ تھی۔ نہ ہی وہ کسی کو زبردستی اپنا دوست بنا کر رکھنا چاہتی تھی۔ وہ تو صرف ہمیں اللہ سبحانہ وتعالی کے متعلق باتیں بتاتی تھی۔ جبکہ انگریزی اس کی مادری زبان بھی نہ تھی۔

One of the sisters, who attended her circle, descrided Aafia as not going out her way to be noticed by anybody, or to be anyone's friend. She just came out here to teach us about Allah and English wasn't even her first language.

(Dr.Afiya Siddiqy other voices-Page 20)

کیسے ہم دعوتی سرگرمیاں انجام دیں اور کس طرح ہم ''داعیات'' تیار کریں۔ اس نے خود تحریر کیا ہے:

"Imagine our humble, but sincere Dawah effort turning into a major Dawah movement in this country! Just imagine it ! And us reaping the reward of everyone who accept Islam through this movement (for) years to come. Think and plan big. May Allah give this strength and sincerity to us so that our humble effort continues and expands until America becomes a Muslim land".

(The Abduction, Secret Detention, Torture and Repeated raping of Aafiya Siddiqui by Stephen Lendman - www.rense.com/general84/dg.htm)

''تصور کرو کہ ہماری یہ چھوٹی لیکن مخلصانہ دعوتی کوشش اس ملک میں بڑی دعوتی تحریک میں تبدیل ہو جائے بس یہی تصور کرو اور اس تحریک کے نتیجہ میں جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں اس کا ثواب ہمیں آنے والے برسوں تک ملتا رہے گا۔ کچھ بڑا سوچو اور منصوبہ بندی کرو۔ اللہ سے دعا کرو کہ اللہ ہمیں قوت اور خلوص عطا فرمائے کہ ہماری ادنیٰ کاوش جاری رہے اور اس کو اس قدر وسعت ملے کہ امریکہ مسلم ملک بن جائے''۔

اپنے رفقاء کے مابین دعوت کی اہمیت اور اس کی افادیت واضح کرتے ہوئے عافیہ نے کہا:

She wrote three guides for teaching Islam expressing the hope in one."that our humble effort continues .... and more and more people

come to the (religion) of Allah until America become a Muslim land.

اس نے اسلام کی دعوت کو عام کرنے سے متعلق تین کتابچے لکھے۔ان میں سے ایک میں اس نے اس امید کا اظہار کیا کہ دعوت دین کے لئے ہماری متواضع کوششیں اور جد و جہد جاری رہیں گی ۔۔۔اور لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرتے رہیں گے.. یہاں تک کہ ان شاء اللہ امریکہ جلد ایک اسلامی ملک بن جائے گا۔

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki/Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

۱۹۹۹ء میں جب عافیہ بوسٹن میں اقامت پزیر تھی اور ان کے شوہر بریگھم اسپتال میں میڈیکل ریزیڈنٹ تھے،اپنے اپارٹمنٹ کا استعمال غیر منافع بخش تنظیم کے لئے کرتی تھی جو انھوں نے انسٹی چیوٹ آف اسلامک ریسرچ اینڈ ٹیچنگ کے نام سے شروع کی تھی۔عافیہ چاہتی تھی کہ ان کے شوہر اپنی صلاحیت کا استعمال ان لوگوں کی مدد کے لئے کریں جو کم خوش قسمت ہیں۔عافیہ نے Islamic Research and teaching نامی ادارہ کی بنیاد ڈالی۔اس ادارہ کی عافیہ ہی صدر تھی جس کے خزانچی اس کے شوہر ڈاکٹر امجد تھے اور ڈاکٹر فوزیہ صدیقی اساسی ممبر تھیں۔اس کام کے لئے مسجد کا باہری حصہ کرایہ پر لے رکھا تھا جہاں وہ قرآن اور اسلامی تعارفی لٹریچر رکھتی تھی جسے وہ دعوتی مقصد سے تقسیم کراتی تھی۔علاوہ اس کے اس نے دعوہ ریسورس سینٹر قائم کیا تھا جس پلیٹ فارم سے وہ قیدیوں کے درمیان قرآن اور لٹریچر تقسیم کرتی تھی۔

She also co-founded the dawah resource center, which offered faith based services to prison inmates.

(httpp://en.wikipedia.org/wiki/Aafia-siddiqui#faimily- and early- life)

عافیہ کی رفاہی خدمات

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو اللہ نے دل ہی ایسا دیا تھا کہ دنیا بھر کے مظلومین کے لئے تڑپ اٹھتا تھا۔ وہ ان کی مدد کے لئے اٹھ کھڑی ہوتی تھی۔ جب بوسنیا کے اندر جنگ کے شعلے بھڑک رہے تھے اور وہاں کے مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے، عافیہ ان مظلومین کی حمایت کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ جنگ کے متاثرین کے لئے ریلیف ورک شروع کیا، عوام سے ہر طرح کی مدد کے لئے اپیل شروع کردی، اس نے لوگوں کو ای۔ میل کیا، عوامی مقامات پر متاثرین کے دلدوز مناظر کی ویڈیو دکھانی شروع کی۔ اس کا ایک ہی ہدف تھا۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ رہنا اسلام نہیں ہے۔ ہم سے جو ہو سکے ان کی مدد کے لئے ضرور کرنا چاہئے۔ اس نے مقامی مسجد میں بوسنیا کے متاثرین کی مدد کے لئے ایک پر زور اور پر اثر تقریر کی۔ اس نے دوران خطاب کہا کہ اس مجمع میں ایسے کتنے لوگ ہیں جن کے پاس ایک جوڑی کے علاوہ Boots (جوتے) ہیں۔ ذرا ہاتھ اٹھائیں سب لوگوں نے ہاتھ اٹھا دیے۔ تب اس نے کہا:

"So donate them to these bosnians who are about to face a brutal winter". (Dr.Afiya Siddiqy other voices-Page 20)

"تو پھر تم اس زائد جوڑے کو ان بوسنیائی بھائیوں کو عطیہ کر دو جو عنقریب ایک بھیانک جاڑے کا سامنا کرنے والے ہیں۔"

مجمع میں حرارت ایمانی کی ایک لہر دوڑ گئی حتیٰ کہ مسجد کے امام نے بھی اپنا جوتا اتار کر اس ریلیف مد میں دے دیا۔ ایسا وہ کچھ اس حالت میں کر رہی تھی جب وہ خود دو بچوں کی ماں تھی اور پی ایچ ڈی کر رہی تھی۔

عافیہ نے ایک بڑے مجمع میں بوسنیا کے متاثرین کی مدد اور ریلیف کے لئے اپیل کرتے ہوئے کہا "وہ اس وقت شدید ٹھنڈ میں ٹھٹھر رہے ہیں۔ ان کو سردی سے بچاؤ کے لئے

گرم کپڑوں کی ضرورت ہے جو کہ ان کے پاس نہیں ہے۔ آپ حضرات دل کھول کر تعاون کریں۔" اس نے اس کا آغاز اپنی ذات سے کیا۔ ایک خوب صورت کوٹ جو اس کے ابو نے اسے تحفہ میں دیا تھا اسے ریلیف مد میں دے دیا حالانکہ اس وقت وہاں شدید ٹھنڈ تھی ہال کے باہر کا ٹمپریچر اس وقت منفی ۵۰ درجہ فیرنہیٹ تھا۔

"It was nearly 50 degree below zero fahrenheit with the windchill out side the hall.

(Dr.Afiya Siddiqy other voices-Page 80)

یہ دیکھ کر حاضرین نے بھی اپنے کوٹ اتارنا شروع کر دیئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک ڈھیر لگ گیا۔ اللہ اکبر وللہ الحمد۔

عافیہ نے متاثرین کی مدد کے لئے بہت سے لوگوں کو ای میل (برقی ڈاک) بھیجا۔ عافیہ نے بوسنیا ہرزے گووینا کے متاثرین کی مدد کے لئے خوراک اور دیگر اشیاء ضروریہ فراہم کی تھیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ عافیہ کو اس بنا پر شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر فوزیہ صدیقی کہتی ہیں:

Aafiya was a highly sensitive emotoinal person. Always touched by anything in pain. What is unusual is that she chose to respond through "Alkifah"

عافیہ حد درجہ حساس اور جذبات سے پر خاتون تھی۔ امت کے کسی حصہ میں تکلیف ہو درد اسے ہوتا تھا۔ اسی درد نے اسے مجبور کیا کہ وہ متاثرین کا تعاون کرے آخر اس نے "الکفاہ" کے ذریعہ تعاون کر دیا تو ایسی کون سی خوفناک چیز ہو گئی۔

انقلاب بذریعۂ تعلیم

عافیہ انقلاب بذریعہ تعلیم کا ایک مکمل خاکہ رکھتی تھی۔اس کے لئے اس نے کافی محنت اور مطالعہ کے بعد ایک ایسا خاکہ تیار کیا تھا کہ اگر وہ تعلیمی اداروں میں رائج ہوجاتا تو ہر بچہ قرآن کا علم اپنے سینے میں محفوظ کرکے فارغ ہوتا۔

عافیہ اکثر کہا کرتی تھی کہ پاکستان کے حالات خراب ہیں اس کی ایک بڑی وجہ یہاں تعلیم کی حالت زار ہے۔جب تک ایک بہتر نظام تعلیم نہیں آئے گا،اس وقت تک ہماری حالت نہیں بدلے گی۔عافیہ نے ایک دس سالہ نصاب بنایا تھا۔اس پورے دس سالہ نصاب میں کہیں اسلامیات کا کوئی سبجکٹ نہیں تھا۔میں (ڈاکٹر فوزیہ) نے دیکھا تو بہت چونکی۔میں نے کہا اس میں اسلامیات کا کوئی مضمون کیوں نہیں ہے؟ اس نے واضح طور پر کہا اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے یہ تو ہر مضمون کا محور ہے اس نے ہر مضمون میں قرآن اور اسلام کو ہی ڈھالا تھا۔

وہ کہتی تھی آج کی جدید تحقیقات کوئی نئی چیز نہیں ہے۔یہ وہی چیزیں ہیں جن کی جڑیں اسلام سے ملتی ہیں۔یہ تو شاخیں ہیں۔اس دس سالہ نصاب میں ہر بچہ حافظ قرآن بن کر نکلتا۔ اسے قرآن کی تفہیم اور اسلام کے مفہوم کا اندازہ ہوتا۔یہ ایک ایسا نظام تھا جو واقعی متاثر کن تھا ڈاکٹر فوزیہ صدیقی کہتی ہیں کہ مجھے آج اندازہ ہوتا ہے کہ امریکہ عافیہ سے کیوں خوف زدہ تھا اور اسے آخر کیوں اس حالت تک پہنچادیا۔

(بحوالہ پیام حیاء۔ای میگزین شمارہ نمبر۵/ ۲۰۱۴ء WWW. darsequran.com)

عافیہ کی عائلی زندگی

عافیہ کا نکاح اکتوبر ۱۹۹۵ء میں ڈاکٹر محمد امجد خان (Anesthesiologist) سے کراچی، پاکستان میں ہوا۔ یہ شادی گھر والوں کی پسند اور مرضی سے ہوئی تھی۔ نکاح ٹیلی فون پر ہوا۔ بعد میں ڈاکٹر امجد آئے اور اپنی اہلیہ عافیہ کو لے کر امریکہ میں Lexington Massachusetts میں رہائش اختیار کی۔ اس کے بعد Mission Hill جو کہ Roxbury Boston سے قریب تھا، سکونت اختیار کی۔ جہاں رہ کر ڈاکٹر امجد بہ آسانی Brigham اور Women's hospital میں بحیثیت Anesthesiologist کے خدمات انجام دے رہے تھے۔

عافیہ کے بیٹے احمد کی پیدائش ۱۹۹۶ء میں ہوئی اور بیٹی مریم ۱۹۹۸ء میں پیدا ہوئی۔ یہ دونوں بچے پیدائشی امریکی شہری ہیں۔ عافیہ نے ۲۰۰۱ء میں برانڈیز یونیورسٹی سے اپنی پی ایچ ڈی مکمل کی۔ اس کے Dissertation کا عنوان تھا

Learning through imitation "separating the component of imitations
(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

عافیہ کی ایک خوش گوار عائلی زندگی بسر ہو رہی تھی۔ اچانک میاں بیوی میں کچھ ناچاقی ہوگئی۔ جون ۲۰۰۰ء میں ایک واقعہ یوں نظر میں آیا کہ ڈاکٹر امجد نے گرم دودھ کا بھرا ہوا گلاس عافیہ کے چہرے پر پھینک دیا۔ چہرہ پر ایک گہرا نشان اس کی آج بھی چغلی کھا رہا ہے۔ اس ناچاقی کی وجہ سے عافیہ بوسٹن چھوڑ کر پاکستان چلی آئی۔ میاں بیوی میں پھر تعلقات درست ہو گئے اور چند دنوں بعد یہ دونوں مع اہل وعیال واپس بوسٹن لوٹ آئے۔

9/11 سانحہ کے بعد ان دونوں سے پوچھ گچھ بھی ہوئی تھی۔ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے عافیہ خود کہتی ہیں:

She and her husband were not abducted but they were interrogated.
(httpp:ll deconstructed globe.com

wordpress/what-happened-to-aafia-siddiqui-and where -is-shenow)

ڈاکٹر محمد امجد نے انٹرنیٹ کی مدد سے حسب ذیل اشیاء خریدی تھیں جس کی وجہ سے ایف بی آئی کا شک ڈاکٹر محمد امجد پہ اور گہرا ہوگیا۔ جو اشیاء خریدی گئی تھی ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

۱۔دس ہزار ڈالر کا ایک Night vision equipment رات کے اندھیرے میں دیکھنے والا آلہ

۲-Body Armor اسلحہ برداری کا جیکٹ

۳- Military Manual فوجی مینیوول جس میں بم بنانے کے طریقے نیز فراری اختیار کرنے کا سلیقہ درج تھا

The anarchist's arsenal , Fugitive advanced fugitive and how to make C-4

(http://en.wikipedia.org/wiki/Aafia-siddiqui#family-and early-life)

ایف بی آئی نے ڈاکٹر محمد امجد کو اپنی کسٹڈی میں لے کر پوچھ گچھ کی۔ڈاکٹر محمد امجد نے کہا انھوں نے یہ تمام اشیاء شکار کھیلنے کی غرض سے خریدی تھیں۔اس پوچھ گچھ سے حد درجہ متاثر ہو کر یہ دونوں مع اہل وعیال جون ۲۰۰۲ء میں امریکہ سے کراچی لوٹ آئے۔ بظاہر آزمائش سے نکل آئے۔لیکن ایسا کیا ہوا؟ اور ایسا کیوں ہوا؟ کہ کراچی لوٹ آنے کے چند ماہ بعد ڈاکٹر محمد امجد نے ڈاکٹر عافیہ پر بڑے ہی سنگین الزامات عائد کئے۔ان الزامات کے در پردہ بہت کچھ محسوس ہوتا ہے۔

''عافیہ Extremist ہے''

''مجھے شبہ ہے وہ انتہا پسندانہ سرگرمیوں کا اب حصہ بن چکی ہے۔''

ڈاکٹر محمد امجد خان نے عافیہ کے والدین کے سامنے شکایت درج کرائی کہ عافیہ کا رویہ اس کے ساتھ ٹھیک نہیں ہے۔ستمبر ۲۰۰۲ء میں عافیہ کے یہاں تیسرے بچے سلیمان کی پیدائش ہوئی۔۲۱/اکتوبر ۲۰۰۲ء کو ڈاکٹر محمد امجد نے ڈاکٹر عافیہ کو طلاق دے دی۔ڈاکٹر محمد امجد کی ان باتوں کا عافیہ کے والد کے دل پر بڑا گہرا اثر پڑا۔انھیں دل کا بڑا شدید دورہ پڑا اور ۱۵/اگست ۲۰۰۲ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

(httpp://en.wikipedia.org/wiki/Aafia-siddiqui#family-and early-life)

طلاق کے بعد The Guardian نامی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے ڈاکٹر محمد امجد نے

کہا'' Siddiqui was too radical for him and so pumped up by Jihad.

عافیہ میرے نزدیک ضرورت سے زیادہ انقلابی تھی اور اس کے اندر جہاد کے تئیں جنون تھا۔

بحوالہ httpp:llwww.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddiqui
-women-isis-wanted-trade-foley-then-soldoff-270830-html

یوں تو ڈاکٹر محمد امجد نیک، نمازی اور چہرے پر بڑی لمبی گھنی داڑھی تھی۔ وہ خود کہتے ہیں ''میں مسلمان ہوں انتہا پسند نہیں ہوں وہ کہتے ہیں۔ان کی بیوی عافیہ صدیقی اکثر کہا کرتی تھی کہ امریکہ چھوڑ کر افغانستان چلے چلیں وہیں چل کر امریکہ کے خلاف جہاد کریں گے''۔

He said she was furious at him for not doing Jihad in Afghanistan" and they divorced soon after.

http:llwww.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddqui
-women-isis-wanted-trade-foley-then-soldoff-270830-html

عافیہ کے شوہر نے کہا کہ وہ میرے افغانستان جا کر جہاد نہ کرنے کو لے کر بہت زیادہ غصہ ہو جایا کرتی تھی اس لئے میں نے اسے جلد ہی طلاق دے دی۔بحوالہ

http:llwww.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddqui
-women-isis-wanted-trade-foley-then-soldoff-270830-html

ڈاکٹر محمد امجد نے عافیہ پر ایک الزام اور لگایا کہ اس نے امریکہ میں ایک پوسٹ آفس باکس لیا تھا جس کا استعمال القاعدہ کے لوگ کرتے تھے۔ ڈاکٹر محمد امجد کا یہ بھی کہنا تھا کہ 9/11 کے سانحہ کے بعد عافیہ بار بار کہنے لگی تھی کہ ہمیں امریکہ چھوڑ دینا چاہئے۔ یہ جگہ اب ہمارے لئے غیر محفوظ ہے۔ہمیں افغانستان چلے چلنا چاہئے جہاں آپ بحیثیت ڈاکٹر کے مجاہدین کی خدمت کر سکیں گے۔

He also said that she wanted him to move to Afghanistan and work as a medic for the Mujahedeen.

(httpp:llen.wikipedia.orglwiki/Aafia/-siddiqui3family-andearly-life)

پے در پے صدموں سے دوچار عافیہ۔عائلی زندگی میں دراڑ....گود میں ننھا شیر خوار ....،دو اور چھوٹے بچے..والد کی اچانک موت اور پھر طلاق....یہ زخم کیا کم تھے کہ ڈاکٹر محمد امجد کی

طرف سے عافیہ پرالزامات کی بوچھاڑ... یہ کس اخلاق کا مظاہرہ ہے...ڈاکٹر محمد امجد یہ کیا کررہے ہیں...خود کو بچا رہے ہیں؟اور عافیہ کے تئیں.....؟غور کرنے سے بہت کچھ سمجھ میں آرہا ہے۔

شوہر اور بیوی کے درمیان جس درجہ کی قربت ہوتی ہے اگر شوہر سے ہی بیوی کے بارے میں کچھ کہلوا دیا جائے تو پھر کسی اور گواہ کی ضرورت بھلا کہاں رہ جاتی ہے۔ڈاکٹر محمد امجد کے سنگین الزامات کے بعد جس طرح انھیں مرحلہ وار آرام اور بعد میں کلین چٹ مل جاتی ہے،ان کڑیوں کو جوڑ کر دیکھیں تو تصویر اور واضح ہو جاتی ہے۔کہ یہ چرخہ اصلاً ڈاکٹر عافیہ کے لئے ہی چلایا گیا تھا۔

عافیہ کی طلاق ہوگئی ۔ڈاکٹر محمد امجد نے فوراً سے دوسری شادی کر لی ۔بچوں کو ایک معاہدہ کے تحت عافیہ کے پاس رہنے دیا گیا۔ذمہ داریوں بھری بوجھل زندگی کو ایک بار پھر نئی ہمت کے ساتھ اٹھانے کے لئے عافیہ نے کمر کسی ۔تلاش معاش کے لئے دوبارہ امریکہ گئی ۔اپنی بہن ڈاکٹر فوزیہ کے یہاں رک کر اس نے بھاگ دوڑ کی ۔دسمبر ۲۰۰۲ء میں اپنی بیمار ماں کی خدمت اور تیمارداری کے لئے پاکستان لوٹ آئی۔

(Aafia Siddiqui Just the fact p.6:بحوالہ)

طلاق... والد کی موت... ماں کی بیماری...چھوٹے چھوٹے بچے...ان مسائل سے ابھرنے کی کوشش ۔کہ آزمائش پھر آن پہنچی ۔ مارچ ۲۰۰۳ء میں ایف بی آئی نے اپنی ویب سائٹ کے ذریعہ اعلان کر دیا کہ ڈاکٹر محمد امجد اور ڈاکٹر عافیہ کی ہمیں تلاش ہے۔ہمیں ان سے سانحہ 9/11 کے متعلق پوچھ گچھ کرنی ہے لیکن اس اعلان میں ایسا کچھ درج نہیں تھا کہ ان دونوں نے کوئی جرم کیا ہے یا ان پر کسی دفعہ کے تحت مقدمہ درج ہے۔انٹرنیٹ کے ذریعہ خریداری ڈاکٹر محمد امجد نے کی تھی ان کے گرد شک کا گھیرا بننا فطری تھا لیکن ڈاکٹر محمد امجد نے اپنے اخباری بیانات میں ڈاکٹر عافیہ کے بارے میں جو کچھ کہا اس کا اثر یہ ہوا کہ ایف بی آئی نے ڈاکٹر محمد امجد کے ساتھ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا بھی نام جوڑ لیا کہ ہمیں ان دونوں سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔

In March the FBI released a global alert on both Amjad Khan and Aafia Siddiqui declaring that the couple was wanted for questioning.

(Aafia Siddiqui Just fact p.5:بحوالہ)

اس کے بعد

۲۵/ مارچ ۲۰۰۳ء کو ایف بی آئی نے گلوبل نوٹس جاری کیا کہ ہمیں عافیہ کی تلاش ہے۔اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے کیوں کہ وہ القاعدہ کے لئے مالیات کی فراہمی اور جنگی ضروریات کے لئے تعاون کا ذریعہ بن رہی ہے۔

Courier of blood diamonds and financial fixer for Al-Qaida.

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

عافیہ کے لئے یہ ایک بڑا صدمہ تھا کہ آخر وہ کیوں مطلوب ہے؟ اس کے گردشک کا دائرہ کیوں ہے؟ کیا اس کی دین داری.. کیا اس کی دینی وخدمات.. کیا اس کی دعوتی خدمات.. کیا اس کی بہبودی سرگرمیاں.. کیا غریبوں نادار بچوں کو مفت میں پڑھانا.. کیا قیدیوں کے بیچ قرآن اور دیگر اسلامی کتب تقسیم کرنا کیا مظلومین ومتاثرین کی مدد کے لئے پیش پیش رہنا.آخر کیا..اور کیوں..؟

سوالات کے سمندر میں عافیہ غوطہ لگا رہی تھی اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اچانک F.B.I نے عافیہ کی تلاش کے لئے اعلان کر دیا۔

FBI issued an alert requesting information about Aafia.

(The Abduction, Secret Detention, torture and Repeated raping of Aafiya Siddiqui by Stephen Lendman - www .rense.com /general84 /dg.htm)

پہلے تو صرف ڈاکٹر امجد، اس کے بعد ان کے ساتھ ڈاکٹر عافیہ اور اب صرف عافیہ کی تلاش ہے۔ عافیہ کچھ سمجھ پاتیں اس سے پہلے ہی عافیہ کے خلاف بہت بڑا الزام عائد کر دیا گیا....

۲۹/ مارچ ۲۰۰۳ء کو F.B.I نے اعلان کر دیا کہ عافیہ القاعدہ لیڈی ہے۔وہ دہشت گردوں کو مالی امداد فراہم کرتی ہے۔ہمیں عافیہ کی تلاش ہے۔

March 29, UPI report that the FBI believe Aafia May be an AL-Qaida "Fixer" Transferring money to support terrorist operations

(The Abduction, Secret Detention, torture and Repeated raping of Aafiya Siddiqui by Stephen Lendman - www .rense.com /general84 /dg.htm)

اے اللہ! یہ کیا معاملہ ہے..یہ کیسی مصیبت ہے۔اپنے مائکہ میں....چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ....عافیہ.... بڑے سکون سے نہیں تھی۔عموماً شادی کے بعد دوبارہ سے بیٹیوں کا

بوجھ کم ہی ماں باپ اٹھا پاتے ہیں۔ ماں بیٹی میں اکثر جھگڑا ہونے لگا....مسائل زیادہ ہوں.. خرچ کا بوجھ.... مستزاد.... ذہنی الجھنیں تو خانگی جھگڑے ہونے لگتے ہیں۔

She and her mother began to quarrel intensely

(Aafia Siddiqui Just the fact p.5:بحوالہ)

بالآخر عافیہ ۳۰/ مارچ ۲۰۰۳ء کو اسلام آباد میں مقیم اپنے چچا کے گھر جانے کے ارادہ سے اپنے تینوں بچوں احمد (۱۹۹۶ء) مریم (۱۹۹۸ء) سلیمان (ستمبر ۲۰۰۲ء) کے ہمراہ کراچی گلشن اقبال سے بذریعہ ٹیکسی ایرپورٹ کے لئے روانہ ہوئیں لیکن نہ تو اسلام آباد پہنچی اور نہ ہی کراچی آسکیں۔ وہ اوران کے بچے راستے سے اغوا کر لئے گئے۔ پانچ سال تک کوئی خبر نہیں رہی کہ عافیہ کس حال میں ہے؟ اس کے بچوں کا کیا حال ہے؟ عافیہ کے اغوا کے بعد۔۔۔ایف بی آئی نے ڈاکٹر محمد امجد کو کلین چٹ دے دی۔ وہ جون ۲۰۰۳ء میں پاکستان سے سعودیہ چلے گئے لیکن عافیہ ہنوز لاپتہ رہی۔ یوں عافیہ کی عائلی زندگی کا باب بند ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر محمد امجد جو انٹرنیٹ کی مدد سے سامانوں کی خریداری کی وجہ سے شک کے دائرہ میں آ گئے تھے عافیہ کے اغوا کے بعد انہیں کلین چٹ مل جاتی ہے اور وہ سعودی عرب چلے جاتے ہیں۔ بہرحال کراچی پولس کا یہ اعتراف بھی محل نظر رہے تو بہت کچھ غور کرنے کے لئے نہیں رہ جاتا۔

کراچی پولس نے یہ اعتراف کیا کہ ۲۰۰۳ء میں ڈاکٹر عافیہ کو ان کے سابق خاوند ڈاکٹر محمد امجد خان کی جھوٹی اطلاع پر پولس نے پکڑ کر ایجنسی کے حوالہ کیا۔

(لبرل ظالمان اور ڈاکٹر عافیہ صدیقی از حامد میر)

jang.com.pk/jang/nov2012-daily/15-11-2012/co/4.htm

عافیہ! امت مسلمہ کی ہمدردیاں تمہارے ساتھ ہیں..دعائیں تمہارے ساتھ ہیں.. رہائی کے لئے کوششیں بھی ہو رہی ہیں اور ان شاء اللہ کامیابی بھی ملے گی۔لیکن ڈاکٹر امجد خان تاریخ تمہیں بھی یاد رکھے گی لیکن وہ فہرست جس میں تمہارا نام درج ہوگا وہ کوئی دوسری ہوگی۔

عافیہ کا اغوا

عافیہ کی زندگی ابتلاء اور آزمائش سے پر ہے۔ عافیہ گھر سے بچوں سمیت اسلام آباد جانے کے لئے نکلی تھی لیکن راستہ سے ہی اچک لی گئی۔ امریکہ اور اس کے حواریین کہتے ہیں: 'عافیہ بچوں سمیت روپوش ہوگئی چونکہ وہ امریکہ کو مطلوب تھی۔ وہ القاعدہ لیڈی تھی، فرار ہوگئی۔' پاکستانی حکام بھی امریکہ کی تائید میں ہی دم ہلاتے نظر آتے ہیں۔ اسی ظالم کی حمایت میں کھڑے ہیں۔

آخر راستہ سے وہ کہاں چلی گئی؟ وہ بچوں سمیت روپوش ہوگئی ایک جواب۔ دوسرا جواب اس کا اغوا ہوا.. آخر اس کا اغوا کیوں ہوا؟ کس نے کیا؟ کیا ثبوت ہیں اس کے؟ آگے کی تفصیلات کا مطالعہ انہیں سوالوں کا جواب ہے۔

۳۰/مارچ ۲۰۰۳ء کو عافیہ جب اپنے بچوں کے ساتھ گھر سے سفر کے لئے نکلی...اس کے چند گھنٹوں بعد ہی عافیہ کی امی ''عصمت'' کے گھر پر دستک ہوئی۔ عافیہ کی ماں چل کر دروازہ کے پاس گئیں۔ دیکھا ایک اجنبی شخص چمڑے کی جیکٹ پہنے سر پر سرخ ہلمیٹ رکھے موٹر سائیکل پر سوار کھڑا ہے۔ اس نے کہا کہ گھبرانے اور پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، عافیہ بچوں سمیت محفوظ ہے۔ اگر آپ اپنی بیٹی اور نواسوں کی صورت دیکھنا چاہتی ہیں تو اپنی زبان بند رکھیں۔ اس بات کو مسئلہ نہ بنائیں۔ اس اجنبی نے مزید کہا کہ ''اگر تم نے زبان کھولی یا اس واقعہ کو پولس کو رپورٹ کیا تو تم جان لو کہ ان چاروں کی لاشیں ہی تم کو ملیں گی''۔

If you say anything or report this to the police, you will have four dead bodies"

اس اجنبی نے دھمکایا کہ وہ عافیہ کی گم شدگی کی خبر کسی کو نہ دیں اگر وہ عافیہ اور اس کے بچوں کو دوبارہ سے زندہ دیکھنا چاہتی ہیں تو انہیں زبان بند رکھنا ہوگی۔

On the same day that Dr.Siddiqui and children disappeared, an unidentified man visited the family home in Karachi. He threatened

Dr.Siddiqui's mother Ismat warning her not to report her daughter's disappearance to authorities if she ever wanted to see her daughter or grandchildren alive again.

(Aafia Siddiqui Just fact p.6:بحوالہ)

ایف بی آئی نے ڈاکٹر عافیہ کی بہن ڈاکٹر فوزیہ کو دھمکایا کی اس کی بہن اور اس کے بچے خیریت سے ہیں لیکن یہ نہ پوچھو کہ کہاں ہیں۔

The FBI had subpoenaed some documents from Dr Siddiqui's sister, an FBI official confirmed to her family that she was alive and well, but would answer no questions and her whereabouts.

(Aafia Siddiqui Just fact p.70:بحوالہ)

ڈاکٹر عافیہ کے اغوا کے کچھ دنوں بعد پاکستان کے وزیر داخلہ نے ڈاکٹر فوزیہ کو فون کر کے بتایا تھا کہ آپ کی بہن ٹھیک ٹھاک ہے اور بہت جلد گھر پہنچ جائے گی.

(بحوالہ مضمون: کیا وہ عافیہ صدیقی ہے؟ انٹرنیٹ۔عرفان صدیقی)

اگر عافیہ خود سے انڈر گراؤنڈ ہے تو یہ اجنبی شخص کون ہے جو ان الفاظ میں اہل خانہ کو دھمکیاں دے رہا ہے۔اور وزیر داخلہ صاحب کو عافیہ کے اہل خانہ کو یہ بتانے کی کیا ضرورت پیش آ گئی!

یکم اپریل ۲۰۰۳ء کو مقامی اخبار نے خبر دی اور پاکستانی وزارت داخلہ نے تصدیق کی کہ ایک عورت دہشت گردی کے الزام میں گرفتار کی گئی ہے۔

On 1st April 2003, local newspaper reported and Pakistani interior ministry confirmed that a woman had been taken into custody on terrorism charges.

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

آخر وہ عورت کون تھی،اس کی تفصیلات کون بتائے گا،کیا وہ عورت عافیہ نہیں تھی؟

عافیہ کی گرفتاری کی خبر ٹی وی پر بھی نشر ہوئی۔جانے کتنے شاہدین ہوں گے لیکن یہ دو گواہ جنھوں نے ٹی وی پر خبر دیکھی اور کانوں سے سنا یہ دونوں گواہ خود عافیہ کے بڑے بھائی اور بڑی بہن ڈاکٹر فوزیہ ہیں۔ان دونوں نے ٹی وی پر امریکہ میں یہ خبر دیکھی اور سنی کہ ان کی بہن

کراچی سے گرفتار کر لی گئی ہے۔مقامی تفتیشی ایجنسیوں نے پوچھ تاچھ کے بعد اس کو ایف بی آئی کے حوالے کر دیا۔

Both her brother in Houston and sister in Baltimore, remembered hearing on the news that their sister has been arrested in Kerachi by local law enforcement and was being interrogated by U.S. Authorities.

(Aafia Siddiqui Just fact p.7:بحوالہ)

N.B.C. نائٹ نیوز کے حوالہ سے یہ خبر ملاحظہ کریں:

On April 21,2003 a senior U.S. law enforcement official told Lisa Myers of NBC night news that Siddiqui was in Pakistan custody"

عافیہ پاکستان کی کسٹڈی میں ہے۔یہ خبر آ جانے کے بعد پھر اس کی لیپا پوتی کرنے کے لئے اگلے دن ایک دوسرا اخباری بیان آتا ہے:

But later the U.S.officials amended their earlier statements saying new information from the Pakistan government made it doubtful that she was in custody.

(Dr.Aafiya Siddiqy other voices-p 70)

عافیہ کو غیر قانونی طور پر ۳۰/ مارچ کو گرفتار کیا گیا۔ثبوت کے لئے صاف اور واضح اخباری بیان ملاحظہ کریں۔

۳۱/ مارچ ۲۰۰۳ء پاکستانی اخبار Daily News میں یہ خبر شائع ہوئی۔

Daily news paper published an article stating that Dr.Siddiqui has been wanted for questioning by FBI and was spotted at the Kerachi airport and subsequently interdicted by local lawenforcement. According to the article Dr.Siddiqui was taken to an undisclosed location where initially she was introgated by local introgators and the next day FBI agents were allowed to question the lady.

(Aafia Siddiqui Just fact p.7:بحوالہ)

۲۳/ اپریل ۲۰۰۳ء کو پاکستانی اخبار روزنامہ امت میں ایک مضمون چھپا کہ ڈاکٹر عافیہ کو پہلے پاکستانی کسٹڈی میں لیا گیا۔گرفتاری کے وقت وہ حجاب میں تھیں:

April 23.2003 an article appeared in Pakistan's Daily Ummat reporting that Dr. Siddiqui has been taken into custody by Pakistani law enforcement.

(Aafia Siddiqui Just fact p.8:بحوالہ)

http // tech.mint.edu/u123/n16-al-qaeda-16n.html

اپریل ۲۰۰۳ء این بی سی نائٹ نیوز نے یہ خبر دی کہ سینئر یو ایس آفیشیل نے یہ تصدیق کی ہے کہ پاکستانی ایجنسی نے عافیہ کو کراچی میں گرفتار کیا ہے۔

(Aafia Siddiqui Just fact p.7:بحوالہ)

Read it now.Wanted women faith,lies and the war on terror! The lives of Ayaan Hirsi Ali and Aafia Siddiqui

ابتداء میں ایف بی آئی نے خبر دی کہ عافیہ کو انھوں نے گرفتار کیا ہے اور اس سے پوچھ گچھ جاری ہے لیکن بعد میں وہ اپنے بیان سے منحرف ہو گئے۔

U.S.A. today APR 22.2003 available at : http: // www.usa today.com

/new/world/2003-04-22 alqaeda women arrest .htm.

تمام شواہد موجود ہیں کہ ڈاکٹر عافیہ کو ان کے بچوں سمیت مارچ ۲۰۰۳ء میں اغوا کیا گیا اول اول پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی نے پوچھ گچھ کی اس کے بعد امریکی خفیہ ایجنسی کے سپرد کر دیا۔

(Aafia Siddiqui Just fact p.4:بحوالہ)

۲۸ رمئی ۲۰۰۴ء کو پاکستان کے وزیر داخلہ نے یہ تصدیق کی کہ عافیہ کے القاعدہ سے کسی طرح کے تعلق کو ثابت کرنے میں ناکام رہنے کے بعد اس نے ۲۰۰۳ء میں عافیہ کو امریکی حکام کو حوالے کر دیا۔

(The Abduction, Secret Detention, torture and Repeated raping of Aafiya Siddiqui by Stephen Lendman - www .rense.com /general84 /dg.htm)

ایک چشم دید گواہ کا بیان کہ عافیہ کو ۲۰۰۳ء میں گرفتار کیا گیا تھا

۳۰ رجولائی ۲۰۰۸ء کو نجیب احمد نامی صحافی نے روزنامہ ''جنگ کراچی'' میں ایک چشم دید گواہ کا بیان قلم بند کیا جو اس ٹیم کا حصہ تھا جس ٹیم نے مارچ ۲۰۰۳ء میں ڈاکٹر عافیہ کو گرفتار

کیا تھا۔(نام پوشیدہ رکھا)۔اس نے یہ بھی بتایا کہ گرفتاری کے وقت ڈاکٹر عافیہ نے حجاب پہن رکھا تھا اور اسے زبردستی ٹیکسی سے کھینچ کر اتارا گیا،اس کے بچوں سے الگ کر دیا گیا اور الگ کار میں بیٹھا دیا گیا۔آخر میں وہ چشم دید گواہ بتاتا ہے کہ ایک خاتون ایف بی آئی افسر نے جو وہاں موجود تھی عافیہ کے رخسار پر ایک زوردار طمانچہ رسید کر دیا۔

(بحوالہ: Aafia Siddiqui Just fact p.9)

عمران شوکت نامی ایک پولیس انسپکٹر نے یہ اعتراف کیا کہ وہ اس ٹیم کا حصہ تھا جس ٹیم نے ڈاکٹر عافیہ کو گرفتار کیا۔"وہ ہاتھوں میں دستانہ اور حجاب میں تھیں وہ اسلام آباد جا رہی تھی اسے گرفتار کر کے آئی ایس آئی کے حوالے کر دیا گیا۔"

(بحوالہ: Aafia Siddiqui Just fact p.10)

عظیم کرکٹر عمران خان نے سب سے پہلے کیپٹل ٹاک میں ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے اغوا پر احتجاج کیا تھا اور اس وقت کے وزیر داخلہ فیصل صالح حیات نے کیپٹل ٹاک میں ڈاکٹر عافیہ کے اغوا کی تصدیق کرتے ہوئے انہیں ایک خطرناک ملزمہ قرار دیا تھا۔

(http://jang.com.pk/jang/nov2012-daily/15-11-2012/co/4.htm)

اگر ڈاکٹر عافیہ خود سے بچوں سمیت روپوش ہوگئی تھی تو اگلے دن اخبار میں اس کی گرفتاری کی خبر کیوں نشر ہوئی؟ عمران خان کے اس احتجاج کو ٹھنڈے پیٹوں کیوں برداشت کیا گیا؟ وزیر داخلہ نے اس کے اغوا کی تصدیق کیوں کی!!!

عافیہ نے خود بتایا کہ اس کا اغوا امریکی خفیہ ایجنسی اور پاکستانی خفیہ ایجنسی کے اہل کاروں کے ذریعہ کیا گیا۔

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

پاکستانی رکن پارلیمان مشاہد حسین ،سید سعدیہ،عباس محمود،ایس ایم ظفر کے علاوہ پاکستانی ایمبیسی کے فقیر جاوید ڈاکٹر عافیہ سے ملاقات کرتے ہیں۔عافیہ انہیں اپنی سخت جسمانی اذیت کے بارے میں بتاتی ہے کہ اسے ۲۰۰۳ء میں اغوا کیا گیا۔بیہوشی کا انجکشن دیا گیا۔اس کے بعد اس نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے کمرے میں پایا اور اس سے ان کاغذات پر دستخط

کرنے اوران گناہوں کا اقبال کرنے کے لئے مجبور کیا گیا جواس نے کئے ہی نہیں تھے۔اس کے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔

عافیہ نے عدالت کے روبرو بتایا کہ اس کو اس کے بچوں سمیت پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی نے اغوا کیا۔اغوا کرکے امریکہ کے حوالہ کردیا۔اس کو غیر قانونی حراست کے دوران مختلف خفیہ قید خانوں میں رکھا گیا۔اس دوران اس کے ساتھ مسلسل بہیمانہ سلوک روا رکھا گیا۔ اس کے ساتھ زنا ہوتا رہا۔

http://5 pillarsuk.com/2013/06/08/ dr-aafia-siddiqui-assaulted -in-prison

عافیہ کے بیٹے احمد کی گواہی

عافیہ کے بیٹے احمد سے پاکستانی پولس نے پوچھ گچھ کی۔احمد نے پولس کے سامنے اپنی یادداشتوں کو یکجا کرتے ہوئے بتایا کہ ہم اور ہمارے چھوٹے بھائی بہن اسلام آباد جارہے تھے۔ ہماری کار کو زبردستی رکوایا گیا۔ہمیں کھینچ کر دوسری کار میں بیٹھا دیا گیا۔مجھے وہ منظر یاد ہے کہ میرا ننھا منا بھائی کار سے سڑک پر پھینک دیا گیا وہ سڑک پر لہولہان پڑا تھا۔احمد نے پولس کو بتایا کہ اس کو اب اتنا یاد ہے کہ اس کے بعد اس کو زبردستی ایک چیز سونگھا دی گئی اور وہ بیہوش ہو گیا۔

(Aafia Siddiqui Just fact P-14 بحوالہ)

''پندرہ سے بیس لوگ بشمول ایک گوری عورت تین یا چار گاڑیوں پر سوار جیسے وہ ہمارا ہی انتظار کررہے تھے، انھوں نے ہم تمام کا اغوا کرلیا۔اس کو بس اتنا یاد ہے اس کے بعد اس کو زبردستی کوئی چیز ناک میں سونگھا دی گئی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔

http://5pillarsuk.com/2013/06/08/dr-aafia-siddiqui-assaulted-in-prison

احمد کا پہلا عوامی بیان برٹش جرنلسٹ ایون ریڈلی نے شائع کیا تھا

ریڈلی نے بتایا کہ احمد کا یہ بیان ایک امریکی افسر نے اس کی رہائی کے وقت لیا تھا۔ اس نے کہا: '' مجھے متعین تاریخ تو یاد نہیں لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بہت دنوں پہلے کی بات ہے۔ہم اسلام آباد جارہے تھے اور کار میں (ایرپورٹ کے لئے) تھے کہ مختلف کاروں کے قافلہ

نے ہمیں روک لیا جس میں ایک اونچی چھت والی کار بھی تھی۔ میری امی چیخ رہی تھیں اور جب انہوں نے مجھے کھینچنا شروع کیا تو میں بھی چیخنے لگا۔ میں نے (بے بسی سے) ادھر اُدھر دیکھا تو میرا ننھا سا بھائی سڑک پر گرا پڑا تھا اور اس کے ارد گرد خون ہی خون تھا۔ امی رو رہی تھیں اور چیخ رہی تھیں۔ پھر اچانک کسی نے مجھے کچھ سونگھا دیا اور پھر مجھے کچھ ہوش نہیں رہا۔

جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک کمرے میں تھا۔ وہاں کچھ امریکی فوجی اپنی یونیفارم میں تھے اور کچھ لوگ سادہ لباس میں تھے۔ وہ مجھے مختلف جگہوں پر رکھتے رہے۔ اگر میں روتا تھا یا ان کی بات نہیں مانتا تھا تو وہ مجھے مارتے تھے اور کبھی رسیوں اور زنجیروں سے جکڑ دیتے تھے۔ وہاں موجود لوگ انگریزی، پشتو اور اردو بولنے والوں پر مشتمل تھے۔ میری یہ پوچھنے کی ہمت ہی نہیں ہوسکی وہ کون تھے۔ کبھی تو ایسا ہوتا کہ لمبے عرصہ تک ایک چھوٹے کمرے میں رکھا جاتا۔ اور کبھی مجھے دیگر قیدی بچوں کے ساتھ رکھا جاتا جن کی تعداد اچھی خاصی تھی۔ ایک امریکی قونصلر جو کابل جیل میں مجھ سے ملنے آیا اس نے مجھ سے کہا کہ تمہارا نام احمد ہے۔ تم امریکی شہری ہو۔ تمہاری ماں کا نام عافیہ صدیقی ہے اور تمہارا چھوٹا بھائی (سلیمان) مر چکا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے بچہ جیل سے نکالا اور میری ملاقات پاکستانی قونصلر سے ہوئی۔ پھر میں نے اپنی خالہ فوزیہ صدیقی سے بات کی۔

ان سارے ثبوت وشواہد کے بعد ایک اور ثبوت

''دسمبر ۲۰۰۹ء میں بالآخر کراچی پولس نے عافیہ صدیقی اور ان کے بچوں کے ۲۰۰۳ء میں اغوا کا مقدمہ نامعلوم افراد کے خلاف درج کرلیا'' (بحوالہ جنگ ۱۴ دسمبر ۲۰۰۹ء)

حکومت پاکستان امریکہ کی ہاں میں ہاں ملاتی رہی کہ عافیہ روپوش ہے ..وہ القاعدہ لیڈی ہے ..دہشت گرد ہے ..اور بالآخر جولائی ۲۰۰۸ء میں غزنی سے عافیہ کی گرفتاری کا ڈرامہ بھی کرلیا گیا۔ عافیہ کو ناحق امریکی فوجیوں نے گولیوں سے چھلنی کیا۔ علاج کا بہانہ کر کے افغانستان سے امریکہ اٹھا لے گئے۔ عافیہ کے خلاف فرد جرم عائد کردی گئی۔ اس کے بعد دسمبر ۲۰۰۹ء میں عافیہ کے اغوا کی ایف آئی آر درج کرلی گئی؟؟؟....ایف آئی آر درج کرنے سے لے کر اب تک کوئی پیش رفت ...کوئی اغوا کار گرفتار...کوئی مزید کارروائی ..؟؟؟.اغوا کار تو خود پاکستانی حکومت ہے۔ یہ سب تو حکومت کی ایما پر ہوا۔ یہ ایف آئی آر ہاتھی کے دکھاوے کے دانت کے سوا کچھ نہیں

ہے تاہم ایک اہم ثبوت ضرور ہے کہ عافیہ انڈر گراؤنڈ نہیں تھی بلکہ اس کا اغوا ہوا تھا۔

خورشید قصوری نے اپنے قصور کا اعتراف کیا کہ عافیہ کو امریکہ کے حوالے کرنا میری سب سے بڑی غلطی تھی۔ لیکن بہت دیر کردی۔ خورشید قصوری پرویز مشرف کے دورِ حکومت میں پاکستان کے وزیرِ خارجہ تھے۔ مشرف کی ایما پر انھیں کے ہاتھوں عافیہ امریکہ کے حوالے کی گئی تھیں۔ وہ اپنی اس غلطی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''میں بے گناہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو (اپنے ذریعہ) امریکی حکام کے حوالہ کرنے پر اظہارِ افسوس کرتا ہوں۔ وہ میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔''

بحوالہ مضمون A reflection from British author and commentator, Andy Worthing

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

ڈاکٹر عافیہ کو کیوں Target کیا گیا

عافیہ کو کیوں نشانہ بنایا گیا ؟ کیا عافیہ کی خداداد صلاحتیں؛ عافیہ کی دینی اسلامی رفاہی فعالیت؛ عافیہ کی علمی صلاحتیں یا عافیہ کی انقلابی فکر اصل نشانہ ہے۔

اصلاً 9/11 کے بہانہ سے امریکہ نے پوری دنیا میں اسلام اور اسلام کو بلند آہنگ میں پیش کرنے والے افراد اور تنظیموں کو ان کی فکر کی بنیاد پر نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ اس کی ایک زندہ مثال ہندوستان میں اسلام پسند طلبہ اور نوجوانوں کی تنظیم اسٹوڈنٹ اسلامک موومنٹ آف انڈیا (SIM) ہے۔ 9/11 کے سانحہ کے سولہویں دن ہی اسے پابند سلاسل کر دیا گیا۔...

ایس آئم ایم پر پابندی صرف اس کی انقلابی فکر کی وجہ سے لگائی گئی۔

عافیہ کو بھی اس کی انقلابی فکر کی وجہ سے ٹارگٹ کیا گیا۔

اُن دنوں پاکستان میں ایسے انقلابی ذہن رکھنے والوں کو بلا قصور بلا وجہ بتائے .... سیکڑوں کی تعداد میں گرفتار کر کے گوانتانا موبے ...ابوغریب اور بگرام جیل میں بھر دیا گیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق ۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۵ء تک پاکستان سے تقریباً چار سو سے آٹھ سو افراد کو پکڑ پکڑ کر امریکہ کے حوالہ کر دیا گیا۔

Between late 2001 and the end of 2005, human right groups have estimated between 400 and 800 people were transferred from Pakistan to U.S. custody.

(بحوالہ: Aafia Siddiqui Just fact p.6)

پرویز مشرف کا دور حکومت پاکستان کے لئے کسی المیہ سے کم نہ تھا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

عافیہ کے اغوا میں پاکستانی حکمراں پرویز مشرف کی دیوثت، آئی ایس آئی کی خباثت اور ایف بی آئی کی اسلام دشمنی شامل ہے۔

Former President Pervez Musharraf himself acknowledged that

Pakistan handed over 369 detainees to American Authorities.

(Aafia: Just the facts, Page 6)

پوری دنیا میں ظالموں کا طے شدہ حربہ ہے، پہلے بے قصوروں کو غیر قانونی طور پر گرفتار کر لیتے ہیں؛ حبس بیجا میں رکھتے ہیں؛ ظلم کے پہاڑ توڑتے ہیں کہ مظلوم عاجز آ کر گناہ نا کردہ کو قبول کر لے۔ حکیم طارق قاسمی اور خالد مجاہد کو غیر قانونی طور پر اغوا کر کے گناہ نا کردہ کو قبول کرنے کے لئے روح فرسا مظالم ڈھائے گئے۔ تفصیلات جاننے کے لئے جسٹس آر ڈی نمیش کی رپورٹ موجود ہے۔ ایسے ہی روح فرسا مظالم کی تفصیلات جاننے کے لیے مفتی عبدالقیوم کی خودنوشت ''سلاخوں کے پیچھے گیارہ سال'' پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے۔

Boston Magazine's Katherine Oxment سوال کرتی ہے کہ عافیہ صدیقی سے کون خوف زدہ ہوسکتا ہے؟ اس نے ایم آئی ٹی اور برانڈیز میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ایک ڈاکٹر سے شادی ہوئی، دو بچوں کی ماں، رفاہی کاموں میں پیش پیش رہنے والی، اس نے اپنے اپارٹمنٹ میں بچوں کے کھیلنے کا میدان کرایہ پر لے رکھا تھا۔ ایک دین دار، سادہ عادات واطوار کی خاتون امریکہ میں رہ رہی تھی کہ اچانک دہشت گرد کے طور پر اس کو مشتہر کر دیا گیا۔ اسے بدنام کر دیا گیا۔ عافیہ کو کچھ اور نہیں صرف مسلمان ہونے کی سزا دی گئی۔

(The Abduction, Secret Detention, torture and Reapeted raping of Aafiya Siddiqui by Stephen Lendman)

عافیہ کا جرم صرف اور صرف مسلمان ہونا ہے

Stephen Lendman ڈاکٹر عافیہ کی تعریف میں مزید لکھتا ہے:

عافیہ ایک نرم مزاج نہایت شرمیلی خاتون، جب وہ ایم آئی ٹی میں ایک طالبہ تھی اس نے ایک اجتماعیت تشکیل دی تھی۔ وہ جیلوں میں بند قیدیوں کے درمیان قرآن تقسیم کرتی۔ وہ طالبات کے مابین اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے کے لئے کوشاں رہا کرتی تھی۔ اس کے ہم جماعت اسے شگفتہ لہجہ، مطالعہ کی خوگر اور کامل مذہبی تصور کرتے تھے۔ کوئی اسے دہشت گرد ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ عافیہ محلّہ اور پڑوس کے نادار بچوں کو اتوار کے دن مفت میں پڑھایا

کرتی تھی۔ وہ مظلومین ومتاثرین کی مدد کے لئے کوشاں وفکر مند رہا کرتی تھی۔ مظالم کے خلاف آواز بلند کیا کرتی تھی۔ اپنے پختہ عقیدہ، دین کے تئیں فعالیت اور اپنے فرائض کے تئیں ازحد حساس ہونے کے ناطے ہی اسے ٹارگیٹ کیا گیا ہے۔ دنیا کی خطرناک ترین عورت کے طور پر بدنام کر دیا گیا۔

by Stephen Lendman

عافیہ کا ایمان اس کی دینی سرگرمیاں یہی اس کا اصل جرم تھا۔ ذیل کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

We believe that Aafia's academic prowess, her charitable work and well known commitment to Islam heightened the suspicion around her at a time when active Muslims through out the country were coming under suspicion simply for being active and comitted Muslims.

(Dr.Afiya Siddiqy other voices, p-8)

"ہمیں یقین ہے کہ عافیہ کی علمی صلاحیتیں، اس کی رفاہی خدمات، اسلام کے تئیں اس کا بے پناہ جذبہ قربانی صرف یہی چیزیں سبب بنیں کہ اس کے گرد شک کا گھیرا تنگ ہو۔ امریکہ بھر میں راسخ العقیدہ اور پختہ فکر وعمل کے افراد ہر طرف نشانہ بنائے گئے۔ تمام تر غور وخوض کے بعد یہی چیز سمجھ میں آتی ہے کہ لوگ جس چیز سے خائف تھے وہ ہماری اس بہن کا ایمان ہی تھا۔"

Everything pointed to the conclusion that the only thing all of these people were afraid of was the strength of this sister's faith.

(Dr.Afiya Siddiqy other voices, p-23)

بگرام عقوبت خانہ اور عافیہ

عافیہ، بگرام عقوبت خانے میں قید تھی

بگرام (کابل کے شمال میں امریکی ائربیس) میں گوانتانا موبے کے مقابلہ میں دوگنا زیادہ قیدی تھے جنہیں تار سے بنے پنجروں میں ٹھونس دیا گیا تھا۔ انہیں لگاتار اذیتیں دی جاتی ہیں۔ فرش پر چٹائی پر سونے کو مجبور کیا جاتا ہے۔ پاخانہ اور پیشاب کے لئے بالٹیاں ہیں.. یہاں بہت سے قیدیوں کو خفیہ طریقہ سے رکھا گیا ہے۔ وہ وہاں سالوں سال سے قید ہیں۔ وکیلوں تک ان کی رسائی نہیں ہے۔ ان کا گناہ صرف غلط وقت پر غلط جگہ مسلمان ہونا ہے۔

(The Abduction, Secret Detention, torture and repeated raping of Aafiya Siddiqui by Stephen Lendman - www .rense.com /general84 /dg.html)

دنیا کا بدنام ترین عقوبت خانہ افغانستان کا بگرام ائربیس جہاں صرف مرد قیدی ہی ہوتے ہیں، ان قیدیوں کے بیچ ایک عورت قیدی بھی ہے جس پر بے پناہ مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ وہ خاتون قیدی بے پناہ ظلم وتشدد کی وجہ سے ذہنی توازن کھو بیٹھی ہے۔ وہ اکثر راتوں میں دردناک انداز میں چیختی ہے۔ قیدی ڈر کی وجہ سے اسے گھوسٹ آف بگرام کہتے ہیں۔ اس کی بلند ہوتی چیخوں کو سن کر لگتا ہے کہ وہ اپنے گود کے بچوں کے لئے چیخ رہی ہے، ایسا لگتا ہے اس کی گود سے اس کے بچے چھین لئے گئے ہوں۔ اس کی چیخیں بڑی دلدوز اور دلفگار ہیں۔ اس کے نام سے کوئی واقف نہیں۔ کوئی اسے Gray Lady یا کوئی اسے قیدی نمبر ۶۵۰ کے نام سے جانتا ہے۔ یہ ہے کون... یہ تو عورت ہے۔ کہیں عافیہ تو نہیں ہے؟

جب بگرام جیل سے دو قیدی رہا ہو کر آئے تو انہوں نے اپنی جیل کی یادداشت بیان کی۔ مردوں کی اس جیل میں ایک عورت قید ہے جس کا یہ حال ہو چکا ہے کہ شدید ٹارچر کی وجہ سے پاگل ہو گئی ہے۔ اس کی چیخیں بلند ہوتی رہتی ہیں۔ اس نے بتایا کہ یہ کوئی اور نہیں ہے بلکہ

ڈاکٹر عافیہ ہے ۔جس کو بگرام جیل میں ’’بگرام جیل کا بھوت‘‘ قیدی نمبر ۶۵۰ اور Gray Lady جیسے ناموں سے پکارا جاتا ہے‘‘ ۔(Dr.Aafiya Siddiqui other voices- P28)

۷/ جولائی ۲۰۰۸ء برٹش جرنلسٹ ایون ریڈلی نے پاکستان میں ایک پریس کانفرنس کے ذریعہ عافیہ کے بگرام جیل میں ہونے کا انکشاف کیا۔اس پریس کانفرنس کو عالمی سطح کا کورتج ملا۔ایون ریڈلی نے بتایا کہ بگرام جیل سے کچھ قیدی رہا ہوکر آئے تو انہوں نے اپنے جیل کے مشاہدات بیان کئے ۔ان میں سے ایک برطانوی قیدی بنیان محمد رہا ہوکر آیا۔اس کو جب عافیہ کے فوٹو گراف دکھائے گئے تو اس نے دیکھتے ہی کہا کہ بگرام جیل میں یہی عورت قید ہے جس کو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

A former British detainee Binyan Muhammad was released from this secret detention and allowed to return home. He positively identified Aafia Siddiqui from a photograph as the woman he saw with his own eyes at Bagram.

(Dr.Aafiya Siddiqui other voices- P-66)

بگرام جیل میں مرد قیدیوں کے ساتھ ایک خاتون قید ہے...ذرا تصور کریں ایک خاتون قیدی مرد قیدیوں کے وارڈ میں رکھی گئی دنیا کو یہ باور کرانے کے لئے کہ جیل میں کوئی خاتون قیدی ہے ہی نہیں ۔کیوں کہ خاتون قیدی کو تو الگ وارڈ میں رکھنا پڑتا ہے۔اور یہاں اس جھوٹ پر پردہ بھی ڈالنا تھا کہ اس جیل میں صرف مرد قیدی ہیں ۔کس قدر وحشیانہ عمل ہے تصور کریں ۔کیسے اس خاتون قیدی نے دن کاٹے ہوں گے۔

جب یہ بات عام ہوئی کہ عافیہ بگرام عقوبت خانہ میں بے پناہ مظالم کا شکار ہے تو بگرام جیل کے عہدہ داران نے کہا کہ ہمارے یہاں کوئی عورت قید نہیں ہے لیکن بعد میں بڑے ہی تکلف سے اقرار کیا کہ ہاں ہمارے یہاں ایک عورت قیدی ہے لیکن وہ عافیہ نہیں ہے۔

(Dr.Aafiya Siddiqui other voices wikileaks on AafiaSiddiqui P 65-)

پہلے یہ کہا گیا کہ بگرام عقوبت خانہ میں کوئی خاتون قیدی نہیں ہے لیکن بعد میں کہا گیا

کہ ہمارے یہاں ایک خاتون قیدی ہے لیکن وہ عافیہ نہیں ہے ایک دوسری نامعلوم عورت قید تھی۔

(by Stephen Lendman)

ذیل کی تفصیل سے اس نامعلوم عورت کا مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ عافیہ ہی ہے جسے کسی اور نام سے موسوم کیا گیا تھا۔

After her abduction, Aafia disappeared into Bagram hell and was known only as "prisoner 650" then later recognised by released prisoners as the Gray lady of Bagram because of her screams they heard for years. (by Stphen lendman)

یہاں اس جواب سے Unnamed Female کا مسئلہ حل ہو گیا۔

جب عافیہ کو امریکہ لے جایا گیا اور وہیں پہ اس پر مقدمہ چلنے لگا، اس سے جیل میں ملاقات کے لئے پاکستانی پارلیمنٹ کا ایک نمائندہ وفد ملنے گیا۔ انھوں نے عافیہ سے پوچھا کہ وہ اتنے دنوں تک کہاں تھی؟

وفد کے سوالات تھے کہ اسے ۲۰۰۳ء میں کن کن لوگوں نے اغوا کیا؟ اس نے غیابت کے پانچ سال کہاں گذارے؟ اس نے جواباً کہاں کہ وہ کوئی Gray Areas تھا لیکن اس نے بعد میں جانا کہ وہ افغانستان کا عقوبت خانہ ہے۔ ۶/اکتوبر ۲۰۰۸ء کو پاکستانی Senators مشاہد حسین سعید، سعدیہ عباسی محمود، ایس ایم ظفر، فقیر سعید پاکستانی ایمبیسی ان تمام نے عافیہ سے ملاقات کی۔ عافیہ نے اپنے اوپر بیتے تکلیف دہ لمحات کے بارے میں بتایا کہ

۲۰۰۳ء میں اسے اغوا کیا گیا۔ اغوا کے وقت ہی اس کو ایک ایسا انجکشن دیا گیا کہ اسے کچھ ہوش نہیں رہا، جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک سیل میں پڑا ہوا پایا۔ اسے مجبور کیا گیا کہ وہ ان جرائم کو قبول کرتے ہوئے ان کاغذات پر دستخط کرے جسے اس نے کبھی کیا ہی نہیں تھا۔ اس کے ساتھ انتہائی برا سلوک کیا گیا۔ اس کے بچے انتہائی خوف کے عالم میں جینے پر مجبور کر دئے گئے۔

www.app.com.pk/eu-index-php?option=com-contact&tas...
(The Abduction, Secret Detention, torture and repeated raping of Aafiya Siddiqui by Stephen Lendman - www .rense.com /general84 /dg.htm)

جولائی ۲۰۰۸ء میں برطانوی صحافی ایوان ریڈلی اور ساؤتھ ایشین ہیومین رائٹ جرنلسٹ گروپ نے بگرام میں عافیہ کے ہونے کے کئی ناقابل تردید ثبوت جمع کر لئے اور انھوں نے قانونی بنیادوں پر عافیہ اور ان کے بچوں کی برآمدگی کا مطالبہ شروع کر دیا۔

(Dr.Aafiya Siddiqui other voices- p.28)

عافیہ کا بیٹا احمد جب رہا ہو کر پاکستان پہنچا (ستمبر ۲۰۰۸ء) تو اس نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ وہ افغانستان میں برسوں بچہ جیل میں تھا۔

مریم عافیہ کی بیٹی نے رہا ہونے کے بعد بتایا She claimed she was kept in a cold , dark room for seven years ایک بالکل ٹھنڈے تاریک کمرے میں اسے سات سال تک قید رکھا گیا۔ ایسا ان ظالموں نے کیا جو خود کو انسانیت کا سب سے بڑا علم بردار گردانتے ہیں ۔ ذرا سوچیں عافیہ کہیں اور قید ہے، بیٹا احمد دوسری جگہ قید ہے اور بیٹی مریم ایک الگ کمرے میں قید ہے اور ننھے سلیمان کو پٹخ کر مار ڈالا گیا۔

بحوالہ مضمون Barbaric : 86 years sentence for Aafia Siddiqui - 23.9.10
اور Judge in Deflategate is no stranger to high profile cases

عافیہ-غزنی - گرفتاری کی تفصیلات

۷؍جولائی ۲۰۰۸ءکوایوان ریڈلی نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس کر کے دنیا کو بتادیا کہ بگرام ایربیس میں جو نامعلوم عورت قید ہے وہ کوئی اورنہیں ڈاکٹر عافیہ ہی ہے۔اس نے اپنی بات میں مزید زور پیدا کرتے ہوئے کہا کہ ایسا صرف مسلمان عورت کے ساتھ ہی ہوسکتا ہے۔ اس نےمسلم امت کی غیرت کوللکارتے ہوئے کہا کہ بگرام کے بندی خانہ میں وہ تنہا خاتون ہے، جسے شدید تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔رات کے پچھلے پہر جب اس کی دردناک چیخیں بلند ہوتی ہیں تو قیدیوں کے دل دہل جاتے ہیں۔وہ بگرام کےعقوبت خانہ کا بھوت بن چکی ہے۔ایسا کبھی کسی مغربی خاتون کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔یقیناً کوئی پاکستانی ہے۔پاکستانیوں کواس کا پتہ چلانا چاہئے۔ (بحوالہ مضمون۔کیا وہ عافیہ صدیقی ہے؟از عرفان صدیقی)

عافیہ بگرام عقوبت خانے میں قید ہے جیسے ہی یہ حقیقت منظرعام پرآئی...آئی ایس آئی اورایف بی آئی کے درندوں نے فوراً سے گھبرا کرایک نئی سازش کی اوراس سازش کے تحت عافیہ کو غزنی گورنر ہاؤس کے پاس لا کھڑا کردیا۔

۱۷؍جولائی ۲۰۰۸ءشہر غزنی، افغانستان ۔ایک خاتون ...یکہ وتنہا ... غیر مانوس پڑوسیوں کے بیچ سے گذرتی ہوئی...نہ زبان سے واقف، نہ پتہ معلوم۔اس کا لباس اوروں سے مختلف ...حیران و پریشان۔اسی کے قریب ایک چھوٹا سا دس بارہ سال کا بچہ... بالکل اجنبی... دونوں ایک دوسرے کے لئے قطعاً اجنبی ...حیرانی اور پریشانی کے عالم میں وہ لوگوں سے مسجد کا پتہ پوچھ رہی ہے ...کیوں کہ اسے اسی وقت اذان کی آواز سنائی پڑرہی تھی۔سہ پہر ایک سے تین بجے کے درمیان کا واقعہ ہے۔اس کے دل میں نماز ادا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ مسجد پہنچ کراس کے اجنبیت کے بادل چھٹ جائیں گے وہ جان سکے گی کہ اچانک کس کے درمیان آگئی ہے۔شاید کہ وہاں کوئی پناہ مل جائے۔

بحوالہ مضمون The night mare story of Dr.Aafia Siddiqui by July Bello
www.countercurrents.org/bello 110413.htm

اس کے کندھے سے لٹکا ایک بیگ اور ہاتھ میں چوڑا سا موبائیل تھا۔ جب اس کا پتا لگانے کے لئے اس سے اس کا فون مانگا گیا تو اس نے فون دے دیا۔ اس کے فون کو چیک کیا گیا تو اس میں کچھ نہیں تھا سوائے چند گوری عورتوں کی بیہودہ تصویروں کے۔

بحوالہ مضمون بالا

وہ پولس اور عوام سے بار بار التجا کر رہی تھی کہ اللہ کے واسطے اسے کوئی نہ چھوئے۔ اس کے پاس ایک لڑکا تھا جب اس سے پوچھا گیا کہ یہ کون ہے؟ تو اس نے بتایا کہ یہ اس کا Adopted son ہے۔ اس نے اس لڑکے کا نام علی حسن بتایا۔ وہ خاتون افغانستان کی اصل زبان پشتو یا داری سے ناواقف تھی۔ افغان پولس نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس سے کچھ سوالات پوچھے اس نے لڑکے کے بارے میں بتایا کہ یہ اس کا Step Son ہے۔ بعد میں ڈی این اے ٹسٹ سے معلوم ہوا کہ وہ لڑکا کوئی اور نہیں اس کا بیٹا احمد ہے۔

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

عافیہ کے ہاتھ میں جو بیگ تھا جب افغان پولس نے تلاشی لی تو حسب ذیل چیزیں برآمد ہوئی:

پولیس کو اس میں ایسے کئی کاغذات ملے جن میں اردو اور انگریزی زبانوں میں یہ درج تھا کہ کس طرح بم بنائیں جائیں، کیمیائی ہتھیار تیار کیے جائیں، ایبولا Ebola اور ڈرٹی بم تیار کیے جائیں اور ریڈیائی اثرات کے حامل ہتھیار تیار کیے جائیں۔ اسی طرح کچھ ہتھیاروں کی تباہ کن طاقت کا اشاریہ دیا گیا تھا۔ کچھ دستی تحریریں تھیں جس میں کسی بڑے خوں ریز حملہ کا اشارہ تھا۔ مختلف مقامات کے نام درج تھے، جیسے کہ جزیرہ پلم، جانوروں کا طبی مرکز، اسٹیچو آف لبرٹی، وال اسٹریٹ، امپائر اسٹیٹ بلڈنگ، بروکلین برج، اور نیویارک سٹی کا زیرزمین ریلوے۔ اس کے الزامات میں یہ بھی مذکور تھا کہ اس میں ایک ایسے خیالی بایولوجیکل ہتھیار کا ذکر ہے جو بچوں کو بالکل بھی نقصان نہ پہونچائے۔ اس پر ایسے کاغذات رکھنے کا بھی الزام تھا جس میں مختلف امریکی فوجی اڈوں کا ذکر تھا۔ نیز اس کے پاس ایک ایسی الکٹرانک اسٹوریج میڈیا بھی تھی جس

میں تقریباً ۵۰۰ برقی فائلیں تھیں۔اس میں ایسی خط و کتابت کا ذکر تھا جس میں امریکہ کو دشمن کہہ کر پکارا گیا تھا اور اس کے چھوٹے چھوٹے جتھے کسی بھی وقت امریکہ پر حملہ آور ہو سکتے تھے۔اسی طرح غزنی کے گورنر کے کمپاؤنڈ کی تصویر اور دیگر پاکستانی فوجی ٹھکانوں کی تصویریں بھی مبینہ طور پر برآمد ہوئیں۔اسی طرح شیشہ کے ایک جار میں تقریباً ایک کلو سوڈیم سائنائڈ بھی ملا۔

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

غزنی میں گرفتاری کے وقت برآمد اشیاء میں عافیہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا یہ نوٹ بھی برآمد ہوا۔

Mass casuality attack" on several New York city spots.

Lady al-Qaida : The American educated phd the islamic (بحوالہ مضمون
state desperately wants freed)

عافیہ کی غزنی سے گرفتاری کے وقت ایک اخبار ٹائمز آن لائن نے عافیہ کو القاعدہ لیڈی گردانا۔اور ABC نیوز نے اس کے خلاف غیر مصدقہ الزامات عائد کرتے ہوئے ایک طویل رپورٹ بیان کی۔وہ الزامات درج ذیل ہیں۔

تابکاری، کیمیاوی، حیاتیاتی تفصیلات رکھنا جس میں سائنائٹ اور ڈرٹی بم کے لئے ہدایات شامل ہیں۔

نیویارک کے اہداف کی ایک فہرست جس میں اسٹیچو آف لبرٹی، بروکلین برج، امپائر اسٹیٹ بلڈنگ، وال اسٹریٹ اور پلمپ جزیرہ پر واقع اینیمل ڈیزیز سینٹر شامل ہے۔

دہشت گردوں کی بھرتی کرنا

دستاویزات جس میں امریکہ کی فوجی املاک کی تفصیلات ہیں۔

جاسوسی ڈرون، زیر آب بم، اور بغیر انجن کے طیاروں سے حملوں کے طریقے اور فوری طور پر (اچانک) ای میل کے ذریعہ مخصوص اڈوں اور منصوبہ بند حملوں کو انجام دینے کی اطلاعات کی تفصیل

سی آئی اے افسر " جان کریکو" نے عافیہ کی گرفتاری کو پانچ سال کے درمیان سب سے اہم گرفتاری کہا۔کریکو کے اعتبار سے وہ ایک انتہا پسند ہے۔وہ مختلف اقسام کی کارروائیوں میں شامل رہی ہے۔(شاید WMD کے ساتھ) جس میں صدر پر جان لیوا حملہ کا امکان شامل

ہے۔ وفاقی ایجنسیوں کے گمنام ذرائع اس پر یہ الزام عائد کرتے ہیں کہ اس نے سبھی زندہ امریکی صدور کو زہر دے کر قتل کرنے کی ایک ناپاک اور غیر پیشہ ورانہ سازش کی جس میں صدر جمی کارٹر بھی شامل ہیں۔

عافیہ پر ایک الزام یہ بھی عائد کیا گیا کہ وہ غیر قانونی طور پر ہیروں کی تجارت کرتی تھی۔ عافیہ کے اغواء کے ایک سال بعد ایف بی آئی نے اپنی ویب سائٹ پر عافیہ کا فوٹو لگایا۔ اس کے بعد القاعدہ کے کواپریٹیو کی حیثیت سے ۲۰۰۱ء میں لائبیریا کے ہیرے کی تجارت میں اس کی شمولیت کی کہانی منظر عام پر آئی... جب کہ وہ ان دنوں بوسٹن میں تھی... اور زیر تعلیم تھی۔

(اسٹیفین لینڈ مین www.rense.com)

عافیہ کی غزنی سے گرفتاری کی کہانی
وکیل Foster کی زبانی

جو اصل حقیقت ہے وہ فن کار کہیں گے
سچائی کہاں آج کے اخبار کہیں گے

فوسٹر نے بتایا کہ اصل کہانی یہ ہے کہ ایک سازش کے تحت عافیہ کو بذریعہ بس لایا گیا اور اس کو ایک Bag تھمایا گیا۔ منصوبہ یہ تھا کہ عافیہ کو Suicide Bomber کے طور پر غزنی گورنر ہاؤس کے سامنے چھوڑا جائے۔ ایسی صورت میں افغان پولس نے یقیناً اسے جان سے مار ڈالنا تھا اور یوں یہ مسئلہ حل ہو جاتا ISI کا بھی اور FBI کا بھی۔ فوسٹر نے مزید بتایا جو بیگ عافیہ کے حوالے کیا گیا تھا اس میں یہ تمام چیزیں بھری ہوئی تھی عافیہ اس سازش کو سمجھ چکی تھی وہ اس بیگ کو ہاتھ سے پکڑ نہیں رہی تھی لیکن ان ظالموں نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا:

''جیسا ہم کہہ رہے ہیں ویسا نہیں کرو گی تو ہم تمہاری بیٹی کو لا کر تمہارے سامنے ہی زنا کریں گے اس ڈر سے جیسا انہوں نے چاہا ویسا اس نے لکھا۔''

www.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddiquiwoman-isis-wanted
-trade-foley-then-soldoff-27083html

عافیہ کے پاس سے برآمد اشیاء کی تفصیلات جو کہ بہت اہم تھیں لیکن چارج فریمنگ کے وقت غیر اہم ہو گئیں حتیٰ کہ عدالتی کارروائی میں ڈسکشن کا بھی حصہ نہیں بن سکی۔

ا۔ غزنی گرفتاری کے وقت عافیہ کے ہاتھ میں چوڑا سا موبائیل تھا۔ اسے چیک کرنے پر معلوم ہوا کہ اس میں Pornographic Images of white girls تھے۔ یہ پایا جانا بھی اپنے آپ میں ایک جرم ہے لیکن اس کا بعد میں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ وہ موبائیل کس کا تھا؟ سم کس کے نام پر اور کہاں سے حاصل کیا گیا تھا؟ وہ موبائیل خود کتنے سال یا ماہ سے استعمال

میں تھا۔اس سے ہونے والی کال کی تفصیلات کیا ہیں وغیرہ وغیرہ کا کوئی ذکر تک نہیں۔

۲-عافیہ کے پاس سے اردو اور انگلش میں دستاویزات بھی ملے جس میں تفصیلات درج تھیں کہ کیسے ہم کیمیاوی اسلحے آتشیں اسلحے شعاعیاتی اسلحے ڈرٹی بم ای۔ بولا وائرس وغیرہ وغیرہ بناسکتے ہیں۔

۳- کچھ ہاتھ کے لکھے نوٹس جیسے "Mass casualty attack" اس لکھے ہوئے کے ساتھ کچھ اہم عمارات کے فوٹو بھی جیسے Plum Island , Animal disease centre , The empire state building, The statue of liberty, wall street, The brook lyne, and newyork city.

ان نوٹس اور تعمیرات کی تصاویر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عافیہ ان مقامات پر بڑی تباہی مچانے کا ارادہ رکھتی تھی

۴-ان تعمیرات کی تصاویر میں The Globe بھی شامل تھا یعنی پورے کرہ ارض پر تباہی کا منصوبہ تھا۔

۵ -ہاتھ سے لکھے نوٹس میں Theoretical and biological weapons کی بات درج تھی اور ایسے ہتھیار کے استعمال کی بات درج تھی جو بچوں پر اثر انداز نہیں ہوتے بچوں کونقصان نہیں پہنچاتے۔شعاعیاتی کیمیاوی اور حیاتیاتی معلومات تھیں۔

۶- Bomb making manual بھی برآمد ہوا۔

۷-اس کے پاس سے Gigabite digital media storage device بھی برآمد ہوا۔جس کے اندر 500 Electronic documents storage کی سکت تھی۔جب اس کی تفصیلات کو جانچا گیا تو اس میں پایا گیا correspondence refferring to attacks by self جس میں امریکہ کو دشمن کے طور پر ظاہر کیا گیا تھا اور امریکہ کی فوجی املاک کی تفصیلات درج تھی جس میں یہ بھی درج تھا کہ کیسے جہادیوں کو بھرتی کیا جائے۔

۸-اس کے پاس سے غزنی کے گورنر ہاؤس کا نقشہ بھی برآمد ہوا۔

۹-۔اس کے پاس سے پاکستانی ملٹری کے فوٹو بھی برآمد ہوئے۔

۱۰- دہشت گردوں کی بھرتی کرنا

۱۱-اس کے علاوہ بھی کچھ ہاتھ کی لکھی دیگر تحریریں۔

۱۲- جاسوسی ڈرونس بنانے کی ترکیبات

۱۳- زیرآب بم بنانے کی ترکیبات

۱۴-ایک سیال مادہ جوکہ ایک جار میں بالکل مہر بند تھا دو پاؤنڈ سوڈیم سائنائٹ ایک ایسا سم قاتل جس کی ایک بوند ہی کئی انسانوں کی جان لینے کے لئے کافی تھی

۱۵- اس نے اس زہر کے ذریعہ سبھی زندہ امریکی صدور کو زہر دے کر قتل کرنے کی ایک ناپاک اور غیر پیشہ ورانہ سازش کی جس میں صدر جمی کارٹر بھی شامل ہیں۔

۱۶- بغیر انجن کے طیاروں سے حملوں کا طریقہ

۱۷- فوری طور پر اچانک ای میل ے ذریعہ مخصوص اڈوں اور منصوبہ بند حملوں کو انجام دینے کی اطلاعات کی ترسیل

۱۸- وہ لائبیریا کے ہیروں کی تجارت میں شامل تھی۔

مذکورہ بالا اس قدر اہم الزامات، اتنی بڑی بڑی باتیں، اتنے سارے چارجز لیکن حیرت کی بات ہے کہ جب عافیہ پہ عدالت میں مقدمہ چلایا گیا، وہ تمام تفصیلات وہاں بحث کا موضوع بھی نہیں بنی۔ صرف اقدام قتل کا الزام عائد کیا گیا اور اسی کے لحاظ سے عافیہ کو سزا دی گئی، کیوں؟؟؟

دور تک دیکھیے ....دیر تک سوچیے !!

مکاریوں کے ہزار دبیز پردوں کے پیچھے سے جھانکتی ہوئی حقیقت کہ جب ظالموں کے لئے عافیہ کا حبس بے جا میں رکھنا اب چھپائے نہیں چھپ رہا تھا تو عافیہ کو بگرام قید خانہ سے نکال کر افغانستان گورنر ہاؤس کے پاس ان تمام اشیاء سے بھرے بیگ کو زبردستی اس کے ہاتھ میں دے دیا گیا اور اسے مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے ہاتھ سے یہ نوٹس لکھے اگر اس نے انکار کیا تو اس کے سامنے ہی اس کی بیٹی کے ساتھ زنا کریں گے۔ اس تصور سے تھر تھر کانپتی عافیہ نے کاغذ پر ان کی مرضی کے مطابق وہ سب کچھ لکھ دیا جو وہ چاہتے تھے۔ عافیہ کو افغانستان گورنر ہاؤس کے

سامنے اس لئے بھی لا چھوڑا گیا تھا کہ افغان پولس اسے خودکش حملہ آور سمجھ کر مار ہی ڈالے گی۔تو ایسی صورت میں ISI اور FBI دونوں کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔لیکن بہر حال ایسا نہیں ہوا افغان پولس نے اسے گرفتار کرلیا۔اس سے پوچھ گچھ کرنے لگی۔وہ عورت جو لوگوں سے مسجد کا پتہ پوچھ رہی تھی۔گھبرائی ہوئی، پریشان حال التجائیں کر رہی تھی۔کوئی اسے ہاتھ نہ لگائے۔اس قدر ساز و سامان کے ساتھ جب افغان پولس کی کسٹڈی میں آئی تب امریکی ظالم گھبرا گئے۔انہیں ڈر ہوا کہ ان کے کالے کارناموں سے پردہ اٹھ جائے گا۔ان کا ظلم بے نقاب ہو جائے گا۔عافیہ اگر زندہ رہے تو صرف اور صرف ان کی کسٹڈی میں رہے۔ہاں اگر مر گئی تو اہل خانہ یا دیگر کے ہاتھوں میں جائے۔غزنی افغان پولس ہیڈکوارٹر پر ایف بی آئی کے ظالمین عافیہ سے پوچھ گچھ کے بہانے گئے اور افغان پولس کو وہاں سے بے دخل کر دیا اور اس کیس کو اپنے ہاتھ میں لے کر من مانے طریقہ سے آگے بڑھایا۔ایک افغان پولس آفیسر جو بنفس نفیس گرفتاری سے لے کر انکوائری تک شامل تھا اس کی تفصیلات پڑھیں۔

افغان پولس افسران جو (عافیہ کو) گولی مارے جانے کے دن وہیں موجود تھے، انہوں نے بتایا کہ جب ۱۸/ جولائی ۲۰۰۸ء کو امریکی وہاں پہونچے تو انہوں نے سبھی افغان اہل کاروں کو باہر نکال دیا سوائے ایک کے جوان کے ساتھ کابل سے تفتیش کے لیے آیا تھا۔اس افسر کے مطابق وہاں موجود ایک امریکی فوجی پردے کے پیچھے گیا جہاں عافیہ کو (افغان پولس نے) بیٹھا رکھا تھا۔تبھی اس نے گولی چلنے کی آواز اور چیخیں سنیں اور دیکھا کہ عافیہ کو گولی ماری گئی ہے۔اس افغان افسر کے بیان کے مطابق عافیہ کے ہاتھ میں کوئی گن نہیں تھی اور نہ ہی عافیہ کو گولی مارے جانے سے قبل گولی چلنے کی کوئی آواز سنائی دی تھی۔

(بحوالہ: Aafia Siddiqui Just fact p.15)

یہ تھی اصل حقیقت۔اب آپ امریکی جھوٹ کے پلندے کو بھی ملاحظہ کریں۔

امریکی ورژن

غزنی میں افغان پولس کے ذریعہ عافیہ کی گرفتاری کے دوسرے دن چند امریکی فوجی اور ایف بی آئی ایجنٹ افغان پولس اسٹیشن، جہاں عافیہ حراست میں تھی، گئے اور عافیہ کی ڈیمانڈ کی

کہ انہیں اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ گفتگو جاری تھی کہ ایک امریکی فوجی نے اپنی رائفل وہیں فرش پر رکھ دی۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ پردہ کے پیچھے عافیہ ہے۔ عافیہ اچانک پردہ کے پیچھے سے برآمد ہوئی، یکبارگی سامنے فرش پر پڑی رائفل اٹھالی اور فوراً سے تابرتوڑ دو فائر کئے۔ جواب میں ایک امریکی فوجی نے اپنی پسٹل سے عافیہ کو دو گولیاں ماریں۔ اس کے باوجود بھی وہ مسلسل مزاحمت کئے جارہی تھی اور چیخے جارہی تھی۔

(بحوالہ مضمون: انگلش سے اردو ترجمہ امریکہ میں سیاسی قیدی۔ یو ایس کی ناانصافی کی شکل عافیہ صدیقی)

اور چشم دید گواہوں میں سے ایک نے یہ بھی کہا

A wittness claimed she shouted " I am going to kill all you motherfuckers! " and death to America"

www.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddiquiwoman-isis-wanted -trade-foley-then-soldoff-27083html

خلاصۂ کلام

امریکہ کی تفتیشی جماعت لاعلم تھی کہ پردہ کے پیچھے عافیہ ہے ایک امریکی فوجی افسر نے بے خبری میں اپنی رائفل فرش پر رکھ دی اور بات چیت میں منہمک ہوگیا۔ پردہ کے پیچھے عافیہ تھی اور وہ بھی اس حال میں کہ اس کے ہاتھ اور پیر مضبوطی سے رسیوں سے بندھے ہوئے تھے

The Aafia Siddiqui was placed behind the curtain that divided the room. Her hands and feet were tied

ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے پھر بھی شیرنی کی طرح جست لگا کر اس نے امریکی فوجیوں کو دبوچ لیا؛ ان میں سے دو کو گھسیٹ کر دور پھینکا؛ M4 رائفل جھپٹ کر اٹھالی؛ پرزور انداز میں نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند کرتی ہوئی امریکیوں کو گالی دی اور بالکل قریب سے فائر کیا۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ اتنے قریب سے فائر کرنے پر بھی تفتیشی ٹیم کے سارے کے سارے اراکین گولی سے محفوظ رہے۔

عافیہ کی رائفل سے نکلی گولی فضا میں ایسی پیوست ہوئی کی نہ تو دیوار پر کہیں بھی گولی کا نشان پڑا نہ ہی فرش پر خالی کھوکھے ملے۔ ایسا لگتا ہے کہ گولیاں رائفل سے کھوکھے سمیت نکلی

دیوار کو پار کر گئیں فضائے بسیط میں کھو گئیں اور دیوار کے اوپر فائرنگ کے نشانات خود ہی غائب ہو گئے۔حتیٰ کہ جس رائفل سے عافیہ نے گولی چلائی تھی اس پر سے عافیہ کے فنگر پرنٹس بھی غائب ہو گئے۔ان سارے ثبوتوں کے فقدان کے بعد بھی یہ جرم قرار پایا کہ عافیہ نے قتل کے ارادہ سے امریکیوں پر حملہ کیا، بالکل قریب سے فائر کیا۔یہ ایک معجزہ ہی ہے کہ سب کے سب بچ گئے البتہ جوابی فائرنگ میں عافیہ ہی بری طرح زخمی ہوئی۔وہ اقدام قتل کی مجرم قرار پائی۔گرفتاری کے وقت برآمد اشیاء کا ذکر بھی نہیں۔اس کا ذکر بھی کیا کرنا، ظالموں کا مقصد پورا ہو گیا۔عافیہ اقدام قتل کی مجرم قرار دے دی گئی۔چھیاسی سال کی سزا۔۔۔اگر عافیہ ایک سو بائیس سال تک زندہ رہی تو ۲۰۹۶ء میں بری ہو کر گھر آئے گی۔

عافیہ پر مظالم

۳۰/مارچ ۲۰۰۳ء کو عافیہ کو راستہ میں روک کر ٹیکسی سے کھینچ نکالا گیا۔احمد اور مریم کو زبردستی دوسری کار میں ٹھونس دیا گیا۔ چھ ماہ کے سلیمان کو عافیہ کی گود سے چھین کر بے رحمی سے سڑک پر پٹخ دیا گیا اور اس کی موت ہوگئی۔ بھلا کس ماں کو اپنے بچوں سے محبت نہیں ہوتی۔ گود کا بچہ سامنے لہولہان اور دیگر بچے اس سے دور...اذیت...اور کس قدر اذیت...جیل کی اذیت.... تنگ و تاریک کمرہ.... پورا بدن زخمی....روح زخمی....بچوں سے دوری....عافیہ کے دل پہ کیا گذری ہوگی! اس پر بھی مستزاد یہ کہ اسی حالت میں عافیہ کو مجبور کیا جارہا تھا کہ وہ اپنے شیر خوار سلیمان کی خون میں لت پت تصویر دیکھے۔ عافیہ نے خود بتایا کہ بگرام عقوبت خانہ میں اسے جسمانی اور نفسیاتی طور پر شدید ٹارچر کیا گیا اور اسے مجبور کیا جاتا کہ وہ اپنے ننھے سلیمان کی خون میں لت پت تصویر دیکھے۔

.....Including being forced to look at a photo graph of her baby Suleman lying in a pool of his own blood.

بحوالہ مضمون Dr. Aafia Siddiqui : why she was targeted and why she matters to all of us

http//the ugly truth.wordpress.com/2010/10/05/dr.aafia-siddiqui -why-she-was-targeted and why-she-matters-toall-of-us

ظالموں نے تعذیب کا یہ ایک ایسا حربہ اپنایا کہ زخموں پر نمک پاشی بھی ماند پڑ جائے۔ ان ظالموں نے ماں سے بچوں کو دور کر دیا؛ شیر خوار کو پٹخ کر مار ڈالا اور مزید کرب بڑھانے کے لئے اسی کی تصویر دیکھنے کے لئے مجبور کیا جاتا۔اف یہ ظلم۔۔۔!

بگرام عقوبت خانہ میں عافیہ پر ڈھائے جانے والے مظالم کی تفصیلات بتاتے ہوئے ایون ریڈلی نے کہا کہ اس کے ساتھ چار سال سے مسلسل زنا ہوتا رہا۔تعذیب کے نتیجہ میں اس

بے سہارا عورت کی ایسی دلدوز چیخیں بلند ہوتی تھیں جو جیل کی دیواروں کو لرزہ دیتی تھیں۔
ریڈلی اسے سایہ کہہ کر پکارتی تھی۔ وہ ایک بھوت کی مانند تھی ایک سایہ کی طرح جس کی چیخیں اور رونے کی آوازیں سننے والا کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ ایسا کسی مغربی عورت کے ساتھ کبھی نہیں ہوسکتا۔ (مگر) یہ عافیہ کے ساتھ ہوا، اسی طرح دوسری مسلمان عورتوں کے ساتھ ہورہا ہے۔ اور بدترین اذیتوں کا شکار بنتی چلی جارہی ہیں۔

(by Stephen lendman, www.rense.com/general84/dg.htm)

اے اللہ! جسم، گوشت، ہڈیوں کو توڑ دینے والے مظالم کے ساتھ ساتھ روح کو اندر تک زخمی کر دینے والا عمل ...زنا... مسلسل زنا... برطانیہ کے ایوان بالا میں عافیہ پر ڈھائے جانے والے مظالم کی تفصیلات یوں بیان کی گئی ہیں:

یہ ایک پاکستانی خاتون ہے جس کے بارے میں برطانیہ کے ایوان بالا میں آواز ایک بار پھر بلند ہوئی۔ بگرام کی جیل میں یہ خاتون پانچ سال سے قید ہے۔ اس پر اس قدر تشدد کیا گیا ہے کہ اس کا ذہنی توازن بگڑ چکا ہے۔ اس کی چیخیں دل دہلا دیتی ہیں۔ اسے جیل کے افسران مسلسل جنسی ہوس کا نشانہ بناتے ہیں۔ اسے مرد قیدیوں کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ اور اسے باتھ روم جانے اور غسل خانے تک ان مردوں کے درمیان کرنا پڑتا ہے۔

(بحوالہ مضمون اوریا مقبول خان، بذریعہ انٹرنیٹ)

اے اللہ! یہ کیسا ظلم ہے جو ان ظالموں نے تیری اس حافظۂ قرآن پر روا رکھا ہے۔

برطانوی ایم پی لارڈ نذیر کے الفاظ میں عافیہ پر ڈھائے جانے والے مظالم کی تفصیلات

Nazir earlier raised questions about her detention and said she (was) physically tortured and continuously raped by the officers at the (Bagram) Prison" for over four years. He now wants her immediatly released and repatriated to Pakistan after it was learned she is held on dubious charges plus all the horrific treatment she endured.

(by Stephen Lendman)

ڈاکٹر عافیہ صدیقی نے بھری عدالت میں اپنے ساتھ ہونے والے مظالم کی تفصیلات

بتاتے ہوئے واشگاف انداز میں کہا کہ اس پانچ سالہ غیر قانونی حراست میں مسلسل زنا ہوتا رہا اس کو سخت تعذیب کا نشانہ بنایا گیا۔

اقبال حیدر Co-chair person ہیومن رائٹ کمیشن آف پاکستان HRCP اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

پاکستانی حقوق انسانی کمیشن کے مطابق عافیہ کی جسمانی حالت کافی خراب ہے اسے کارس ویل جیل سے باہر فوری طبی مدد کی ضرورت ہے۔ وہاں اس کا علاج نہیں ہو پا رہا ہے۔ اس کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کے کپڑے اسی کے خون سے تر بتر تھے۔ اس کا آپریشن کر کے ایک گردہ نکال دیا گیا ہے پھر بھی اس کے پیٹ کا درد جاری ہے۔ لمبی سرجری کے ذریعہ اس کے جسم کے درمیانی حصہ (ٹانگوں اور بازوں کے درمیان) بڑے بڑے ٹانکے لگے ہوئے تھے۔ جو بڑے ہی بے ڈھنگے طریقہ سے لگائے گئے تھے۔ امکان ہے کہ اندرونی حصوں میں خون بہہ رہا ہو، اس کے دانت نکال دیے گئے تھے اس کی ناک توڑ دی گئی تھی اور غلط طریقہ سے ٹھیک کی گئی تھی۔ اس کے گولی لگنے کے زخم پر خراب طریقہ سے پٹی باندھی گئی تھی۔ مجموعی اعتبار سے اس کی حالت تشویش ناک اور زندگی خطرہ میں ہے۔ اس کے ساتھ سخت ظالمانہ برتاؤ جاری ہے۔

(The Abduction, Secret detention, Torture and repeated raping of Aafiya Siddiqui by Stephen lendman www. rense .com/ general84/ dg.htm)

بگرام عقوبت خانہ میں عافیہ پر ڈھائے جانے والے روح فرسا مظالم جسم و روح کو تڑپا دینے والے۔۔۔ لیکن انسانی شکل رکھنے والے انسانیت سے عاری یہ درندے، ان کا جوش ظلم سرد ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

ان ظالموں نے ایک سازش کے تحت عافیہ کو بگرام سے نکال کر افغان گورنر ہاؤس کے سامنے لا کھڑا کیا یہاں سے عافیہ کے اوپر مظالم اور ابتلا کی ایک اور بھیانک شروعات ہوتی ہے۔

ایک سازش کے تحت ظالم امریکیوں نے عافیہ کو بے دردی سے گولیوں سے بھون ڈالا۔ نیم مردہ عافیہ کے پیٹ میں پھنسی گولیوں کو نکالنے کے لیے عافیہ کے پیٹ کا لمبا آپریشن ہوا۔ سینے کی ہڈی سے لے کر ناف کے نیچے کی ہڈی تک پورے پیٹ کا لمبا آپریشن ہوا۔ آنتوں کا بڑا حصہ

اورایک گردہ آپریشن کر کے نکال دیا گیا۔ یہ تکلیف اوراذیت کیا کم ہے آپ تصور کریں اتنے لمبے آپریشن کے بعد بھی ہاتھوں اور پیروں کو ہتھکڑیوں اور بیڑیوں سے جکڑ دیا جائے، یہ کس قدر عذاب واذیت کی بات ہوگی۔

The nightmare story of Dr.Aafia Siddiqui by Judy Bello
www.countercurrents.org/bello 110413.htm

گولی لگنے کا درد، اس کے بعد آپریشن کا درد، تکلیف، شدید نقاہت یہ اذیت کیا کم تھی کہ اس کے باوجود عافیہ کے ہاتھ پیر مضبوطی سے باندھے ہوئے تھے کہ کہیں یہ اچھل کر بھاگ نہ جائے اذیت کی یہ شکل کس قدر دلدوز ہے ذرا تصور کریں۔

Her arms and leg were tied to the four post of the bed, with her legs kept far apart in a very uncomfort position"

(Aafia Siddiqui Just fact p.13:بحوالہ)

اور مزید اذیت کہ ایف بی آئی کے مسٹنڈوں کے سامنے ہی مرہم پٹی اور کپڑوں کا تبدیل کیا جانا۔ کس قدر اذیت ناک ہے، یہاں تک کہ یہ بے غیرت باتھ روم اور ٹوئلٹ جاتے وقت بھی ساتھ ہی ہوتے تھے۔ یہ ظالم آدھی رات میں عافیہ کے روم میں آجاتے اور وہیں موجود رہا کرتے جس سے زخمی عافیہ کی اذیت اور درد بڑھ جاتا۔

(Aafia Siddiqui Just fact p.13:بحوالہ)

اسی زخمی حالت میں عدالتی چارہ جوئی کے لئے عافیہ کو امریکہ لے جایا گیا کہ مقدمہ امریکہ ہی میں چلے گا۔ یہ عجیب ظلم کہ جو کچھ بھی پیش آیا وہ افغانستان میں اور مقدمہ چلے گا امریکہ میں۔ عافیہ بگرام عقوبت خانہ میں ظلم کی بھٹی میں تھی یہاں امریکہ میں ظلم کا الاؤ تیار تھا۔ آپریشن کے بعد عافیہ کو مزید دیکھ ریکھ کی ضرورت تھی آرام واحتیاط کی ضرورت تھی یہاں بالکل اس کا الٹا تھا۔ عافیہ کی حالت زار کہ عدالت میں کس طرح لایا گیا اس کے وکیل کی زبانی آپ بھی ملاحظہ کریں:

''ستم رسیدہ عافیہ کو کمرۂ عدالت میں وھیل چیر پر لایا گیا۔ وہ کمزور منحنی بالکل سکڑی ہوئی تھی۔'' عافیہ کا یہ حال اس کے ساتھ ڈھیروں مظالم کی چغلی کھا رہا تھا۔ عافیہ کا یہ حال کیوں ہوا عافیہ کے وکیل نے کورٹ میں بالاختصار یوں بیان کیا۔

She now has brain damage from her time in US custody.One of her

kidney was removed while in US custody.She is unable to digest her food since part of her intestines was removed during surgery while in US custody.She has layers and layers of sewed up skin from the surgery for the gunshot wound.She has a large surgical scar from her chest area all the way down to her torse.

عافیہ ہر وقت شدید درد برداشت کرتی ہے اس کو کسی قسم کی طبی مدد نہیں ملتی اس کو شدید درد کی حالت میں صرف درد کش دوا دکان سے منگا کر کھلا دی جاتی ہے۔

(Aafia Siddiqui Just fact p.22:بحوالہ)

عافیہ کے وکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جس سیل میں عافیہ کو رکھا گیا ہے وہ اس قدر تنگ و تاریک ہے کہ اس میں کہیں سے روشنی نہیں آتی۔

(Aafia Siddiqui Just fact p.38:بحوالہ)

ان ظالموں نے امریکہ لے جا کر الگ الگ انداز سے ظلم ڈھائے ان مظالم کی تفصیلات خود عافیہ کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔عافیہ نے بھری عدالت میں کہا:

''میں تو اسی وقت مر گئی تھی جب میرا گود کا بچہ مجھ سے چھین لیا گیا تھا، جب میرے (تینوں) بچوں کو مجھ سے جُدا کر دیا گیا تھا۔لیکن وہ موت بھی میرے سامنے ہیچ ہوگئی جب پہلی بار (امریکہ میں) میرے سارے کپڑے اتار کر (ننگا) کر دیا گیا۔افغانوں نے بھی میرے ساتھ وہ نہیں کیا جو امریکیوں نے کیا ہے۔''

Dr.Aafia said during her trial: "I died in that very moment when my tiny baby soul was snatched from me, when my children were separeted from me. But that death was nothing when for the first time my clothes were ripped. The Afghan didn't even do what America has done.

Dr.Aafia Siddiqui: In her own words Written by Diso Kamor

عافیہ کو جب عدالت میں پیش کیا گیا تو اس نے ایک اپیل پوری دنیا کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کی اور یہ اپیل اپنی رہائی کے لئے نہیں کی بلکہ اس نے کہا کہ آپ لوگ میری یہ حالت دیکھ رہے ہیں۔ مجھے برہنہ کر کے قرآن کے اوراق ڈال دئے جاتے ہیں اور مجھے ان پر

چلنے کا حکم دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ کپڑے تب واپس ملیں گے جب تم قرآن پر چل کر آؤ،
پوری دنیا کے مسلمانوں! مجھے آزاد نہیں کروا سکتے تو کم از کم مجھے قرآن کی بے حرمتی سے تو بچا لو۔
(بحوالہ ہفت روزہ القلم ۲۰ / تا ۲۶ / فروری ۲۰۱۵ء۔ استعانت جواد شمارہ نمبر ۴۶۱)

عافیہ پر مظالم کی مزید تفصیلات

عافیہ نے پاکستانی وفد کو اپنے اوپر ڈھائے جانے والی مظالم کی بپتا سناتے ہوئے کہا کہ
''نیویارک جیل میں چھ نقاب پوش آئے۔ میرے ہاتھ پشت سے باندھ دیے پھر مجھے برہنہ کر کے میری ویڈیو بنائی اور مجھے وہیل چیر پر اسی حالت میں واپس میرے سیل میں لے جایا جارہا تھا تو ایک خاتون نے مجھ پر کمبل ڈال دیا۔ میں نے ان نقاب پوشوں سے درخواست کی کہ مجھ سے غیر انسانی سلوک نہ کریں۔ ایسا میرے ساتھ ایک بار نہیں ہوا سیکورٹی چیک کے نام پر مجھے کئی بار برہنہ کیا گیا۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو جب پہلی بار امریکی عدالت میں پیش کیا گیا تو اس کی حالت نہایت بری تھی زخم رس رہے تھے جن میں پیپ بھری ہوئی تھی اس سے کھڑا بھی نہیں ہوا جارہا تھا۔ عافیہ نے نیویارک کی وفاقی عدالت میں ڈسٹرکٹ جج رچرڈ ایم برمن کے سامنے عدالتی کارروائی کے دوران بار بار مداخلت کرتے ہوئے خود پر جیل میں تشدد، برہنہ کر کے ویڈیو بنانے، بال نوچنے کے بارے میں بتایا کہ کس طرح سیکورٹی اہل کاروں نے قرآن کی توہین کی ہے، بے حرمتی کی ہے ۔اور یہ سب کچھ آپ کے کہنے پر ہوا ہے۔ اس پر جج نے کہا کہ یہ تو سسٹم ہے اور میں نے ویڈیو دیکھی ہے میں مطمئن ہوں کہ آپ کے ساتھ کوئی بڑی پامالی نہیں ہوئی ہے۔ آپ پر یہ لوگ تشدد اس وقت کرتے ہیں ہیں جب آپ کچھ بتانے سے انکار کرتی ہیں۔

(بحوالہ مضمون احساس کرب کے ساتھ۔ صباحت صدیقی، انٹرنیٹ سے ماخوذ)

ڈاکٹر عافیہ صدیقی نے بتایا کہ اس کی عریاں ویڈیو بنا کر نیٹ پر ڈال دی گئی ہیں۔

She reported that the naked video of her during the strip search was put on the internet for everyone to view.

www.intelwire.com abtained by intelwire.com

تعذیب کی یہ شکل ایک نحیف نزار اور بے بس خاتون کے ساتھ!!!

عافیہ کا روزہ تڑوانے کے لئے انجکشن دئے جاتے تھے اور اس کو زہر بھی دیا گیا۔
تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں:

www.intelwire.com

عافیہ نے آٹھ سال بعد فون پر اپنے دونوں بچوں کی آواز سنی۔

(Aafia Siddiqui Just fact p.106:بحوالہ)

آٹھ سال کے بعد ممتا سے چور ماں نے بھلا کس طرح اپنے لاڈلوں سے بات کی ہوگی! آہوں اور سسکیوں نے کتنا کچھ سننے دیا ہوگا؟ یہ ظلم وہ کر رہا ہے جو خود کو انسانیت کا سب سے بڑا ہمدرد گردانتا ہے۔

عافیہ پر مظالم کے خلاف ہندوستان سے بلند ہونے والی صدائے احتجاج

... بلا شبہ یہ امت ایک امت ہے۔ دنیا کے کسی بھی خطہ میں بسنے والے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ایک جسم کی مانند ہیں، جسم کے کسی بھی حصہ میں لگنے والی چوٹ کا درد پورے جسم کو محسوس کرنا چاہئے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو وہ جسم کوڑھ زدہ ہے، العیاذ باللہ۔

عافیہ ہماری دینی بہن... سارے مظالم کے بعد ہنوز امریکہ کے ''ٹکساس'' قید خانہ میں اپنی چھیاسی سالہ مدت اسیری گذار رہی ہے۔ عافیہ کے اوپر ہونے والے مظالم کے خلاف پوری دنیا میں خال خال زندہ ضمیروں نے ہی مظاہرہ کیا لیکن افسوس کہ امت میں بڑے پیمانہ پر مردنی ہی چھائی رہی۔ مسلم ممالک کے سلاطین مہر بلب ہیں۔ دنیا بھر کی دینی، ملی اور رفاہی تنظیموں کی اکثریت چپ ہے۔ شخصیات اور اکابرین کی بڑی تعداد چپی سادھے ہوئے ہے۔ پھر بھی امت کے زندہ ضمیروں نے عافیہ اور دنیا بھر میں مسلم خواتین کی پامالی پر احتجاج اور مظاہرہ کیا ہے۔

ایک احتجاجی پروگرام:

۷/مارچ ۲۰۱۰ء کو یہ پروگرام دو بجے پریس کلب بشیر باغ حیدرآباد میں ہوا۔ مسلم خواتین وطالبات کی معروف فعال تنظیم ''تحریک حمایت برائے مسلم مظلوم خواتین'' کے بینر تلے ہوا۔ اس سیمینار کی کنوینر محترمہ عائشہ اور اس کی خاص مقررہ محترمہ عریشہ تنظیم معلّمہ جامعۃ البنات (الاصلاحیہ) حیدرآباد محترمہ آمنہ طالبہ جامعۃ البنات حیدرآباد تھیں۔ کنوینر محترمہ عائشہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ''عام طور پر یہ دیکھا جارہا ہے کہ حقوق انسانی، حقوق نسواں یا حقوق خواتین کی

بات تو کی جاتی ہے لیکن جب کسی مسلمان پر مظالم ہوتے ہیں تو حقوق کی باتیں کرنے والی تمام تحریکیں تنظیمیں خاموش تماشائی بن جاتی ہیں۔ انھوں نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لئے مسلم دنیا سے آگے آنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ملت کی ایک مظلوم بیٹی امریکی درندوں کی قید میں زندگی گزارنے پر مجبور ہے اور ہم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ محترمہ عائشہ نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر لاکھوں خواتین کو بیوہ کیا گیا اور لاکھوں ماؤں کی گود اجاڑ دی گئی لیکن ان مظلوم خواتین کے حقوق کی بات کوئی نہیں کرتا۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی پر ڈھائے گئے مظالم کی داستان الم سناتے ہوئے محترمہ عائشہ نے بتایا کہ عافیہ صدیقی کو ان کے تین معصوم بچوں کے ہمراہ اغوا کر کے امریکہ منتقل کر دیا گیا۔ جہاں پر انہیں شدید اذیت میں مبتلا کر دیا گیا انھوں نے استفسار کیا کہ کیا مسلم خواتین کے حقوق نہیں ہیں۔

(روزنامہ سیاست حیدرآباد ۸/ مارچ ۲۰۱۰ء)

اس سیمینار کی خاص مقررہ بہن عریشہ تنظیم صاحبہ نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو ہی موضوع خطاب بنایا انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی بےقصور ہیں عافیہ کا اغوا ہوا ہے عافیہ سے اس کے گود کے بچے چھین لئے گئے۔ عافیہ کو بگرام ایربیس میں مرد قیدیوں کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ اس کی چادر عصمت بار بار تار تار کی گئی ہے۔ افسوس کرۂ ارض پر بسنے والے پچپن مسلم ممالک میں اربوں کی تعداد میں موجود امت مسلمہ (اور اس کے باوجود) عافیہ اور اس جیسی سیکڑوں محروس خواتین کی فریاد والتجا پر کوئی کان نہیں دھرتا۔ آج کے اس سیمینار کے ذریعہ ہم امت کو آواز دے رہے ہیں کہ مسلم امت کی پامالی کے خلاف اٹھیے وگرنہ دنیا میں ذلت اور آخرت میں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکیں گے۔

اس احتجاجی سیمینار میں تصویری نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس میں امریکی اور اسرائیلی مظالم کی منہ بولتی تصاویر کو پلے کارڈ کی شکل میں نمایاں کیا گیا تھا

(روزنامہ منصف حیدرآباد، رہنما، سہارا، ۸/ مارچ ۲۰۱۰ء۔ تصویر میر ذوالفقار علی)

یہ تصویری نمائش غیرت ایمانی کو بڑھاوا دینے والی تھی۔ انھیں تصاویر میں بہن ڈاکٹر عافیہ کی تصویر حد درجہ افسردہ...ٹوٹے دانت..پھٹے ہونٹ..ٹوٹی ناک..آنکھ کے گرد سیاہ حلقے..اس مظلوم بہن کی تصویر..جیسے زبان حال سے کہہ رہی ہو کیا آقا مدنی ﷺ کی امت سے ایک بھی ایسا نہیں جو مجھے اس ظلم و کرب سے نجات دلا سکے۔

اس سیمینار میں شریک سیکڑوں خواتین و طالبات نے بیک زبان ہوکر قرارداد منظور کرتے ہوئے بلاکسی تاخیر کے عافیہ صدیقی کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اس مسئلہ پر موثر کردار ادا کرے۔ (روزنامہ سیاست حیدرآباد ۸/مارچ ۲۰۱۰ء)

اس پورے سیمینار پر ایک جامع تبصرہ اخبار ''اعتماد'' اردو حیدرآباد میں ملاحظہ کریں۔

حیدرآباد ۷/مارچ (پریس نوٹ) عالمی یوم خواتین کے موقع پر آج پریس کلب بشیر باغ میں ایک سیمینار بعنوان حمایت برائے مسلم مظلوم خواتین منعقد کیا گیا جس میں ساری دنیا میں مسلم خواتین کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو اجاگر کیا گیا۔مقررات نے کہا کہ حقوق نسواں کی بحالی کی جد و جہد کرنے والے خواتین کے حقوق کے تحفظ میں ناکام ہیں۔تمام عالم میں مسلم خواتین سخت ذہنی اذیت سے دوچار ہیں اور ان کی جان و مال اور عزت وعصمت کو خطرہ لاحق ہے انھوں نے کہا کہ حقوق نسواں آزادی اور مساوات جیسے پرفریب نعروں کے ذریعہ ان کا شدید استحصال کیا جارہا ہے دوسری جانب خواتین کی عزت وعصمت کے محافظ ''حجاب'' کونشانہ بنایا جارہا ہے۔سیکورٹی کے نام پر اسکینگ کے ذریعہ انھیں عریاں کیا جارہا ہے پولس بھی گھروں کی تلاشی کے وقت خواتین کی حرمت کا پاس ولحاظ نہیں رکھتی جس کے نتیجہ میں خواتین بالخصوص مسلم خواتین میں عدم تحفظ کا احساس بڑھتا جارہا ہے۔مقررات نے احساس ظاہر کیا کہ ابوغریب کی فاطمہ سے لے کر بگرام کی عافیہ تک نہ معلوم کتنی خواتین امریکی اور اسرائیلی اذیت گاہوں میں اذیتیں سہہ رہی ہیں۔ان حالات کا تقاضا ہے کہ مسلم حکمراں اسلامی تحریکات اور حقوق انسانی کے علم برداران مظالم کے خلاف آواز بلند کریں۔سیمینار میں قراردادیں منظور کی گئیں جن میں عافیہ صدیقی کی رہائی، امریکہ و اسرائیل کی خفیہ جیلوں کو بند کرنے، ایر پورٹ پر اسکیننگ scanning کا سسٹم ختم کرنے، فلسطین عراق افغانستان اور کشمیر میں بیوہ خواتین کی بازآبادکاری، یوروپ میں حجاب کی بحالی، گستاخ رسول تسلیمہ نسرین کو ہمارے ملک میں پناہ نہ دینے اور سعیدہ آباد پولس اسٹیشن میں خواتین پر درج مقدمات ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔اس موقع پر امریکہ اسرائیل اور عالمی طاقتوں کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ (اردو اخبار اعتماد حیدرآباد ۸/مارچ ۲۰۱۰ء)

حیدرآباد کی ان خواتین و طالبات نے ڈاکٹر عافیہ پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز بلند کر کے اور ان کی رہائی کا مطالبہ کر کے ایک فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔

عافیہ کے ساتھ عدالتی ناانصافیاں

عافیہ کے ساتھ عدالتی ناانصافیوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ پاکستان کی حکومت کی طرف سے مسلسل انکار اور امریکہ کی طرف سے نت نئے انداز میں عوام کو گمراہ کرنے کی کوششوں کے باوجود بھی...ناقابل تردید ثبوت ہیں کہ آئی ایس آئی کے غنڈوں کے ذریعہ حکومت پاکستان نے اغوا کر کے عافیہ کو امریکہ کے حوالے کر دیا۔ عافیہ کو ان ظالموں نے بگرام ائربیس کے عقوبت خانہ میں قید رکھا اور بے پناہ مظالم ڈھاتے رہے۔ جب یہ حقیقت کھل گئی کہ بگرام عقوبت خانہ (torture camp) میں قیدی نمبر ۶۵۰ کوئی اور نہیں ڈاکٹر عافیہ ہی ہے، ظالموں نے خود کو بے نقاب ہوتا دیکھ کر عافیہ کی گرفتاری کا ڈرامہ رچا اور عافیہ پر امریکی فوجیوں نے بلا اشتعال فائرنگ کر کے نیم مردہ کر دیا اور ایک الٹا الزام عافیہ کے سر منڈھ دیا کہ پہلے حملہ اسی نے کیا تھا اور جوابی فائرنگ میں وہ زخمی ہوئی۔ اس جھوٹی کہانی کے حق میں کوئی بھی فارنسک ثبوت نہیں لیکن پھر بھی عافیہ پر امریکہ میں مقدمہ چلایا گیا اور چھیاسی سال کی سزا سنادی گئی جو کہ سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔

عافیہ کے خلاف امریکہ میں مقدمہ چلایا جانا ہی سراسر عدالتی ناانصافی ہے

''چارلز سوفٹ'' کی قیادت میں ان کے وکلاء کی ٹیم نے عدالت سے درخواست کی کہ امریکی عدالتیں بیرون ملک صرف دہشت گردی کا ارتکاب کرنے والے ملزمان کی سماعت کر سکتی ہیں چونکہ ڈاکٹر عافیہ کے خلاف افغانستان میں امریکی فوجیوں پر فائرنگ کا الزام عائد کیا گیا ہے اس میں کوئی امریکی فوجی زخمی نہیں ہوا بلکہ وہ خود ہی امریکی فوجیوں کی فائرنگ سے زخمی ہو گئی اور اس کے خلاف دہشت گردی کی کوئی بھی دفعہ نہیں لگائی گئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر عافیہ کے وکلاء نے

بین الاقوامی قوانین کے حوالے بھی دیئے تاہم امریکی فیڈرل کورٹ کے جج رچرڈ برمن نے ان دلائل کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ امریکی عدالتیں دنیا کے کسی بھی حصہ میں امریکی شہریوں پر حملے کے ملزمان کے خلاف مقدمات کی سماعت کا اختیار رکھتی ہیں۔

(بحوالہ روزنامہ امت کراچی ۲۱/نومبر ۲۰۰۹ء)

عافیہ نے اپنے وکلاء کے خلاف احتجاج کیا کہ یہ میرے وکلا نہ ہو کر حکومت کے کارندے ہیں۔ یہ وکیل تو ہیں میرے لیکن حکومت کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ عدالت کا ایک اصول یہ ہے کہ اگر موکل کو اپنے وکیل پر اعتبار نہیں تو پھر وہ اس کی طرف سے وکیل نہیں ہو سکتا۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ عافیہ احتجاج کرتی ہے پھر بھی وہ وکیل بنے بیٹھے ہیں۔ باوجود احتجاج کے عافیہ کو اس کی پسند کا وکیل نہیں دیا گیا۔ یہ صریح عدالتی ناانصافی ہے۔

It should also be noted that Aafia was not represented by lawyers of her own choosing. (Dr.Afiya Siddiqy other voices.p:11)

عافیہ کو اپنے وکیلوں پر اعتماد نہیں۔ اس لئے کہ وہ صرف عافیہ کو سزا دلانے کے لئے ہی کوشاں تھے۔ عافیہ کو ''جیوری'' پر بھی اعتماد نہیں۔ امریکی عدالتی سسٹم میں جیوری کا رول کیا ہوتا ہے۔ ملاحظہ کریں: امریکی عدالتی نظام دنیا کے دیگر ممالک سے مختلف ہے کیوں کہ امریکہ میں جیوری کے لئے عام شہریوں کو چنا جاتا ہے۔ جو ایک ملزم کو مجرم یا بے گناہ قرار دیتے ہیں اور جج کا کام قانون کے مطابق مجرم کو سزا دینا ہوتا ہے۔

ڈاکٹر عافیہ کا کیس نیویارک میں ٹوین ٹاور کے قریب واقع مین ہٹن کی ایک عدالت میں چلایا گیا۔ اور جن بارہ لوگوں کو جیوری کے لئے چنا گیا ان کا تعلق بھی اسی علاقہ سے تھا۔ یہ لوگ 9/11 سے براہ راست یا بالواسطہ متاثر ہوئے تھے۔ اس ٹرائل کے دوران امریکی میڈیا عافیہ صدیقی کو تسلسل کے ساتھ ایک دہشت گرد کے طور پر پیش کرتا رہا...اس پورے پروپگنڈے سے جیوری کے افراد بھی متاثر لگتے تھے جس کا ثبوت جیوری کے دو ارکان کے وہ تبصرے ہیں جو انھوں نے عدالتی فیصلہ کے بعد ڈاکٹر عافیہ کو مخاطب کر کے طنزیہ کہے کہ '' آج تمہارا خدا کہاں ہے''۔

(بحوالہ مضمون ڈاکٹر عافیہ صدیقی ایک اور محمد بن قاسم کی منتظر۔ آج کی دنیا اشتیاق بیگ، نیٹ سے ماخوذ)

ڈاکٹر عافیہ کو جیوری سے بنیادی اختلاف تھا

جیوری میں سات عورتیں اور پانچ مرد منتخب کئے گئے تھے علاوہ اس کے چار اور تھے۔
ڈاکٹر عافیہ خود اس پورے عملے پر ہی شک اور بداعتمادی کا اظہار کر چکی تھی جو بجا تھا۔
http//pakistankakhudahafiz.wordpress.com/2010/01/20/dr.-aafia-siddiqui-case-a-detail-story-of-life-and-deception-by-the-americans/.

ایسی صورت میں جیوری کی پوزیشن تو مشکوک ہو جاتی ہے۔ڈاکٹر عافیہ نے مطالبہ کیا کہ میری جیوری میں یہودی اسرائیلی بیک گراؤنڈ سے کوئی بھی نہ ہو۔

بحوالہ مضمون

www.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddiquiwoman-isis-wanted-trade-foley-than-soldoff-27083html

عافیہ گو کہ یکہ و تنہا بے یار و مددگار تھی لیکن اس نے شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ میرے مقدمہ میں بطور مشیر کے ایک بھی یہودی یا عیسائی بیک گراؤنڈ کا نہ ہو۔ یہ تمام اسلام دشمنی میں اندھے ہوتے ہیں۔

''جیوری'' متعصب تھی۔عافیہ کیس میں تشکیل جیوری کے افراد کا کہنا تھا کہ آپ عافیہ کا ٹرائل کر کے کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ یہ دہشت گرد ہے۔اس کو فائرنگ اسکواڈ کے حوالہ کر دیں اور گولیاں اس طرح نہ ماریں بلکہ ذرا ان کو سور کی چربی میں ڈبو لیں اور پھر ماریں اور اس کی Strip Searching عدالت میں کی جائے تا کہ ہم بھی دیکھ سکیں۔

یہ ہے مہذب امریکہ اور اس کا عدالتی نظام جس کو دعویٰ ہے کہ وہ جمہوریت آزادی اور انسانی حقوق کا علم بردار ہے اور تہذیب یافتہ بھی۔

عافیہ نے کورٹ کو بتایا کہ جن دنوں وہ غیر قانونی حراست میں تھی اس کو شدید تعذیب کا نشانہ بنایا گیا۔لیکن اس کی فریاد کو یہ کہہ کر رد کر دیا گیا کہ یہ بالکل جھوٹ، بے بنیاد اور سراسر من گھڑت ہے۔
This testimony was dismissed as untrue and irrelevant.
(http:ll deconstructed globe.com wordpress / what - happened - to - aafia-siddiqui-and-where-is-she-now) ع

آہ! کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں

عافیہ نے کورٹ میں چیخ چیخ کر کہا کہ اس کو جج پر اعتماد نہیں ہے، اس کے اوپر جھوٹا کیس لگایا گیا ہے۔۱۱رجنوی ۲۰۱۰ء کو عافیہ صدیقی نے جج سے کہا:

اس کو جج پر اعتماد نہیں ہے اور اس نے مزید کہا کہ میں اس ٹرائل کا بائیکاٹ کرتی ہوں اور میں ایسا کیوں کر رہی ہوں جج صاحب آپ بخوبی جانتے ہیں۔ میرے ساتھ مسلسل ناانصافیاں ہی ہو رہی ہیں۔ پھر اس کے بعد یاس والم میں ڈوبی عافیہ نے جج کے سامنے والی میز پر گردن لڑھکا دی جیسے کہ اب کچھ بھی کہنا بیکار ہے۔ اور ٹرایل جاری رہا۔

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

پاکستانی پارلیمنٹ سے ایک نمائندہ وفد عافیہ سے ملاقات کے لئے ایک ساتھ گیا تو ان کے سامنے عافیہ نے احتجاج درج کراتے ہوئے کہا کہ اسے امریکی عدالت پر بالکل بھی پھروسہ نہیں ہے۔ اور جو مقدمہ اس پر قائم کیا گیا ہے وہ بالکل جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔

And insisted that the case against her is false and baseless.

Associated press of Pakistan

www.app.com.pk/en/indexphp?option=com-content& task=view&id=551988itcmid=2

اس وفد میں شامل مشاہد حسین بیان کرتے ہیں کہ وہ خاموش اور پرسکون تھی۔ لیکن اس کی یادداشت بہت متاثر تھی وہ مزید بیان کرتے ہیں کہ عافیہ کو دیکھنے سے لگا کہ جیسے اسے جہنم میں جینے کے لئے مجبور کر دیا گیا ہے۔

www.app.com.pk/en/indexphp?option=com-content& task=view&id=551988itcmid=2

عافیہ کوئی بار کورٹ سے باہر نکالا گیا کیوں کہ وہ بولتی تھی، چلاتی تھی، مداخلت کرتی تھی۔ عدالتی کارروائی میں بار بار مداخلت اور سچ بات بیان کرنے کی پرزور کوشش پر عافیہ کوئی بار عدالت سے باہر نکالا گیا۔

Siddiqui intrupted the trial proceeding with vocal outbursts and was ejected from the courtroom several times.

(httpts:llen.wilipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

عافیہ کورٹ میں بار بار بولتی تھی احتجاج کرتی تھی اپنے ساتھ ہونے والی صریح ناانصافی کے خلاف احتجاجاً چیختی تھی۔ عافیہ بے قصور تھی مظلومہ تھی ظالمین عدالت کے نام پر جو تماشا کر رہے تھے عافیہ کو برداشت نہیں تھا۔ بالآخر ظالم جج نے یہ کہہ دیا کہ عافیہ کو کورٹ میں پیش کرنے کی اب ضرورت نہیں ہے۔ امریکی جج نے اس موقع پر اعلان کیا کہ اب ڈاکٹر عافیہ صدیقی جسمانی موجودگی کے بجائے جیل سے ہی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ اپنے مقدمہ کی کارروائی میں شریک ہوگی۔

(بحوالہ روزنامہ امت کراچی ۲۱ر نومبر ۲۰۰۹ء)

حکومت پاکستان اور عافیہ

ایک اکیلے عافیہ ہی نہیں سانحہ 9/11 کے بہانے سے پاکستان میں ایسے جانے کتنے لوگوں کو پرویز مشرف نے پکڑ پکڑ کر امریکہ کے حوالے کر دیا جن پر امریکی ظالموں نے بے پناہ مظالم ڈھائے۔ لیکن عافیہ کی مثال اس لئے مختلف ہے کہ وہ ایک خاتون ہے، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے، جب اس کا اغوا ہوا تو اس کی آغوش میں ایک شیر خوار بچہ اور اس کے علاوہ دو بچے اور تھے۔

No, Aafiya wasn't the only person rendered during the first years of the Global war on terror nor was she the only pakistani disappeared under the Musharraf regime. We know the thousands were rendered from the streets of Pakistan and the globe during the first year following the 9/11 attacks on the World Trade Center and Pentagon. We know that torture was ubiquitous during that period. While brutal violence against civilians characterized the war in Afghanistan and Eraque. What is extraordinary about Aafiya Siddiqui's case is that she is a woman and was taken with her children

What happened to Aafia Siddiqui and where is she now.
(http:ll deconstructed globe.com wordpress/what- happened-to-aafia-siddiqui-and where -is-she-now)

۳۰ / مارچ ۲۰۰۳ء کو آئی ایس آئی اور ایف بی آئی کے غنڈوں نے عافیہ اور اس کے بچوں کا اغوا کیا۔ اس کے ناقابل تردید ثبوت پیش کئے جا چکے ہیں۔

دوران اغواء عافیہ کو بے ہوشی کا انجکشن دے کر بے ہوش کر دیا گیا۔

اغوا کے دوران عافیہ کے ایک بچے سلیمان کا سڑک پر پٹخ کر قتل کر دیا گیا۔

عافیہ کو غیر قانونی طور پر بگرام قید خانہ میں قید رکھا گیا۔ جس کے ناقابل تردید ثبوت پیش کئے جا چکے ہیں۔

عافیہ پر بگرام عقوبت خانے میں روح فرسا مظالم ڈھائے جاتے رہے۔اس کے ساتھ مسلسل زنا ہوتا رہا۔یہ تمام باتیں عافیہ نے عدالت کے روبرو پیش کی۔

عافیہ کی غزنی گرفتاری محض ایک ڈرامہ تھی۔

عافیہ کو غزنی گورنر ہاؤس کے پاس لا چھوڑا گیا۔اس کو زبردستی ایک بیگ اور کچھ اشیاء تھما دی گئیں۔

عافیہ سے زبردستی کاغذ پر کچھ نوٹس لکھوائے گئے اور دھمکی دی گئی کہ اگر وہ ایسا نہیں کرے گی تو وہ اس کی بیٹی کے ساتھ زنا کریں گے۔

عافیہ پر افغان پولس اسٹیشن میں امریکی فوجیوں نے بلا اشتعال فائرنگ کر کے اس کو زخمی کر دیا۔اس کے ناقابل تردید ثبوت پیش کئے جا چکے ہیں۔

عافیہ کو نہ تو اس کی پسند کا وکیل ملا نہ تو حکومت پاکستان سے تعاون۔جو تعاون ملا وہ غداری اور دیوثت کے زمرہ میں رکھا جا سکتا ہے۔

حکومت پاکستان نے ہی امریکہ کے اشارہ پر عافیہ کو گرفتار کیا تھا۔حکومتی سطح پر پوچھ گچھ کرنے کے بعد عافیہ کو بے قصور پایا تھا لیکن پھر بھی مزید تفتیش کے لئے امریکہ کے حوالے کر دیا۔یہ بے غیرتی اور دیوثت نہیں تو اور کیا ہے؟

حکومت پاکستان حکومتی سطح پر عافیہ کے اغوا کے تعلق سے انکار ہی کرتی رہی۔اس کو کون سا نام دیں گے!

عافیہ کو بگرام ایربیس میں رکھ کر اس کی عصمت تار تار کی جاتی رہی۔اس غیر قانونی حراست اور تعذیب کے بعد بھی حکومت پاکستان نے کبھی کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں کی۔

جب ایوان ریڈلی نے واشگاف انداز میں کہا کہ بگرام عقوبت خانہ میں قیدی نمبر ۶۵۰ کوئی اور نہیں، عافیہ ہی ہے۔اس کے بعد بھی حکومت پاکستان نے مجرمانہ خاموشی اختیار کی۔

جب بگرام عقوبت خانہ سے رہائی پانے والے قیدیوں نے بتایا کہ مردوں کی اس جیل میں ایک خاتون قیدی ہے اور انہوں نے تصدیق کی کہ وہ عافیہ ہے تب بھی حکومت پاکستان نے مجرمانہ چپی سادھے رکھی۔

جب بگرام عقوبت خانہ کے اہل کاروں نے تسلیم کیا کہ ہاں اس قید خانہ میں ایک نامعلوم عورت ہے تو حکومت پاکستان نے اس عورت کا نام جاننے کی کوشش تک نہیں کی۔

جب غزنی میں عافیہ کے ساتھ ایک لڑکا کھڑا ہوا ملا جس کا ڈی این اے ٹسٹ ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ احمد ہے۔ احمد کو پاکستانی حکومت کے حوالے کر دیا گیا۔ چند دن پوچھ گچھ کے بعد احمد کو ڈاکٹر فوزیہ کے حوالہ کر دیا۔ خود احمد نے پاکستانی حکام کے سامنے ان الفاظ میں اپنی روداد سنائی۔

احمد کا کہنا ہے کہ جب وہ کسٹڈی میں تھا تو اس کو علی کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ اسے مختلف نئے نئے ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ پھر اسے بتایا گیا کہ اب سے اس کا نام احمد ہوگا۔ احمد نے بتایا کہ جب افغان پولس نے ستمبر ۲۰۰۸ء میں اسے پاکستان کے حوالے کیا تو اسے منع کیا گیا تھا کہ وہ پریس والوں سے بات کرے۔

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

احمد کی اس المناک روداد سننے کے بعد بھی حکومت پاکستان کی بے حسی کو کون سا نام دیں گے۔ احمد کی زبانی تفصیلات سننے کے بعد بھی حکومت پاکستان گونگی بہری بنی رہی۔

گلے میں ایڈریس کا پٹہ پہنے علی الصبح ڈاکٹر فوزیہ کے گھر کے پاس ایک بچی نمودار ہوئی، اجنبیت کے عالم میں گھومتی ٹہلتی ہوئی ملی۔ اردو سے نابلد امریکی لب ولہجہ میں فراٹے سے انگلش بولتی ہوئی۔ ڈی این اے ٹسٹ سے معلوم ہوا کہ وہ عافیہ کی بیٹی مریم ہے۔

Maryam reappeared nearly two years later in April 2010. She spoke perfect English with an American accent and no Urdu. She was simply dropped off out side the family home in Karachi with a note on a string around her neck.

(Dr.Afiya Siddiqy other voices-p81)

In April 2010 Pakistan interior minister Rahman Malik claimed a 12 year old girl found outside a house in Karachi, was identified by DNA as Siddiqui's daughter , Mariyam and that she had been returned to her faimily.

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

کیا مریم کی اچانک برآمدگی کوئی سوال نہیں چھوڑتی؟

آخر مریم کو اس کی خالہ کے گھر کون چھوڑ کر گیا؟

جب عافیہ اور احمد غزنی میں نمودار ہوئے تو آخر مریم اس وقت ان کے ساتھ کیوں نہیں تھی؟

عافیہ کی غزنی سے گرفتاری کے بعد مزید دو سال تک مریم کہاں رہی؟

کس کے ساتھ رہی؟ کس کے پاس رہی؟

مریم اردو سے نابلد، امریکی لب ولہجہ میں فراٹے سے انگلش بول رہی ہے۔مریم اپنی ماں کے ساتھ تھی تو اردو سے نابلد کیسے تھی؟

آخران سوالوں کا جواب حکومت پاکستان نے کیوں نہیں جانا؟

اگر عافیہ امریکہ کو مطلوب تھی تو حکومت پاکستان کے لئے جائز نہیں تھا کہ وہ بلاتحقیق اس خاتون کو امریکہ کے حوالے کر دے۔ یہ سراسر ایک قتل کے مترادف ہے۔

پرویز مشرف نے عافیہ کو امریکہ کے حوالے کر کے حکومتی دیوثت کا ثبوت دیا ہے۔

پاکستان کی قائمہ کمیٹی کے وفد نے جس میں سینیٹر ایس ایم ظفر بھی شامل تھے جب عافیہ سے ملاقات کی تھی تو اس سے پوچھا تھا کہ وہ پاکستانیوں کو کیا پیغام دینا چاہتی ہیں۔ جواباً اس نے عرض کیا:

''وہ پاکستانی حکومت سے التجا کرتی ہے کہ پاکستانیوں کو تحقیقات کے لئے امریکہ کے حوالے نہ کیا جائے''۔

یہ فریاد اپنے آپ میں بڑا کرب اور بڑی تفصیلات رکھتی ہے۔

غیر قانونی طریقہ سے عافیہ کو گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کر دینے کے بعد بھی بڑی ڈھٹائی سے انکار کرتے رہنا کہ نہیں... ہرگز نہیں...عافیہ کہیں روپوش ہوگئی ہے.... یہ انکار جرم کی شناعت کو مزید بڑھاتا ہے۔

حکومت پاکستان کی ذمہ داری بنتی تھی کہ احمد کی برآمدگی کے بعد ہی عافیہ کی بیٹی مریم کی برآمدگی کی کوششیں تیز کر دی جاتیں۔ احمد کی گواہی کے بعد حکومت کو معلوم ہو جانا چاہیے تھا کہ عافیہ کی بیٹی مریم کو اب تک امریکہ نے حبس بیجا ئیں رکھا ہے۔اس کے خلاف ایک مقدمہ

درج کیا جانا چاہئے تھا۔

احمد کی گواہی کے بعد جن ظالموں نے عافیہ کے بیٹے سلیمان کو پٹخ کر مار ڈالا تھا ان کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا جانا چاہئے تھا۔

اس ثابت شدہ حقیقت کے منظر عام پر آنے کے بعد کہ عافیہ کا اغوا ہوا تھا؛ اس سے اس کے بچے چھین لئے گئے تھے؛ عافیہ کو غیر قانونی طور پر بگرام ایربیس میں قید رکھا گیا تھا؛ عافیہ پر بے پناہ مظالم ڈھائے گئے تھے؛ حکومتی سطح پر عافیہ کی رہائی کے لئے پرزور کوشش حکومت پاکستان کا فرض تھا۔

ڈاکٹر عافیہ کے غزنی گرفتاری کے ڈرامے اور افغان پولس کے بیان کی روشنی میں کہ ناحق امریکی فوجیون نے عافیہ کو گولی ماردی، عافیہ کے اس مقدمہ کو ہرگز ہرگز امریکہ میں نہیں چلانے دینا چاہئے تھا۔ یہ حکومت پاکستان کی لازمی ذمہ داری تھی۔ اگر مذکورہ بالا کوششوں میں ناکامی ہوتی تو امریکہ میں اچھے وکلا کے ذریعہ اس مقدمہ کو لڑا جانا چاہئے تھا جب کہ معاملہ اس کے بالکل برعکس دکھائی دیتا ہے۔ حکومت پاکستان امریکہ کے سامنے سرنگوں نظر آتی ہے۔ پاکستانی سفارت خانہ کا رول امریکہ کی دلالی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ حکومتی سطح پر حکومت پاکستان نے عافیہ کی رہائی کے لئے صرف زبانی دعووں اور محض دکھاوے کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ ہاں اگر کچھ کیا تو صرف امریکہ کے موقف کو مضبوط کیا۔ روزنامہ ایکسپریس پاکستان ۲۲ رنومبر ۲۰۰۹ء کی یہ تفصیلات ملاحظہ کریں:

عافیہ صدیقی کی رہائی کے لئے اقوام متحدہ سے رجوع کیا جائے گا۔ قائمہ کمیٹی

اسلام آباد (نمائندہ ایکسپریس اے پی پی) سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کے چیر مین سینیٹر طلحہ محمود نے کہا ہے کہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لئے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل سمیت عالمی اداروں اور فورمز سے رجوع کیا جائے گا اور ان کی رہائی کے لئے قرارداد بھجوائی جائے گی۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی غیر مشروط رہائی سے امریکہ اور پاکستان کے عوام قریب آئیں گے۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے بعد انھیں اغوا کرنے والوں کا بھی پتا چلایا جائے گا۔ اجلاس کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے

ہوئے کہا کہ کمیٹی نے ضروری سمجھا تو ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور متعلقہ امریکی حکام سے اس مسئلہ پر تبادلہ خیال کے لئے کمیٹی کے ارکان امریکہ جائیں گے۔ مشاہد حسین، محمد میاں سمرو اور معین الدین حیدر سے بھی کمیٹی اس سلسلہ میں معلومات حاصل کرے گی۔ ڈاکٹر فوزیہ صدیقی نے کہا امریکہ سے انصاف کی توقع نہیں تاہم پاکستانی حکومت جس انداز میں ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لئے اقدامات کر رہی ہے ہم اس پر حکومت کے شکر گذار ہیں۔ قبل ازیں کمیٹی کا اجلاس چیر مین سینیٹر طلحہ محمود کی صدارت میں پارلیمنٹ میں ہوا جس میں زور دیا گیا کہ امریکہ میں زیر حراست پاکستانی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے کیس میں انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں جبکہ وزارت خارجہ کو ہدایت کی گئی کہ ڈاکٹر عافیہ کے اہل خانہ سے مل کر ان کا کیس موثر انداز میں لڑنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کئے جائیں۔ وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے بتایا کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی بے گناہ ہیں۔ ان کے دیگر بچوں کا بھی سراغ لگایا جا رہا ہے۔ کمیٹی نے ہدایت کی کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے اہل خانہ کو وکلاء کے حوالے سے اعتماد میں لیا جائے گا۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا باقاعدہ ٹرائل ۱۹ ؍جنوری سے شروع ہوگا۔ کمیٹی کے چیرمین نے کہا کہ آئندہ اجلاس میں اس وقت کے سکریٹری داخلہ کو بھی طلب کیا جائے گا تا کہ وہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے اغوا ہونے کے حوالے سے معاملہ کی وضاحت کریں''۔

اس کے بعد کیا کچھ ہوا، یہ کون پوچھے گا؟ کون بتائے گا؟ حکومت پاکستان کے یہ سفید دانت محض دکھاوے کے سوا کچھ نہیں ہیں۔

روزنامہ امت کراچی ۲۲؍نومبر ۲۰۰۹ء میں چھپی یہ خبر ملاحظہ کریں:

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کیس پر ایف آئی اے ٹیم امریکہ بھجوانے کا فیصلہ

خاتون ڈاکٹر کو اغوا کیا گیا۔ نیویارک منتقلی عالمی قوانین کی خلاف ورزی ہے

قائمہ کمیٹی برائے داخلہ

''اسلام آباد (خبر ایجنسیاں) سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ امور کو بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے امریکی جیل میں قید ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے مقدمہ کے حوالے سے ایف آئی اے کی ٹیم کو امریکہ بھجوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بارے میں ایف آئی اے کو خط بھی لکھ دیا گیا

ہے۔خاتون ڈاکٹر کو اغوا کیا گیا جبکہ ان کی امریکہ منتقلی عالمی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔قائمہ کمیٹی کا اجلاس ہفتہ کو کمیٹی کے چیئرمین سینیٹر طلحہ محمود کی صدارت میں پارلیمنٹ میں منعقد ہوا جس میں وزارت خارجہ و داخلہ کے اعلیٰ حکام نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے مقدمہ کے حوالہ سے موجودہ صورت حال سے آگاہ کیا۔وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا کہ حکومت کو بھی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو قید میں رکھنے پر تحفظات ہیں۔انھوں نے کہا کہ ڈرون حملوں اور ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے حوالہ سے ملک میں امریکہ کے خلاف عوامی نفرت بڑھ رہی ہے۔کمیٹی کے چیرمین طلحہ محمود نے کہا کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے بعد انہیں اغوا کرنے والوں کا بھی پتہ چلایا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ کمیٹی یہ ضرور جاننا چاہے گی کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو کس نے اغوا کیا اور کیسے وہ افغانستان اور پھر امریکہ لے جائی گئیں۔''

یہ بیان روزنامہ امت کراچی میں ۲۲/نومبر ۲۰۰۹ء کو چھپا ہے۔ظاہر ہے میٹنگ ۲۱/نومبر کو ہوئی ہوگی۔بیان کے بین السطور کو پڑھیں تو پتہ چل جائے گا کہ یہ حکومتی بیان مکر سے پر ہے کہ رہائی کے بعد اغوا کرنے والوں کا پتہ چلایا جائے گا اور یہ بھی پتہ چلایا جائے گا کہ کیسے وہ افغانستان اور پھر امریکہ چلی گئی۔جیسے ان مکاروں کو کچھ بھی پتہ نہیں۔حیف صد حیف، بے غیرت ہو جاؤ تو جو چاہو کرو العیاذ باللہ۔

روزنامہ ایکسپریس ۲۶/نومبر ۲۰۰۹ء چھپی یہ خبر ملاحظہ فرمائیں۔

عافیہ کیس،توہین عدالت کی درخواست پر حکومت کو نوٹس

عدالتی حکم کے باوجود مقدمہ عالمی عدالت میں نہیں بھیجا گیا

بیرسٹر جعفری کا ہائی کورٹ میں موقف

لاہور(نامہ نگار ایکسپریس رپورٹ،ایجنسیاں)لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس اعجاز احمد چودھری نے عدالتی احکامات کے باوجود ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا معاملہ عالمی عدالت انصاف میں نہ لے جانے کے خلاف دائر توہین عدالت کی درخواست پر وزارت داخلہ کو ۱۰/دسمبر کے لئے نوٹس جاری کر دیا ہے جبکہ اٹارنی جنرل کو بھی طلب کر لیا گیا ہے۔درخواست گذار بیرسٹر جاوید اقبال جعفری نے موقف اختیار کیا کہ عدالت نے وفاقی حکومت کو ہدایت کی تھی کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی

کیس عالمی عدالت انصاف میں بھجوانے کے معاملہ پر تیس روز میں غور کر کے فیصلہ کرے لیکن ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو حکومت کی طرف سے امریکہ سے واپس لانے کے لئے نہ تو اقدامات کئے جارہے ہیں اور نہ ہی اس معاملہ کو عالمی عدالت انصاف میں لے جایا جارہا ہے۔

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے تیئں حکومت پاکستان کی لیپاپوتی، آنا کانی حکومتی دجل کو صاف طور پر ظاہر کرتا ہے نیز پاکستان لاہور ہائی کورٹ کا تبصرہ حکومتی دیوثت کو ہی بیان کررہا ہے ملاحظہ فرمائیں روزنامہ ایکسپریس پاکستان ۱۱ر دسمبر ۲۰۰۹ء کا تبصرہ۔

لگتا ہے عافیہ کے معاملہ میں دفتر خارجہ امریکی زبان بول رہا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ

معاملہ عالمی عدالت انصاف لے جانے کے حوالے سے حکومتی جواب مبہم ہے

جسٹس اعجاز چودھری نے اٹارنی جنرل کو واضح جواب پیش کرنے کی ہدایت دی

لاہور (جنرل رپورٹر) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس اعجاز احمد چودھری نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی بازیابی کے لئے دائر درخواست اور معاملہ کو عالمی عدالت انصاف نہ لے جانے کے حوالے سے دائر متفرق درخواست پر وفاقی حکومت کے جواب کو مبہم قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بادی النظر میں محسوس ہوتا ہے کہ وزارت خارجہ بھی امریکی زبان بول رہی ہے۔ یہ جواب بھی مبہم ہے اور اس میں عالمی عدالتی انصاف سے رجوع کرنے کے حوالے سے بھی واضح طور پر کچھ نہیں بتایا گیا۔ چنانچہ آئندہ سماعت ۲۱ر دسمبر تک اس ضمن میں واضح جواب پیش کیا جائے۔ گذشتہ روز وفاقی حکومت کی طرف سے دئے گئے جواب میں کہا گیا تھا کہ بعض وجوہات کی بنا پر معاملہ کو عالمی عدالت انصاف میں نہیں اٹھایا جاسکتا۔ تاہم حکومت اس کیس میں سفارتی قانونی اور اخلاقی سطح پر کوشش کررہی ہے۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے عدالت کو بتایا کہ وزارت خارجہ کے رکارڈ کے مطابق ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو افغانستان کی پولس نے حراست میں لے کر امریکہ کے حوالہ کیا تھا اور نیویارک میں یہ کیس عدالت میں زیر سماعت ہے جبکہ عالمی عدالت انصاف سے رجوع کرنے کے لئے تینوں متعلقہ فریق پاکستان، افغانستان اور امریکہ کی رضامندی ضروری ہے۔ عدالت نے ڈپٹی اٹارنی جنرل نوید عنایت ملک کو ہدایت کی کہ وہ آئندہ تاریخ سماعت پر عدالت کو اس امر سے آگاہ کریں کہ اگر حکومت طے شدہ شرائط پوری نہ کرنے کے باوجود عالمی عدالت انصاف سے

رجوع کرتی ہے اور وہاں سے درخواست مسترد ہو جاتی ہے تو اس کے بعد پاکستان کی پوزیشن کیا ہوگی۔ درخواست گذار کے وکیل بیرسٹر جاوید اقبال جعفری نے اپنی درخواست میں موقف اختیار کیا تھا کہ عافیہ کو پاکستان کے حوالے نہ کر کے امریکہ اور افغانستان کی طرف سے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی گئی ہے لہٰذا فاضل عدالت ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو بازیاب کروانے اور یہ مقدمہ بین الاقوامی عالمی عدالت انصاف میں لے جانے کے احکامات جاری کرے۔

حکومت پاکستان کی جانب سے عدالت میں پیش وضاحت بڑی معنی خیز ہے یہ یقیناً امریکہ کی ہی زبان ہے اور امریکی موقف کی تائید ہے۔ قارئین ذرا غور کریں ''بعض وجوہات کی بنا پر معاملہ کو عالمی عدالت انصاف میں نہیں اٹھایا جاسکتا۔ تاہم حکومت اس کیس میں سفارتی قانونی اور اخلاقی سطح پر کوشش کر رہی ہے'' صاف مطلب ہے کہ حکومت عافیہ کے مسئلہ کو عالمی عدالت انصاف میں نہیں لے جائے گی ہاں ایسے ہی بیان بازی کرتی رہے گی۔ حکومت نے اپنے کسی وضاحتی بیان میں یہ نہیں مانا کہ ۳۰ مارچ کو حکومت پاکستان نے ہی عافیہ کو غیر قانونی طور پر اغوا کر کے امریکہ کے حوالے کر دیا تھا۔ الٹا پانچ سالہ غیر قانونی حراست کو حذف کر کے حکومت پاکستان کا یہ کہہ رہی ہے کہ ''وزارت خارجہ کے رکارڈ کے مطابق ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو افغانستان کی پولس نے حراست میں لے کر امریکہ کے حوالہ کیا تھا اور نیویارک میں یہ کیس عدالت میں زیر سماعت ہے''۔

عافیہ کے تئیں وزیر اعظم نواز شریف کا رول

نواز شریف نے وزیر اعظم بننے کے ایک ماہ بعد کراچی کا دورہ کیا اور وہاں ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی والدہ سے ملاقات کی اور کہا کہ اب آپ کے مصیبت کے دن ختم ہو گئے۔ اب ان شاء اللہ عافیہ ایک ماہ میں ہمارے ساتھ ہوگی۔ آپ لوگ استقبال کی تیاری کریں۔ اور یہاں تک کہا کہ اگر میری جان کے بدلے عافیہ کی رہائی ممکن ہو تو یہ بھی مجھے منظور ہے۔ لیکن اس بات کو ایک سال مکمل ہو گیا۔ عافیہ کے نام پر کونسل آف یوروپ سے معاہدہ کر لیا گیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ عافیہ تو امریکہ میں ہے اور آپ قیدیوں سے تبادلہ کا معاملہ یوروپ سے کر رہے ہیں تو جواب ملتا ہے ''آپ کو آم کھانے سے مطلب ہے یا پیڑ گننے سے'' لیکن حقیقت تو یہ ہے ایک سال میں نواز شریف حکومت نے عافیہ کے لئے کوئی سنجیدہ کوشش ہی نہیں کی بلکہ گذشتہ رمضان

میں جب ڈاکٹر فوزیہ صدیقی کی طرف سے بار بار حکومتی اعلیٰ عہدہ داروں سے رابطہ کیا جاتا اور یہ درخواست کی جاتی کی خدارا یہ رمضان کا مہینہ ہے خدارا عافیہ کے لئے کچھ تو کرو تو جواب ملتا رمضان کا مہینہ ہے یہ مہینہ تو صبر سکھاتا ہے۔تو آپ لوگ صبر کرو ہمیں تنگ کیوں کرتے ہو۔

(ہفت روزہ القلم ۲۰/تا ۲۶/فروری ۲۰۱۶ء)

ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کے لئے صدر بارک اوبامہ کے نام اپیل کی گئی جس پر ایک لاکھ شہریوں کے دستخط لئے گئے لیکن ان تمام کارروائیوں کے جواب میں امریکی حکومت ہر بار ایک ہی جواب دیتی ہے کہ پاکستان کی حکومت کے سربراہان عافیہ کی رہائی کا مطالبہ کریں تو وہ عافیہ صدیقی کو رہا کرنے پر تیار ہیں۔ (وحدت جدید نومبر ۲۰۱۵ء ص ۶۴)

اسی سلسلہ میں ایک بیباک تبصرہ ملاحظہ فرمائیں، جسے ہم زبان خلق سے تعبیر کرتے ہیں بالفاظ دیگر ع

زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

عافیہ پر نہ ختم ہونے والے مظالم کی ابتداء سیاہ رو آمر پرویز مشرف کے بے برکت دور سے شروع ہوئی جب عافیہ کو اس سورما کمانڈو نے پاکستان سے اٹھا کر بچوں سے الگ کر کے سفید بھیڑیوں کے حوالے کر دیا۔ ''دختر فروشی کا'' یہ اندوہناک واقعہ ہمارے اجتماعی ضمیر کو جھنجھوڑنے میں بالکل کامیاب نہ ہوا۔ہم مردہ دل اور مردہ قوموں کی طرح بے غم و بے فکر اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ پھر بھلا کرے ایوِن ریڈلی کا کہ اس نے اس مظلوم کی چیخ دنیا تک پہنچائی پھر عافیہ کی بہن ڈاکٹر فوزیہ صدیقی جو ہمت و استقامت اور جرأت و بہادری کا ایک استعارہ بن چکی ہے۔اس نے ان گیارہ برسوں میں کون سا دروازہ ہے جو کھٹکھٹایا نہ ہو اور کون سا دل ہے جس پر دستک نہ دی ہو مگر پرویز مشرف کے بعد یکے بعد دیگرے آنے والے دونوں حکمرانوں کے دلوں پر خدا جانے کس غلاف کی تہہ در تہہ لپیٹیں اور کانوں میں کون سے کارک ہیں کہ زمین جنبد ۔۔۔ نہ جنبد گل محمد۔ دروغ گوئی اور یاوہ گوئی میں عالم گیر شہرت حاصل کرنے والے سابق وزیر داخلہ تو یوں تسلیاں دیتے رہے گویا عافیہ کی واپسی بس اب چند گھنٹوں کی بات ہے۔اسی مشق دروغ گوئی میں اس نے اپنے پانچ سال پورے کر لئے۔

موجودہ حکمراں نے اس مظلوم کے معاملہ کو الیکشن مہم میں بطور ایک آئٹم کے تو ضرور استعمال کیا مگر اس کے بعد منہ سے بھاپ نکالنے کو بھی اپنی عافیت کے خلاف سمجھا۔

ہمارے یہاں سول سوسائٹی کے نام سے جو ایک مخلوق پائی جاتی ہے۔اس کو تو فقط مغربی ڈگڈگی پر ناچنا آتا ہے۔اس لئے اس نے عافیہ کا نام لینا بھی اپنے لئے گناہ کبیرہ سمجھا۔ ظاہر ہے ڈالروں کی برسات روک کر کون سا خیر کا کام ہوسکتا ہے۔ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ تک ڈاکٹر فوزیہ صدیقی کے ساتھ اس عرصہ میں اگر کھڑے نظر آئے تو چند ہی سعادت مند اور خوش بخت دیکھنے میں آئے۔

(پیام حیاء ای میگزین شمارہ: ۵، ۱۴، ۲۰۱۴ء سید عدنان کا کاخیل)

عافیہ کے ساتھ عجیب ستم ہے۔پرویز مشرف نے دیوثت کا ثبوت دیا۔مشرف کے بعد کی حکومتیں بھی امریکہ کا ہی دم چھلہ ثابت ہوئیں۔بعد کی حکومتیں بھی یہی چاہتی تھیں کہ عافیہ زندہ حالت میں پاکستان نہ آئے۔کیونکہ اگر وہ زندہ واپس پاکستان آ گئی تو سب کچھ عوام کے سامنے کھل جائے گا۔ اس لئے کوئی نہیں چاہتا کہ عافیہ زندہ حالت میں پاکستان لوٹے۔بظاہر کہنے کے لیے عافیہ کی رہائی کے لئے عدالتی سطح پر مضبوط لڑائی جاری ہے اتنے مہنگے وکلا کی خدمات حاصل کی گئی ہیں لیکن یہ سب فضول ہے۔عافیہ کی لڑائی کے لئے حکومت پاکستان کا رول انتہائی شرمناک رہا۔

ایک مشہور صحافی ڈاکٹر اجمل نیازی رقم طراز ہیں ''پاکستان کی ہر حکومت نے بزدلی اور بے پروائی کا ثبوت دیا۔اتنی بے حسی حکمرانوں کے رویہ میں ہے کہ بیان کرتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے۔صدر زرداری اور نواز شریف نے ذرا سی ہمت دکھائی ہوتی تو کام بن گیا تھا۔ان میں سے ایک بھی ڈٹ جاتا اور امریکہ سے مطالبہ کرنے کی ہمت کرتا تو عافیہ کب کی اپنے وطن میں اپنے لوگوں کے درمیان ہوتی۔اب تو سارا پاکستان اس کا انتظار کرتے کرتے تھک گیا ہے کوئی نہیں تھکا تو وہ اس کی بہن ڈاکٹر فوزیہ صدیقی ہے اور اس کی عظیم ماں۔

(htpp://feedseedsburner.com/freeaafiya/mteu)

یوسف رضا گیلانی نے ڈاکٹر فوزیہ سے اس کے گھر جا کر ملاقات کر کے یقین دہانی کرائی کہ حکومت پاکستان عافیہ کی رہائی کے لئے کوشاں ہے۔عافیہ کی قانونی لڑائی میں حکومت

پاکستان نے 2$ ملین ڈالر وکلا کی فیس پر خرچ کیا ہے۔حکومت نے اس کام کے لئے تین وکلا کا اعتماد حاصل کیا ہے۔

The Pakistan government paid $2 million for the services of three lawyers to assist the defence of Siddiqui during her trial.

(httpts:llen.wilipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

عافیہ نہیں چاہتی پاکستانی حکومت اس کے لئے مہنگے مہنگے وکلاء کی خدمات حاصل کرے۔ عافیہ کوخود حکومت پاکستان کی منشاء پر اعتماد نہیں تھا۔اور جس بنیاد پر حکومت پاکستان مقدمہ کی عمارت قائم کر رہی تھی عافیہ کو اسی سے اختلاف تھا۔اس نے احتجاج بھی کیا لیکن جج برمن نے اس کے تمام تر احتجاجات کے بعد بھی مقدمہ کو قائم اور جاری رکھا۔حکومت پاکستان یہی چاہتی تھی کہ عافیہ کو عدالت کے ذریعہ اتنی لمبی سزا ہو جائے کہ وہ جیل ہی میں پڑے پڑے مر جائے کیوں کہ وہ زندہ رہی اور باہر آ گئی تو حکومتی سازش کھل جائے گی ۔ ڈھیروں راز فاش ہوجائیں گے۔اس لئے حکومتی سطح پر عدالتی چارہ جوئی کے نام پر خوب ڈرامہ ہوا۔''ڈاکٹر عافیہ پر مقدمہ قائم ہونے کے بعد امریکی قانون کے مطابق ضمانت کروائی جاسکتی تھی۔لیکن ایسے وقت میں امریکہ میں پاکستانی سفیر حسین حقانی کا بھیانک کردار سامنے آیا۔اس نے عافیہ کے وکیل ''لزفنگ'' کو عافیہ کی ضمانت کروانے سے منع کر دیا اور بالآخر اس وکیل کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا۔دوسری طرف حقانی غدار نے عافیہ کے گھر والوں کو مکاری کے ساتھ جھوٹی تسلیاں دیں۔

(بحوالہ ہفت روزہ القلم ۲۰ /تا ۲۶ /فروری ۲۰۱۶ء بذریعہ انٹرنیٹ)

امریکی انتظامیہ جان رہی تھی کہ عافیہ اب ذہنی مریض ہو چکی ہے۔اس پر اب مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا۔انہوں نے عافیہ کو ٹکساس کے نفسیاتی اسپتال میں داخل کروادیا تھا لیکن حسین حقانی نے حکومت امریکہ کو باور کرایا کہ ذہنی طور پر بالکل ٹھیک ہے۔اس کے لئے اس نے حسب ذیل تدبیریں کیں۔

ڈاکٹر عافیہ کی گفتگو اس کی والدہ سے کرائی اور کہا کہ فون پر رونا دھونا نہیں و گرنہ آئندہ ان کی بات نہیں کرائی جائے گی۔دراصل مقصد یہ تھا کہ سنجیدہ گفتگو کو حوالہ بنا کر باور کرایا جائے گا کہ عافیہ بالکل ٹھیک ہے۔مارچ ۲۰۰۹ء میں عافیہ کی میڈیکل رپورٹ تبدیل کر دی گئی اور اس کو

مقدمہ کا اہل بتا دیا گیا۔اس رپورٹ کے بنیادی نکات میں یہ بات تھی کہ عافیہ انتہائی زخمی حالت میں بھی نماز کی پابند ہے اور روزہ رکھتی ہے اور عافیہ کی گھر ہونے والی ٹیلی فون کالس کو بھی اس کی ذہنی حالت کے ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا۔

(ہفت روزہ القلم ۲۰/تا ۲۶/فروری ۲۰۱۵ءبذریعہ انٹرنیٹ)

پاکستانی حکومت نے حسین حقانی کی ایما پر ڈاکٹر عافیہ کے لئے ایسے وکلا مقرر کر دیے جنہوں نے عافیہ کی رہائی کے بجائے امریکی حکومتی وکلا ڈان کارڈی کے معاون کے فرائض نبھائے۔پاکستانی حکومت گھر والوں پر یہ احسان جتلاتی رہی کہ ہم نے لاکھوں ڈالر دے کر عافیہ کے لئے وکیل کر لئے ہیں۔

امریکی صحافی اور اٹارنی ٹینا فوسٹر نے ۶/مارچ ۲۰۱۰ء میں کراچی میں اپنے دورہ کے دوران ریجنٹ پلازہ میں سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی حکومت نے وکلا کی خدمات اس لئے حاصل کی تھی کہ ڈاکٹر عافیہ کو رہائی دلوانے کے بجائے ان کو مجرم قرار دیا جائے۔ اس مقدمہ کی کوئی بنیاد نہیں تھی۔عافیہ پر لگائے گئے الزامات کو بہ آسانی غلط ثابت کیا جا سکتا تھا۔

(بنت اسلام حافظہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی۔۱۳ استعانت جواد شمارہ ۴۶۱ انٹرنیٹ سے)

عافیہ کی طرف سے جو وکلا حکومت پاکستان نے کئے تھے وہ اصلاً عافیہ کو سزا دلوانے کے لئے تھے۔حسین حقانی نے عافیہ پر دباؤ ڈالا کہ وہ امریکی حکومت سے معافی مانگ لے لیکن عافیہ نے صاف انکار کر دیا کہ میں نے امریکی فوجیوں پر فائر نہیں کیا پھر معافی کس بات کی۔دراصل معافی کا چکر چلا کر حقانی عافیہ سے اقرار جرم کروانا چاہتے تھے۔اس دوران حقانی اور عافیہ کی تلخ کلامی بھی ہوئی۔اس کے بعد حسین حقانی نے عافیہ کو نفسیاتی اسپتال سے میٹرو پولیٹین سینٹرل جیل نیویارک منتقل کروادیا۔

(بنت اسلام حافظہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی۔۱۳ استعانت جواد شمارہ ۴۶۱ انٹرنیٹ سے)

عافیہ کے تئیں پاکستانی حکومت کے شرمناک رویہ کا ایوان ریڈلی کے ذریعہ انکشاف

مریم ایوان ریڈلی نے ۱۹/مارچ ۲۰۱۰ء میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے بتایا کہ جب ہاؤس آف لارڈ برطانیہ کی جانب سے وہ اور لارڈ نظیر ڈاکٹر عافیہ کے مسئلہ پر امریکی محکمہ

خارجہ سے ملنے امریکہ گئے تو انہیں یہ جان کر شدید صدمہ ہوا کہ پاکستانی وزارت خارجہ نے امریکی وزارت خارجہ سے کبھی بھی حکومتی سطح پر ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کا مطالبہ ہی نہیں کیا ہے۔

ایوان ریڈلی نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان کے خفیہ ادارہ جنھوں نے عافیہ سمیت سیکڑوں عورتوں اور بچوں کو امریکی ایف بی آئی کے حوالہ کیا وہ عافیہ کی رہائی سے خوف زدہ ہیں کیونکہ ڈاکٹر عافیہ دہشت گردی کے خلاف اس نام نہاد جنگ کے بارے میں سب کچھ جان کر چشم دید گواہ بن چکی ہیں۔ امریکی ایلچی رچرڈ ہاربروک نے بھی پاکستان دورہ کے موقع پر یہ بات قبول کی کہ حکومت پاکستان کی طرف سے عافیہ کی واپسی کا کبھی مطالبہ ہی نہیں کیا گیا۔

(بنت اسلام حافظہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی۔۱۳ استعانت جواد شمارہ ۱۴۶۱ انٹرنیٹ سے)

عافیہ کے تئیں حکومت پاکستان کی بے حسی کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب امریکی عدالت میں فیصلہ سنایا گیا، اس وقت پاکستانی سفارت خانہ کا کوئی اہل کار عدالت میں موجود نہیں تھا جس سے ان کا اخلاص ہمدردی اور سنجیدگی نمایاں ہوتی ہے۔

(بحوالہ مضمون ڈاکٹر عافیہ صدیقی ایک اور محمد بن قاسم کی منتظر اشتیاق بیگ)

عافیہ کو سزا سنائے جانے کے بعد جیل میں قاتلانہ حملہ ہوا کیا حکومت پاکستان نے کوئی احتجاج درج کرایا؟۔ کیا حکومت پاکستان کے پاس ایسی کوئی مصدقہ خبر ہے کہ عافیہ زندہ ہے یا مردہ؟؟؟

حکومت پاکستان کے اس پورے رویہ اور عمل کو حکومتی دیوشت نہیں کہیں گے؟

اس کی تقدیر میں محکومی و مظلومی ہے
قوم جو کر نہ سکی اپنی خودی سے انصاف

عافیہ کے خلاف میڈیا کی دروغ گوئی

ڈاکٹر عافیہ کے تئیں خود پاکستانی میڈیا کا رول بہت خراب رہا۔ میڈیا جھوٹ ہی پھیلاتا رہا۔ پاکستانی میڈیا عافیہ کو نیورولوجسٹ، نیوکلیر سائنٹسٹ اور امریکی شہری لکھتا رہا مگر ان کی بہن ڈاکٹر فوزیہ صدیقی نے اپنے ایک انٹرویو میں جو نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ ۱۰ ار اکتوبر ۲۰۱۰ء میں شائع ہوا تھا، کہا کہ:

''حکومت کے نمائندے اور بعض نامور صحافی غلط بیانی کررہے ہیں کہ وہ (عافیہ) نیوکلیر سائنٹسٹ اور امریکی شہری ہے۔ جبکہ عافیہ پاکستانی شہری ہے وہ اسٹوڈنٹ ویزا پر امریکہ گئی تھی۔ عافیہ کی پی ایچ ڈی کی ڈگری ایجوکیشن میں تھی۔ اس کا میڈیکل فیلڈ سے کچھ سروکار نہیں۔ عافیہ کے تئیں یہ غلط بات مشتہر کی جارہی ہے۔''

بحوالہ مضمون (چھیاسی سالہ قیدی! مظلوم امت مسلمہ! ڈاکٹر عافیہ صدیقی، مشرقی افق)

عافیہ نے دوسری شادی کر لی تھی

مختلف انداز میں میڈیا میں الگ الگ مواقع سے یہ جھوٹی بات مشتہر کی گئی کہ عافیہ کی پہلی شادی ڈاکٹر امجد سے ۱۹۹۵ء میں ہوئی اور ۲۱ ر اکتوبر ۲۰۰۲ء کو طلاق ہوگئی اور اس کے بعد عمار بلوچی سے دوسری شادی فروری سن ۲۰۰۳ء میں ہوئی۔ یہ بات جھوٹ ہے اور اس جھوٹ کو میڈیا نے بار بار دہرایا ہے۔ افسوس کہ بہت سے اہم اخبارات اور جرائد اس جھوٹ کو بار بار دہراتے رہے ہیں۔ یہ محض ایک جھوٹا الزام ہے کہ عافیہ نے دوسری شادی عمار بلوچی سے کی جو کہ القاعدہ کے خالد شیخ محمد کا بھتیجا تھا۔

In February 2003 she married accused-al-Qaida.Member Ammar al-Baluchi, a nephew of Al-Qaida leader Khalid Shaikh Mohammad in Kerachi.

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

عافیہ کے گھر والوں نے اس الزام کی سختی سے تردید کی کہ عافیہ کی دوسری شادی ہوئی تھی۔ یہ سراسر جھوٹا الزام ہے۔

ڈاکٹر فوزیہ صدیقی نے news week کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ بمشکل تمام عافیہ کی عدت کی مدت ہی پوری ہوئی تھی کہ اس کا اغوا ہو گیا۔

She hardly completed her iddah -a four month period of celibacy when a Muslim women becomes widowed or divorced - from her first marriage when she was picked up"

www.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddiquiwoman-isis-wanted -trade-foley-than-sotloff-27083ntml

۲۱/اکتوبر ۲۰۰۲ء کو عافیہ کی طلاق ہوگئی۔ اور اس کی عدت ۲۱/فروری ۲۰۰۳ء کو مکمل ہوئی۔ افسوس صد افسوس کہ اتنی صاف وضاحتوں کے باوجود بھی بہت سے قلم کار اسی جھوٹ کو پھیلاتے رہے ہیں۔

عافیہ کو حسب ذیل بنیادوں پر سزا ہوئی

عافیہ کا راہ چلتے اغوا ہوا جس کے نا قابل تردید ثبوت بیان کئے جا چکے ہیں۔

عافیہ کو پانچ سال غیر قانونی حراست میں رکھ کر شدید تعذیب کا نشانہ بنایا گیا۔ امریکہ عافیہ سے جرم نا کردہ قبول کروانے میں نا کام ہوا تو غزنی سے عافیہ کی گرفتاری کا ڈرامہ رچا گیا۔ عافیہ کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ الٹا عافیہ پر کیس بھی لاد دیا کہ اس نے امریکی فوجیوں پر حملہ کیا تھا اور بلا جواز و بلا ثبوت امریکہ میں مقدمہ چلایا گیا۔ جج متعصب تھا، جیوری متعصب تھی۔ پاکستانی سفارت خانہ کا رول بھی غداروں جیسا تھا۔ عافیہ کے وکلا ہی عافیہ کو سزا دلانا چاہتے تھے۔ پاکستانی حکومت بھی عافیہ کو جیل میں سڑائے رکھنا ہی چاہتی تھے بھلا ایسی صورت میں امریکی عدالت سے اور کیا امید کی جا سکتی تھی۔ بالآخر عدالتی ڈرامہ ختم ہوا اور جج رچرڈ برمن نے فیصلہ سنا دیا۔

عافیہ سراپا احتجاج بنی رہی کہ اس کے خلاف سراسر زیادتی ہو رہی ہے۔ عدالت عافیہ کی نہ تو فریاد سنتی تھی اور نہ احتجاج۔ عافیہ کو اپنے وکیل پر اعتبار نہیں تھا جس کا اس نے بارہا اور برملا اظہار کیا پھر بھی مقدمہ چلتا رہا۔

عافیہ کے خلاف جو چارج فریم ہوا اس کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔ ۲/ستمبر ۲۰۰۸ءکو جسٹس ڈپارٹمنٹ نے بتایا کہ ''امریکی شہریوں کو قتل کرنے کی کوشش اور چھ اضافی الزامات میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے، وہ حسب ذیل ہیں''۔

یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ بنام عافیہ صدیقی

پہلی دفعہ Count 1

گرانڈ جیوری کے الزامات

پس منظر

1۔ مدعا علیہ عافیہ صدیقی پاکستان جانے سے قبل تقریباً ۱۹۹۱ء سے جون ۲۰۰۲ء تک

امریکہ میں رہی۔اس عرصے میں صدیقی نے میساچوسٹ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی اور برانڈیز یونیورسٹی سے علم الحیاتیات اور علم الاعصاب میں ڈگریاں حاصل کیں۔صدیقی ۲۵/دسمبر۲۰۰۲ءکو امریکہ واپس آئی اور۲/جنوری۲۰۰۳ءکوامریکہ سے واپس چلی گئی۔

2۔۱۷/جولائی۲۰۰۸ءکو مدعا علیہ عافیہ صدیقی کوغزنی،افغانستان میں افغانستان نیشنل پولیس کے ذریعہ حراست میں لیا گیا۔اس وقت صدیقی کے قبضے میں بہت سی چیزیں تھیں جس میں دیگر اشیاء کے ساتھ بہت سے دستاویزات،کئی طرح کے کیمیکل اور کمپیوٹر تھمب ڈرائیو شامل تھے۔

3۔مدعا علیہ عافیہ صدیقی کے پاس موجود دستاویزات میں ہاتھ سے لکھے ہوئے نوٹس تھے جس میں ''بڑے پیمانے پر ہلاکت'' کا تذکرہ تھا اور اس میں امریکہ کے کئی مقامات کی ایک فہرست بھی تھی جس میں پلم آئیلنیڈ،امپائر اسٹیٹ بلڈنگ،اسٹیچو آف لبرٹی،وال اسٹریٹ اور بروکلین برج شامل ہیں۔اس کے علاوہ کچھ مخصوص نوٹس میں ''ڈرٹی بم'' کیمیاوی اور حیاتیاتی ہتھیار اور دیگر دھماکہ خیز مادوں کا تذکرہ تھا۔دوسرے نوٹس میں ''دشمنوں'' پر حملے کے کئی طریقوں کا ذکر تھا جس میں جاسوسی ڈرون طیاروں کو تباہ کرنے،زیر آب بم کا استعمال اور گلائڈر کا استعمال شامل تھا۔

4۔مدعا علیہ عافیہ صدیقی کے قبضے میں کمپیوٹر تھمب ڈرائیو میں بہت سے الیکٹرانک دستاویزات تھے۔ان میں سے کئی دستاویزات میں ایسی خط وکتابت شامل تھی جس میں مخصوص ''سیل'' اور ان مخصوص ''سیلس'' سے ''حملے'' کا تذکرہ تھا۔دوسرے دستاویزات میں ''دشمنوں'' کا تذکرہ تھا جس میں امریکہ شامل ہے اور بھرتی اور تربیت کی بات کی گئی تھی۔

5۔۱۸/جولائی۲۰۰۸ءیا اس کے آس پاس غزنی،افغانستان میں امریکی افسران اور اہل کاروں کی ایک ٹیم اور ان کے دوسرے معاونین نے مدعا علیہ عافیہ صدیقی سے افغان نیشنل پولیس کے کمپاؤنڈ میں پوچھ تاچھ کرنے کی کوشش کی۔اس ٹیم میں دوسروں کے علاوہ امریکی فوج کے تین افسران اور ملازمین (یو ایس آرمی افسر ایک،یو ایس آرمی افسر دو اور یو ایس آرمی افسر تین)،فیڈرل بیورو آف انوسٹگیشن کے دو افسران اور ملازمین (ایف بی آئی اسپیشل ایجنٹ ایک اور ایف بی آئی اسپیشل ایجنٹ دو) اور امریکی فوج کے ٹھیکہ مترجم (مترجم ایک اور مترجم دو)، (مجموعی طور پر امریکی انٹرویو ٹیم) موجود تھے۔افغان نیشنل پولیس کمپاؤنڈ میں انٹرویو ٹیم کو ایک

کمرے میں لے جایا گیا جو پردے سے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔امریکی انٹرویوٹیم اس بات سے بے خبر تھی کہ صدیقی پردے کے پیچھے ہے۔

دوسری دفعہ Count 2

امریکی افسران اور ملازمین کے قتل کی کوشش

گرانڈ جیوری کے مزید الزامات:

7۔ مندرجہ بالا پیراگراف ایک تا پانچ میں جو الزامات درج ہیں وہ اسی طرح سے حوالہ کے ساتھ یہاں بھی شامل ہیں۔

8۔ ۱۸ر جولائی ۲۰۰۸ء کو ایک حملہ ہوا جو کسی امریکی ریاست یا ڈسٹرکٹ کے دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ مدعا علیہ عافیہ صدیقی، جسے پہلے نیویارک کے جنوبی ڈسٹرکٹ لایا گیا اور گرفتار کیا گیا، نے غیر قانونی طور پر قصداً جان سے مارنے کی کوشش کی، یونائیٹڈ اسٹیٹس کوڈ کے ٹائٹل ۱۸، سیکشن ۱۱۱۱ (الف) میں اس اصطلاح کی تعریف بیان کی گئی ہے، جو امریکی ریاست اور امریکی ریاست کی ایگزیکیوٹیو برانچ میں ایجنسیوں کے افسران اور ملازمین کے قتل جیسا ہے جبکہ یہ افسران اور ملازمین اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف تھے، ان افسران اور ملازمین کو تعاون کرنے والے افراد اپنی معاونت کے فرائض انجام دینے میں مشغول تھے۔عافیہ صدیقی نے ایک امریکی فوجی افسر کی ایم-4 رائفل حاصل کی اور امریکی فوجی افسر دو اور یو ایس انٹرویو ٹیم کے دوسرے ارکان پر فائر کرنے کی کوشش کی اور فائر کیا اور بار بار امریکیوں کے قتل کا ارادہ اور خواہش کا اظہار کیا۔

(Title 18, United States Code, Section 1114 (3) and 3238)

تیسری دفعہ Count 3

امریکی افسران اور ملازمین پر مسلح حملہ

گرانڈ جیوری کے مزید الزامات:

9۔ مندرجہ بالا پیراگراف ایک تا پانچ میں جو الزامات درج ہیں وہ اسی طرح سے حوالہ کے ساتھ یہاں بھی شامل ہیں۔

10 ۔۱۸/جولائی ۲۰۰۸ء کو ایک حملہ ہوا جو کسی امریکی ریاست یا ڈسٹرکٹ کے دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ مدعا علیہ عافیہ صدیقی، جسے پہلے نیویارک کے جنوبی ڈسٹرکٹ لایا گیا اور گرفتار کیا گیا، غیر قانونی طریقے سے اور جان بوجھ کر مضبوطی سے حملہ کیا۔ ان لوگوں کے ساتھ مزاحمت، مخالفت، رکاوٹ، دھمکی آمیز اور مداخلت کا رویہ رکھا جو یونائیٹڈ اسٹیٹس کوڈ ۱۸ اور سیکشن ۱۱۱۴/ کے تحت تعینات تھے اور اس وقت اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھے۔ اس نے مذکورہ حرکت کے لئے مہلک اور خطرناک اسلحہ کا استعمال کیا۔ صدیقی نے ایک امریکی فوجی افسر کی ایم-4 رائفل حاصل کی اور امریکی فوجی افسر دو اور یو ایس انٹرویو ٹیم کے دوسرے ارکان پر فائر کرنے کی کوشش کی اور فائر کیا اور بار بار امریکیوں کے قتل کا ارادہ اور خواہش کا اظہار کیا۔

(Title 18, United States Code, Section 111 (a) (1) 111 (b) and 3238)

چوتھی دفعہ Count 4

جرم تشدد کے دوران آتشیں اسلحہ داغنا

گرانڈ جیوری کے مزید الزامات:

11 ۔مندرجہ بالا پیراگراف ایک تا پانچ میں جو الزامات درج ہیں وہ اسی طرح سے حوالہ کے ساتھ یہاں بھی شامل ہیں۔

12 ۔ جولائی ۲۰۰۸ء کو ایک حملہ ہوا جو کسی امریکی ریاست یا ڈسٹرکٹ کے دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ مدعا علیہ عافیہ صدیقی، جسے پہلے نیویارک کے جنوبی ڈسٹرکٹ لایا گیا اور گرفتار کیا گیا، نے غیر قانونی طریقے سے قصداً، ایسے پرتشدد جرم کے تعلق سے اور اس کے درمیان جس کے لئے اس کے خلاف امریکی عدالت میں مقدمہ چلایا جا سکتا تھا، آتشیں اسلحہ کا استعمال کیا، اسے اٹھا کر لہرایا اور فائر کیا۔ صدیقی نے ایک امریکی فوجی کی ایم-4 رائفل (مشین گن) کا استعمال کیا اسے اٹھا کر گھمایا اور اسے اس جرم کے ارتکاب میں داغا جس کا ذکر کاؤنٹ ایک، دو اور تین میں کیا گیا ہے۔

(Title 18, United States Code, Sections 924 (c) (1) (A) (iii), 924 (c) (1) (B) (ii) and 3238)

پانچویں دفعہ Count 5

امریکی افسران اور ملازمین پر حملہ

گرانڈ جیوری کے مزید الزامات:

13 ۔مندرجہ بالا پیراگراف ایک تا پانچ میں جو الزامات درج ہیں وہ اسی طرح سے حوالہ کے ساتھ یہاں بھی شامل ہیں۔

14 ۔۱۸ر جولائی ۲۰۰۸ء کو ایک حملہ ہوا جو کسی امریکی ریاست یا ڈسٹرکٹ کے دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ مدعا علیہ عافیہ صدیقی، جسے پہلے نیویارک کے جنوبی ڈسٹرکٹ لایا گیا اور گرفتار کیا گیا، غیر قانونی طریقے سے اور جان بوجھ کر پوری طاقت سے حملہ کیا ان لوگوں کے ساتھ مزاحمت، مخالفت، رکاوٹ، دھمکی اور مداخلت کا رویہ رکھا جو یونائیٹڈ اسٹیٹس کوڈ ۱۸ اور سیکشن ۱۱۱۴ کے تحت تعینات تھے اور اس وقت اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھے۔ مذکورہ عمل میں اس شخص سے جسمانی الجھاؤ اور مزید جرم کے ارتکاب کی منشا شامل تھی۔ جب مترجم ایک اس سے امریکی فوجی افسر کی ایم-4 رائفل حاصل کرنے کی کوشش کی اس نے اس کے ساتھ جسمانی طور پر مزاحمت اور جدوجہد کی۔

(Title 18, United States Code, Sections 111 (a) (1), and 3238)

چھٹی دفعہ Count 6

امریکی افسران اور ملازمین پر حملہ

گرانڈ جیوری کے مزید الزامات:

15 ۔مندرجہ بالا پیراگراف ایک تا پانچ میں جو الزامات درج ہیں وہ اسی طرح سے حوالہ کے ساتھ یہاں بھی شامل ہیں۔

16 ۔۱۸ر جولائی ۲۰۰۸ء کو ایک حملہ ہوا جو کسی امریکی ریاست یا ڈسٹرکٹ کے دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ مدعا علیہ عافیہ صدیقی، جسے پہلے نیویارک کے جنوبی ڈسٹرکٹ لایا گیا اور گرفتار کیا گیا، غیر قانونی طریقے سے اور جان بوجھ کر پوری طاقت سے حملہ کیا ان لوگوں کے ساتھ مزاحمت، مخالفت، رکاوٹ، دھمکی اور مداخلت کا رویہ رکھا جو یونائیٹڈ اسٹیٹس کوڈ ۱۸ اور سیکشن ۱۱۱۴ کے تحت تعینات تھے اور اس وقت اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھے۔ مذکورہ عمل میں اس شخص سے جسمانی الجھاؤ اور مزید جرم کے ارتکاب کی منشا شامل تھی۔

صدیقی نے جسمانی طور پر مزاحمت کی، مخالفت کی، رکاوٹ پیدا کی اور جب ایف بی آئی کے اسپیشل ایجنٹ ایک نے اس پر قابو پانے کی کوشش کی تو اسے چوٹ پہنچاتے ہوئے امریکیوں کو قتل کرنے کی اپنی خواہش اور ارادے کا اظہار کرتے ہوئے اس کے ساتھ مزاحمت کی۔

(Title 18, United States Code, Sections 111 (a) (1), and 3238)

ساتویں دفعہ Count 7

امریکی افسران اور ملازمین پر حملہ

گرانڈ جیوری کے مزید الزامات:

17۔ مندرجہ بالا پیراگراف ایک تا پانچ میں جو الزامات درج ہیں وہ اسی طرح سے حوالہ کے ساتھ یہاں بھی شامل ہیں۔

18۔ ۱۸ر جولائی ۲۰۰۸ء کو ایک حملہ ہوا جو کسی امریکی ریاست یا ڈسٹرکٹ کے دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ مدعا علیہ عافیہ صدیقی، جسے پہلے نیویارک کے جنوبی ڈسٹرکٹ لایا گیا اور گرفتار کیا گیا، غیر قانونی طریقے سے اور جان بوجھ کر پوری طاقت سے حملہ کیا ان لوگوں کے ساتھ مزاحمت، مخالفت، رکاوٹ، دھمکی اور مداخلت کا رویہ رکھا جو یونائیٹڈ اسٹیٹس کوڈ ۱۸ اور سیکشن ۱۱۱۴ کے تحت تعینات تھے اور اس وقت اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھے۔ مذکورہ عمل میں اس شخص سے جسمانی الجھاؤ اور مزید جرم کے ارتکاب کی منشا شامل تھی۔ صدیقی نے جسمانی طور پر مزاحمت کی، مخالفت کی، رکاوٹ پیدا کی اور جب ایف بی آئی کے اسپیشل ایجنٹ دو نے اس پر قابو پانے اور اسے افغان نیشنل پولیس کے احاطے سے باہر نکالنے کی کوشش کی تو اس نے پیروں سے مار کر اور پیروں سے مارنے کی کوشش کر کے اس سے مزاحمت کی۔

(Title 18, United States Code, Sections 111 (a) (1), and 3238)

MICHAEL J. GARCIA FOREPERSON

United States Attorney

بحوالہ United States District Court, Southern District of New York, United States of America V/S Aafia Siddiqui

اس (عافیہ) پر ساری دفعات گولی چلانے سے متعلق تھیں اور صدیقی پر دہشت گردی

سے متعلق کوئی دفعہ بالکل بھی عائد نہیں کی جا سکی۔

The charges against her stemmed solely from the shooting and Siddiqui was not charged with any terrorism related offences.
(httpts:llen.wilipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

عافیہ ۳ر فروری ۲۰۱۰ء کو حسب ذیل تفصیلات کے تحت مجرم قرار دی گئی۔

[نیویارک کے جنوبی ڈسٹرکٹ کیلئے امریکی اٹارنی پریت بھرارا نے بتایا کہ عافیہ صدیقی کو افغانستان میں امریکی شہریوں اور امریکی افسران و اہلکاروں پر حملہ اور اقدام قتل سے متعلق الزامات میں مین ہٹن فیڈرل کورٹ نے مجرم قرار دیا ہے۔ نیویارک کے جنوبی ڈسٹرکٹ کی یونائیٹڈ اسٹیٹس ڈسٹرکٹ کورٹ میں یونائیٹڈ اسٹیٹس ڈسٹرکٹ جج رچرڈ ایم برمن کے سامنے 14 روز تک چلنے والے جیوری ٹرائل کے بعد صدیقی کو سبھی الزامات میں مجرم پایا گیا۔

۴ر اگست ۲۰۰۸ء کو صدیقی کو فوجداری کے مقدمے کی شنوائی کے لئے افغانستان سے مین ہٹن لایا گیا جہاں نیویارک کی جنوبی ڈسٹرکٹ کے اٹارنی کو مقدمے کی تفصیلات موصول ہوئی تھیں۔ مقدمہ ۱۳ر جنوری ۲۰۱۰ء کو شروع ہو کر آج (۱۰ر فروری ۲۰۱۰ء) اختتام پذیر ہوا اور جیوری نے اسے تمام الزامات میں مجرم پایا۔ خصوصیت کے ساتھ جیوری نے صدیقی کو مندرجہ ذیل جرائم میں سزا سنائی۔

(۱) امریکی شہریوں کو امریکہ سے باہر قتل کرنے کی کوشش، (۲) امریکی افسران اور ملازمین کو قتل کرنے کی کوشش، (۳) امریکی افسران اور ملازمین پر مسلح حملہ، (۴) تشدد کے ایک جرم کے دوران اور اس کے تعلق سے آتشیں اسلحہ لانا اور اس کا استعمال کرنا اور (۵) امریکی افسران اور ملازمین پر تین بار حملہ کرنا۔

۳۷ سالہ (عافیہ) صدیقی کو ۶ر مئی ۲۰۱۰ء کو سزا سنائی جانے والی ہے۔ صدیقی کو ہر اقدام قتل اور مسلح حملے کے الزام کے لئے زیادہ سے زیادہ بیس سال کی سزا ہو سکتی ہے۔ آتشیں اسلحہ کے الزام کے لئے عمر قید اور باقی ہر حملے کے لئے آٹھ آٹھ سال کی سزا۔ صدیقی کو آتشیں اسلحہ معاملے میں کم از کم تیس سال قید کی سزا کا سامنا ہے۔

مسٹر بھرارا نے نیویارک جوائنٹ ٹیررزم ٹاسک فورس کے تفتیشی کام کی تعریف کی جس میں

بنیادی طور پر ایف بی آئی اور نیو یارک سٹی پولیس ڈیپارٹمنٹ کے خفیہ افسران شامل ہیں۔انھوں نے امریکہ کے شعبہ انصاف کے قومی سلامتی ڈویژن اور یو ایس ڈیپارٹمنٹ آف اسٹیٹ کا اس مقدمے میں تعاون کے لئے شکریہ ادا کیا۔

''آج جیوری امریکہ کے فوجی اور قانون نافذ کرنے والے افسران اور ان کے افغان ساتھیوں کے قتل کی کوشش کے جرم میں عافیہ صدیقی کو ایک قانونی عدالت میں انصاف کے دائرے میں لائی۔ ہم نیو یارک کے جوائنٹ ٹیررزم ٹاسک فورس کی اس اہم مقدمے میں کاوشوں کے لئے شکرگزار ہیں'' اٹارنی پریت بھرارا نے کہا۔

یہ مقدمہ ٹیررزم اور انٹرنیشنل نارکوٹکس یونٹ کے افسران کی زیر نگرانی ہے۔اسسٹنٹ یونائیٹیڈ اسٹیٹس اٹارنی کرسٹوفر ایل لیوگنے،ڈیوڈ ایم روڈی اور جینا ایم ڈیبس استغاثہ کے نگراں ہیں۔]

(Dr.Afiya Siddiqy other voices-p.38)

جج نے عافیہ کے خلاف فیصلہ سنایا اس نے یہ بھی لکھا کہ عافیہ کا تعلق کسی دہشت گرد تنظیم سے نہیں ہے لیکن یہ ایک مسلمان پاکستانی ہے۔

(بحوالہ مضمون: عافیہ کی رہائی فرض بھی قرض بھی۔شفیق اجمل احیاء ای میگزین)

جج نے کہا یہ میرا فیصلہ ہے۔عافیہ مجرم قرار دی گئی ہے۔اس نے امریکن فوجیوں پر گولیاں چلائی ہیں اس جرم کی بنا پر اسے چھیاسی سال کی سزا سنائی گئی۔عافیہ کے وکیل نے کہا اگر بالفرض وہ جرم بنتا بھی ہو تو حد سے حد بارہ سال کی سزا بنتی ہے۔لیکن جج نے کہا:

سزا دینے کے لئے جج کی عجیب وغریب منطق

(عافیہ) کی ٹرائل کے اختتام پر جج نے یہ تبصرہ کیا۔''(گرچہ) میرے پاس (عافیہ صدیقی کے خلاف) کسی طرح کی شہادتیں تو نہیں ہیں،لیکن ہماری حکومت نے ۲۰/لاکھ ڈالر کے عوض جن وکلاء کی خدمات حاصل کی ہیں،انہوں نے کچھ انتہائی حساس اہمیت کی باتیں پیش کی ہیں جس نے مجھے فیصلہ لینے میں مدد دی۔(ان باتوں) اور عافیہ کے سیاسی خیالات اور اسلامی افکار نیز جس تیور سے وہ کمرۂ عدالت میں میرے سامنے کھڑی ہوئی اور مجھ سے (بار بار) بات کرنے کی کوشش کی،اس بنا پر میں اس کو سزا سنا رہا ہوں۔'' بعدازاں جج رچرڈ برمن نے اسے

۸۶سال قید با مشقت کی سزا سنائی جس کی وجہ عافیہ کے سیاسی خیالات اور اسلامی افکار اور اس کا کمرۂ عدالت میں (گستاخانہ) جج صاحب کے سامنے کھڑے ہو کر ان سے بات کرنے کی کوشش کرنا تھا۔

At the conclusion of her trial, the judge remarked. " I had no evidence but the $2 million dollar lawyers that our Government had hired, they wrote a few things of such importance that made me decide because of Aafia's political and Islamic thinking and the way she stood up and talked to me in the court. For these reasons, I am extending her sentence". Then, he sentenced her to 86 years in prison for "her political and Islamic thinking" and for "the way she stood up and spoke to me in the court."

(Dr. Aafia Siddiqui: In her own words by Disu Kamor)

امریکی عدالت کا فیصلہ اور ''عافیہ''

احتجاج ورد عمل

جس رائفل سے عافیہ نے گولی چلائی اس پر اس کے فنگر پرنٹ بھی نہیں کوئی فارنسک ثبوت نہیں...دیوار پر گولیوں کے نشانات نہیں....اور خود جائے واردات سے کسی قسم کا کوئی ثبوت نہیں تو پھر عافیہ کو کس جرم کی سزا دی گئی ۔انصاف کا کون سا پیمانہ ہے۔اصلاً جج رچرڈ برمن نے وہی کیا جو ''سی آئی اے'' کرانا چاہتی تھی۔

Judge Richard Berman may have done just what the CIA wanted.)

Judge in deflate gate is no stranger to high profile case (بحوالہ مضمون

''آئی ایس آئی'' کی بھی یہی منشا تھی اور پاکستانی حکمراں بھی زندہ عافیہ کو پاکستان لانا نہیں چاہتے۔ہاں لیکن مری ہوئی ''عافیہ'' کا تو شاید عظیم مقبرہ بنوادیں اوراس پر کتبہ بھی لگوادیں، کہ

''دخترِ قوم، فخرِ پاکستان، حافظہ قرآن، خاتونِ استقامت، ستارۂ غیرت، آبروئے امت، دخترِ انسانیت، دخترِ اسلام، دخترِ مشرق، کیرول وِلسن ایوارڈ یافتہ، ایم آئی ٹی گریجویٹ، برانڈیز یونیورسی سے پی ایچ ڈی **ڈاکٹر عافیہ صدیقی** یہاں مدفون ہیں''۔

عافیہ کے مقدمہ کا فیصلہ ۲۳ ستمبر ۲۰۱۰ء کو سنایا گیا۔متعصب جج رچرڈ برمن نے قانون

وانصاف کے تمام تقاضوں کو نظرانداز کرتے ہوئے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو چھیاسی سال کی سزا سنائی جبکہ جج نے اپنے فیصلہ میں یہ بھی تسلیم کیا کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی جو کہ پاکستانی شہری ہیں اس کا کسی دہشت گرد تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔عافیہ کو صرف اس جرم کی سزا دی جارہی ہے کہ اس نے امریکی فوجیوں کو قتل کے ارادہ سے بندوق اٹھائی اوران پر گولیاں چلائی اورفوجیوں کی جوابی فائرنگ سے زخمی ہوئی۔جج نے اپنے فیصلہ میں یہ بھی لکھا کہ باوجوداس کے کہ عافیہ کے خلاف کسی قسم کے کوئی ثبوت موجودنہیں ہیں لیکن وکلاء نے جودلائل دئے ہیں ان کی روشنی میں عافیہ کو چھیاسی برس قید کی سزادی جارہی ہے۔

(بحوالہ ماہنامہ وحدت جدید دہلی نومبر ۲۰۱۵ء ص ۶۳)

جب جج نے اپنا فیصلہ سنایا تو عافیہ نے قرآن سنایا

At the end of an out-of-this world hearing, when the judge was wrapping up his 86 year sentence, Aafiya brought up the 6th verse of the 49thchapter of the Quran

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوا إِن جَاء كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيْبُوا قَوْماً بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ (الحجرات : ٦)

اے ایمان والو! جب کوئی فاسق شخص کوئی اطلاع لے کر آئے تو اس کی تصدیق کرلو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ نادانی میں تم کسی کو نقصان پہونچادو اور پھر بعد میں تمہیں اپنے کیے پر ندامت اٹھانی پڑے۔

اس کے بعد عافیہ نے کورٹ میں موجود تمام لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ سب کے لئے رحم کی دعا کرو۔اور مدعیان مقدمہ، گواہ اور جج رچرڈ برمن کی مغفرت کے لیے دعا کرو۔اس موقعہ پر جج برمن نے تقریباً عافیہ کا مذاق اڑانے کے انداز میں کہا'' کاش دیگر ملزمین بھی تمہاری ہی طرح کی سوچ رکھتے۔اپنی زندگی سے لطف اٹھاؤ''۔

(Dr.Afiya Siddiqy other voices.p39)

سزا سنائے جانے کے بعد ڈاکٹر عافیہ کا ردعمل

جج کو معاف کر دیا عوام کو خطاب کیا

عافیہ جج کی جانب مڑی اور کہا: جج صاحب! میں آپ کو معاف کرتی ہوں۔ جج سکتہ میں رہ گیا اور کہا: شکریہ، میں امید کرتا ہوں کہ کاش دوسرے لوگ بھی تمہاری طرح ہوتے۔ اس کے بعد وہ بولا: اب تم اپنی بقیہ زندگی مرکزی اصلاح گھر (جیل کا 'مہذب' امریکی نام) میں گذاروگی۔ اس پر عافیہ جو کورٹ سے باہر جانے لگی تھی، اس نے رک کر جج کو جواب دیا۔ میں بڑی انکساری سے اس معاملہ میں آپ سے اختلاف کرتی ہوں۔ میری تقدیر اللہ کے ہاتھ میں ہے اور میرا مستقبل بھی اسی کے پاس ہے۔ میری تقدیر کا فیصلہ میرے رب کا ہے تمہارا نہیں۔ اور جناب جج آپ کا شکریہ کا آپ نے مجھے دوسری MIT سے گریجویٹ ہونے کا موقعہ فراہم کیا۔ جج عافیہ کی الوداعی باتیں سن کر حیران رہ گیا اور عافیہ کو واپس بلایا۔ (اور دوسری ڈگری کا معمہ پوچھا) اس پر عافیہ نے جواب دیا The Manhattan Institute of Theatrical art، (میرا مطلب تھا) مینہیٹن کے فن ڈرامہ بازی کے ادارہ (یعنی جج صاحب کی عدالت عالیہ) سے فراغت۔ عافیہ کا یہ تبصرہ سن کر لوگ جن کی آنکھیں فیصلہ سن کر ڈبڈبا گئیں تھیں، ان کے قہقہوں سے کمرہ عدالت گونج اٹھا۔ اس قدر خوفناک سزا کا فیصلہ سننے کے باوجود عافیہ کی ظرافت زندہ تھی اور اس نے تمام لوگوں سے جذباتی نہ ہونے اور پرامن رہنے کی درخواست کے ساتھ کمرۂ عدالت (مینہیٹن کا ادارۂ فن ڈرامہ بازی) چھوڑ دیا۔

(Dr.Aafiya Siddiqui: In her own words written by Diso Kamor)

جج رچرڈ برمن نے کہا کہ عافیہ کو حق ہے کہ اس سزا کے خلاف اپیل کرے۔ جسے سنا جائے گا لیکن جواب میں عافیہ نے کہا میں صرف اللہ کی بارگاہ میں اپیل کروں گی وہ اللہ میری اپیل ضرور سنے گا۔ .I appeal to God and He hears me

(Dr.Afiya Siddiqy other voices)

(httpts:llen.wilipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

فیصلہ کے خلاف عدالت میں ایک وکیل Lawyer Dawn Cardi نے کہا وہ اس فیصلہ کے

خلاف اپیل کریں گے۔اس پر عافیہ نے چیختے ہوئے کہا They are not my lawyers یہ میرا وکیل نہیں ہے میں اس فیصلہ کے خلاف کوئی اپیل نہیں کروں گی۔کسی بھی اپیل میں وقت کا ضیاع ہے ان ظالموں سے انصاف کی توقع کرنا فضول ہے میں صرف اللہ کی بارگاہ میں اپیل کروں گی۔

www.awaztoday.com/news-Dr.Aafiya-siddiqui-sentenced- to - 86-year-in-jail- 1-7197-political news aspy

اس فیصلہ پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے عافیہ نے کہا کہ یہ فیصلہ اصلاً اسرائیل کی طرف سے آیا ہے نہ کہ امریکہ کی طرف سے

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

عدالت میں چھیاسی سال کی سزا سننے کے بعد عافیہ نے جج کو معاف کرتے ہوئے اپنا خواب سنایا۔

''ڈاکٹر عافیہ نے بتایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے میں پنجرے میں بند ہوں، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ ان کے ساتھ ہیں۔عیسائی اور یہودی بھائی بھی توجہ کریں۔ان حضرات نے مجھے پنجرے سے نکالا۔اور ایک ہال میں لے گئے وہاں لوگ پسپائی کی حالت میں تھے حد نظر تک یہی بے قراری اور کھلبلی کا منظر تھا۔آپ ؐ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا جو قومیں انصاف کا دامن چھوڑ دیتی ہیں ان پر تباہی آتی ہے۔جس کے پاس طاقت ہو انہیں درگذر کرنا بھی آنا چاہئے۔پھر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میری بیٹی عافیہ یہ بات تم بھی یاد رکھنا جب اللہ تمہیں طاقت دے تو تم بھی درگذر سے کام لینا''۔
اس کے بعد عافیہ نے کہا کہ آپ نے جو کچھ کیا میں آپ کو معاف کرتی ہوں پھر اپنے لوگوں سے اپیل کی کہ آپ لوگ تحمل سے کام لیں احتجاج بھی کریں تو شریفانہ طریقہ سے۔

(بحوالہ مضمون، بے نیازیاں ڈاکٹر محمد اجمل نیازی)

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

جج کے فیصلہ کے خلاف احتجاج

عدالت میں جج کے اس فیصلہ کے خلاف !Shame! Shame کے نعرے بلند ہوئے۔ عدالت میں موجود عیسائی یہودی اور مسلمانوں نے عافیہ سے یکجہتی کا اظہار کیا اور کہا کہ آج امریکی عدالت میں انصاف کا قتل عام ہو گیا ہے۔

(بحوالہ ماہنامہ وحدت جدید دہلی نومبر ۲۰۱۵ء ص ۶۳)

Hundreds of supporters of Aafiya Siddiqui had gathered on the court grounds and adjoining areas protesting against her trial and conviction.

www.awaztoday.com/news-Dr.Aafiya-siddiqui-sentenced- to - 86-year-in-jail- 1-7197-political news aspy

احاطہ عدالت میں گھس کر عدالت کے فیصلہ کے خلاف عوام احتجاج کر رہی تھی سیکڑوں مظاہرین نے احاطہ عدالت میں گھس کر اس عدالتی ناانصافی کے خلاف مظاہرہ کیا۔

عافیہ کو چھیاسی سال کی سزا سنائے جانے کے بعد گھر کے لوگوں کا ردعمل

عافیہ کی ماں نے بتایا کہ جس وقت انہوں نے امریکی عدالت کا یہ فیصلہ سنا تو ہم سب نے مصلی بچھا کر دوگانہ نفل ادا کی اور سجدہ میں گر گرا اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ تو نے میری بیٹی کو امتحان کے لئے چنا ہے تو ہمیں اس آزمائش میں پورا اترنے کی توفیق عطا فرما۔ انھوں نے مزید کہا کہ امریکی خواہ کتنا ہی میری بیٹی پر ظلم ڈھائیں ہم اس سے رحم کی بھیک نہیں مانگیں گے۔

(بحوالہ مضمون ڈاکٹر عافیہ صدیقی ایک اور محمد بن قاسم کی منتظر۔ آج کی دنیا اشتیاق بیگ)

عافیہ کی سزا کے بعد اہل خانہ کا پاکستانی حکومت کے سامنے انوکھا احتجاج

امریکی حکومت کے اس غیر منصفانہ فیصلہ کے بعد اس غم زدہ ماں نے وزیر اعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی سے ملاقات میں کہا کہ اگر ایک بے گناہ کی رہائی کے لئے حکومت کچھ نہیں کر سکتی اور اسے جیل بھیج دیا جاتا ہے تو مجھے بھی زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ میں خود کشی کو ترجیح دوں گی تا کہ روز روز کے مرنے سے مجھے نجات مل جائے۔ عافیہ صدیقی کی بہن

عافیہ کو ''ڈاٹر آف نیشن'' دختر قوم کے لقب سے ملقب کیا اور اعلان کیا کہ ہم عافیہ کو واپس لانے کے لئے بھرپور جدوجہد کریں گے۔

(httpp:llen.wikipedia.org/wiki//Aafia-siddiqui#family-and-early-life)

ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ ایوارڈ حکومت پاکستان نے اسی دن کے لئے بچا رکھا تھا کہ جب عافیہ کو باقاعدہ سزا ہو جائے گی تو اس لقب سے اسے نوازیں گے۔ بقول حفیظ میرٹھی

کہا نہ تھا کہ نوازیں گے ہم حفیظؔ تجھے
اڑا کے وہ میرے دامن کی دھجیاں بولا

امیر جماعت اسلامی پاکستان لیاقت حسین بلوچ نے کراچی میں لاکھوں لاکھ مظاہرین کے احتجاجی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا

امریکہ نے عافیہ کو سزا دے کر ہماری ناموس کو للکارا ہے۔

September 28,2010 The middile East midia reaserch instute

تصویروں کی زبانی عوام کے جوش مارتے ہوئے سیلاب کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔اس احتجاجی ریلی پر تبصرہ کرتے ہوئے برطانوی صحافی Andy Worthington رقم طراز ہیں۔

In response , on Sep 28,2010 a million people poured into the streets of Karachi to peacefully express their support for Dr.AAfia Siddiqui. Following the action of Rechard Berman on Sept 23, 2010 (This day in 2010 Richard Barman condemned Aafia to 86 years of isolation.) this has to date been the largest public rally in recent Pakistan history and one that stayed true to Aafia's request that no violence be done in her name.

''فیصلہ کے ردعمل میں ۲۸ ستمبر ۲۰۱۰ء کو تقریباً دس لاکھ لوگ کراچی کی گلیوں میں نکل پڑے تا کہ وہ پرامن طریقے سے ڈاکٹر عافیہ کے ساتھ اظہار یک جہتی کر سکیں۔ جج رچرڈ برمن جس نے آج کے دن عافیہ کو ۸۶ سال قید بامشقت کی سزا سنائی تھی، اس کے ردعمل میں یہ پاکستان کی حالیہ تاریخ کی سب سے بڑی عوامی ریلی تھی۔ اور اس قدر جم غفیر نے پرامن رہ کر عافیہ کی اس خواہش کو سچ کر دکھایا جس میں اس نے درخواست کی تھی کہ اس کے نام پر کسی طرح کا تشدد نہ اختیار کیا جائے۔''

عافیہ کے فیصلہ پر Ramsey Clark کا احتجاجی بیان

سابق اٹارنی جنرل جن کی عمر اس وقت ۸۷ سال ہے انھوں نے ڈاکٹر عافیہ کے فیصلہ پر اپنا رد عمل ظاہر کرتے ہوئے کہا

Dr.Aafia Siddiqui was victimized by international politics being played for power. I haven't witnessed such bare injustice in my entire career. Neither did she kill anyone, nor did she attempt at . In fact she was shot thrice.

It was an open violation of the international laws. I regret that the U.S. violated the rules. I would raise voice for her repatriation. I will gather people in America, for a one-point agenda of Dr Aafia's repatriation. I hope significant peace and justice activists will join me in promoting this agenda.

She is an innocent citizen of Pakistan who has been wronged and denied justice. Her trial in the US was illegal and unjustified. She is a mother and a daughter for which justice demands that she should immediately be released.

رمزے کلارک نے کہا:

''ڈاکٹر عافیہ صدیقی طاقت کے لئے کھیلی جارہی بین الاقوامی سیاست کا شکار ہوئی ہیں۔ میں نے اس قدر ننگی ناانصافی پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ نہ تو اس نے کسی کو قتل کیا اور نہ ہی قتل کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خود اس کو تین گولیاں ماری گئیں۔ یہ (فیصلہ) بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے قانون کی دھجیاں اڑائی ہیں۔ میں اسکی (پاکستان کو) حوالگی کے لیے تحریک چلاؤں گا۔ میں لوگوں کو ایک نقطہ پر جمع کروں گا کہ عافیہ کو امریکہ سے آزاد کیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ بڑی تعداد میں امن و انصاف کے علم برداراس ایجنڈے کو کامیاب بنانے میں میرا ساتھ دیں گے۔

وہ (عافیہ) ایک بے گناہ پاکستانی شہری ہے۔اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور اسے انصاف سے محروم کیا گیا ہے۔امریکہ میں اس پر مقدمہ چلانا نہ صرف غیر قانونی تھا بلکہ بلا جواز

بھی تھا۔ وہ ایک ماں ہے اور ایک بیٹی ہے اور انصاف کا تقاضہ ہے کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔
عافیہ پاکستان میں ہمت اور حوصلہ کی علامت ہیں۔ ان کی المناک آزمائش پر قوم میں قوم وغصہ کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ پاکستانی حکومت کو کچھ جوش اور جذبہ کا مظاہرہ کر کے امریکی صدر اوبامہ کو عافیہ کی رہائی کے سلسلہ میں خط لکھنا چاہیئے۔ عافیہ لوگوں کے دلوں میں گھر کر چکی ہے۔ میں نے کراچی اور اسلام آباد میں لوگوں کی محبت دیکھی ہے۔ جہاں بھی میں گیا میں نے ہر جگہ لوگوں کے ہجوم کو عافیہ کے حق میں اور امریکہ اور پاکستان کی حکومتوں کے خلاف نعرہ بازی کرتے ہوئے دیکھا۔ عافیہ صدیقی بے قصور ہیں۔ اور طاقت کے عالمی کھیل کا شکار ہوئی ہیں۔ میں نے اپنی پورے کیریر میں ایسی واضح ناانصافی نہیں دیکھی نہ ہی عافیہ نے کسی کو قتل کیا اور نہ ہی ایسی کوشش کی، ان کو فوری طور پر رہا کر دینا چاہیئے۔ عافیہ کی رہائی سے امریکہ اور پاکستان کے تعلقات مضبوط ہوں گے۔''

(Ramsey Clark, former U.S. Attorney General Speaks for Aafia Siddiqui)

(پیام حیاء ای میگزین، شمارہ نمبر ۵/ ۲۰۱۴ء، www.darsequran.com)

مشہور امریکی ریسرچ اسکالر Stephen lendman نے عافیہ کی سزا پر یہ بیان دیا:
''عافیہ کو صرف مسلمان ہونے کی سزا دی گئی ہے''۔

متعصب امریکی وکیل و تجزیہ نگار اسٹیون ڈاوٹز جس نے ہمیشہ عافیہ کی مخالفت میں لکھا، امریکی عدالت کی ناانصافی اور عافیہ کی جرم بے گناہی کی سزا دیکھ کو چیخ اٹھا اور اس نے کہا:
''میں ایک مردہ قوم کی بیٹی کو ملنے والی سزا کو دیکھنے آیا تھا لیکن اب میں انسانیت کی ماں عافیہ صدیقی کو سلام پیش کرتا ہوں''۔

www.aafia moment.com/aafia-ki-daadrasi-tayyas-singhanvi

جماعت اسلامی پاکستان کے عظیم رہنما و قائد سید منور حسن نے لاہور میں احتجاجی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے یہی مطالبہ کیا تھا کہ ''عافیہ کو رہا کرو'' وہ بے قصور ہے عوام کا ایک جم غفیر تھا اور سب کی زبان پر یہی مطالبہ تھا۔

Image courtesy: Rozana Exp. Pakistan Sept 27. 2010

پشاور میں پاسبان نے عافیہ کو سزا سنائے جانے کے بعد امریکہ کے خلاف احتجاجی ریلی نکالی اس فیصلہ کے خلاف شدید غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے امریکی پرچم نذر آتش کیا۔

Image courtesy: Jasarat.com, Pakistan Sept 24. 2010

اسلامی تحریک طلبہ پاکستان اور خاکسار تحریک نے لاہور میں عافیہ کی سزا کے خلاف ایک عظیم الشان احتجاجی ریلی کا انعقاد کیا۔ احتجاج کرنے والوں نے ہاتھوں میں بڑے بڑے احتجاجی بینرس اٹھا رکھے تھے جس پر تحریر تھا دختر مشرق ڈاکٹر عافیہ صدیقی محمد بن قاسم کی منتظر ہے۔

Image courtesy: Rozana Exp. Pakistan Sept 27. 2010

جمیعۃ الطلبہ پاکستان نے امریکی عدالت کے فیصلہ کے خلاف عافیہ کی رہائی کا مطالبہ کیا مظاہرین کے ہاتھوں میں بینر تھے جس پر تحریر تھا ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو فوراً رہا کرو۔

Image courtesy: Jasarat.com, Pakistan Sept 24. 2010

ڈیفنس ہیومن رائٹ گروپ اسلام آباد پاکستان نے اس امریکی عدالتی فیصلہ کے خلاف اسلام آباد میں جلسہ کیا اور امریکی پرچم کو پیروں تلے روندا۔

Image courtesy: Jasarat.com, Pakistan Sept 24. 2010

ہیومن رائٹس نیٹ ورک نے کراچی میں کل جماعتی احتجاجی ریلی کا انعقاد کیا ان کے ہاتھوں میں بڑے بڑے احتجاجی بینرس تھے جن پر لکھا تھا:

''امریکہ کی غلامی نہیں عافیہ کی آزادی چاہئے''

Image courtesy: Rozana Exp. Pakistan Sept 27. 2010

امریکی فیصلہ کے خلاف کراچی مسلم خواتین نے ایک بڑی ہی عظیم الشان احتجاجی ریلی کا انعقاد کیا۔ ان کے ہاتھوں میں بڑے بڑے بینرس تھے جن پر لکھا تھا:

''عافیہ کے خلاف امریکی فیصلہ عدالتی دہشت گردی ہے''۔

خواتین کی اس ریلی کو جماعت اسلامی کے سابق امیر قاضی حسین احمد نے خطاب کیا۔ انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر عافیہ کے خلاف فیصلہ امریکہ کا اسلام اور مسلمانوں پر ایک اور حملہ ہے۔

Image courtesy: Rozana Jung. Pakistan Sept 27. 2010

چالیس حقوق انسانی کی علم بردار تنظیمیں عافیہ کی رہائی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔اس کی بے گناہی کے مزید ثبوت پیش کیے جا رہے ہیں۔لیکن کچھ نہیں ہو رہا ہے۔حکومتوں کے ذریعہ مسئلہ نہیں اٹھایا جا رہا ہے اور امریکہ نے دھاندلی سے عافیہ پر جھوٹے الزامات لگائے ہیں۔

www.ciibroadcasting.com/2014/4/01/11 yearson-us.government-cant -break-dr- aafia-iman

امریکی فیصلہ کے خلاف احتجاج کی مزید تفصیلات

(کراچی) ڈاکٹر عافیہ پر فیصلہ کے خلاف ہزاروں افراد احتجاج کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے اور امریکی قونصل خانہ کی طرف پوری شدت سے بڑھے۔ پولس کو احتجاج کرنے والوں کے خلاف ربڑ کی گولیاں اور آنسو گیس کے گولے داغنے پڑے۔

ملتان: پاکستان کے شہر ملتان میں اس فیصلہ کے خلاف عوام سڑکوں پر نکل آئی۔ براک اوبامہ اور جنرل پرویز مشرف کے پوسٹر جلائے گئے۔اس سلسلہ میں سب سے بڑا مظاہرہ پشاور میں ہوا۔مظاہرین نے ایک عظیم الشان پر امن ریلی نکالی۔مظاہرین امریکہ مخالف اور جہاد کے حق میں نعرہ لگا رہے تھے۔ جماعت اسلامی پاکستان اور عمران خان نے دیگر پارٹیوں کے اشتراک سے احتجاجی مارچ نکالا اور صدر آصف علی زرداری کو خوب کوسا۔

www.the guardian.com /words/2010/sep/24/pakistan aafia-siddiqui-jailed-

کراچی میں عوامی احتجاجی مظاہرہ

ڈاکٹر عافیہ کے فیصلہ کے دن کراچی میں عوام سراپا احتجاج تھی۔عوام کا مطالبہ تھا کہ عافیہ کو امریکہ کی جیل سے فی الفور رہا کیا جائے۔سزا سنائے جانے کے بعد جماعت اسلامی اور دیگر جماعتوں سے وابستہ افراد کراچی میں عافیہ کے گھر اکٹھا ہو کر امریکہ مردہ آباد اور اللہ اکبر کے نعرے لگا رہے تھے۔فیصلہ سے ناراض مظاہرین نے امریکی پرچم نذر آتش کر دیا۔

www.awaztoday.com/news-Dr.Aafia-siddiqui sentenced -to-86-years in -jail 1-7-197 political news spy

اس عظیم احتجاجی ریلی سے خطاب کرتے وقت ڈاکٹر فوزیہ صدیقی نے کہا کہ جب تک

ڈاکٹر عافیہ صدیقی امریکہ کی جیل سے رہا ہوکر اپنے ملک پاکستان نہیں آتی احتجاج جاری رہے گا۔

پاکستانی قومی اسمبلی کے ارکان نے عافیہ کی بہن فوزیہ صدیقی کے ساتھ یکجہتی واک کیا تھا۔سندھ اسمبلی نے عافیہ کی سزا کو انسانیت کی تذلیل قرار دیدیا تھا۔

جماعت اسلامی خواتین کی مرکزی جنرل سکریٹری رخسانہ جبیں نے بیان دیا تھا کہ حکومت اپنے شہریوں کے حقوق کے تحفظ میں ناکام رہی ہے۔

لاہور میں ڈاکٹروں کا احتجاج ہوا تھا۔ملک بھر کے وکلاء نے بھی احتجاج کیا تھا۔عمران خان نے کہا فیصلہ سے امریکی نظام انصاف کی قلعی کھل گئی ہے۔حکومت میں ہوتے تو امریکہ اور ناٹو سے تعلقات ختم کردیتے۔کراچی اور حیدرآباد کی ریلیوں سے الطاف حسین نے ٹیلی فونک خطاب کیا۔ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی بہن اور والدہ نے حکمرانوں کو ذمہ دار ٹھہرایا اور ''عافیہ موومنٹ'' شروع کرنے کا فیصلہ اور اعلان کیا۔

(۸۶سالہ قیدی مظلوم امت مسلمہ: ڈاکٹر عافیہ صدیقی)

عافیہ کی رہائی کے لئے ایک طالبہ کا انوکھا احتجاج

اسلام آباد میں اے لیول کی طالبہ اسماء وحید نے کالج کی تقریب اسناد کے موقع پر وفاقی وزیر''فاروق ستار'' کے ہاتھوں ڈگری لینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہماری بہن عافیہ امریکی قید میں ہے جس کو رہائی دلانے کے لئے حکومت پاکستان سنجیدہ کوشش نہیں کررہی ہے۔ اس لئے میں حکومتی نمائندہ کے ہاتھوں احتجاجاً ڈگری لینے سے انکار کرتی ہوں۔یہ کہہ کر ہاتھ جھٹک دیا۔اسماء وحید کا یہ کردار لائق تقلید ہے۔جہاں جہاں اور جس جس دل میں جس درجہ اسلامی غیرت تھی مظاہرہ اور احتجاج میں اسی قدر شدت تھی۔.....مگر.....ایک کردار پاکستان کی نام نہاد NGOs کا نہایت ہی شرمناک رہا۔ایک تبصرہ من وعن ملاحظہ کریں:''مگر آج پاکستان کی نام نہاد این جی او کیا کررہی ہیں۔ان کی بے چینیاں کہاں گئیں جو کسی عیسائی،ہندو اور قادیانی کے مونچھ کے بال ٹوٹنے پر شور مچانا شرع کردیتی ہیں۔وہ جو طالبان کے خلاف پیش پیش تھیں جو کراچی پریس کلب پر دستخطی مہم چلاتی تھیں۔یہ اسماء جہانگیر اس وقت کہاں ہے۔سوال یہ ہے کہ اس کی زبان جو ہمیشہ مذہب کے خلاف متحرک رہتی ہے اب تالو سے چپکی ہوئی کیوں ہے؟ یہ

خاموشی چہ معنی دارد؟ یہ نام نہاد سیکولر لابی فیشن وعریانی و بے حیائی کوملکی ترقی کا راز بتاتی ہے۔ قانون رسالت کے خلاف محاذ آرا رہتی ہے جو ملک سے سیاست و مذہب کو جدا کر کے چنگیزی نظام کو مسلط کرنا چاہتی ہے اس مسئلہ پر خاموش ہی نہیں بلکہ امریکی موقف کی حمایت کرتی ہے۔ انگریزی داں طبقہ اپنی زبانوں پر تالے ڈالے بیٹھا ہے۔صرف اور صرف انتخاب عالم کی قیادت میں ہیومن رائٹ نیٹ ورک ایک واحد ادارہ ہے جو متحرک ہے۔

(بحوالہ روزنامہ امت کراچی حیدرآباد بروز پیر ۲۴/جنوری ۲۰۱۰ء۔کاشف حفیظ صدیقی)

عافیہ کی رہائی کے لئے کوششیں-احتجاج واثرات

عافیہ کی سزا کے خلاف احتجاج کا حکومت پاکستان پر یہ اثر ہوا کہ وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے پاکستانی پارلیمنٹ میں یہ کہا:

Yousuf Raza Gilani told parliament today that he had Appealed to the US to release Siddiqui in order to improve its image" in pakistan.

Declan walsh in Karachi.Friday 24 september 2010 /18.48

www.the guardian.com/word/2010/sep/24/pakistan aafia- siddiqui-

آج ہم نے یو ایس سے اپیل کی ہے کی وہ عافیہ کو جلد رہا کرے تاکہ پاکستان میں امریکہ کی ساکھ کچھ بہتر ہو سکے۔

امریکی عوام نے ڈاکٹر عافیہ سے اظہار یکجہتی کے لئے متعدد بار احتجاجی مظاہرے کیے۔ حال ہی میں ۲۳ر ستمبر ۲۰۱۵ء کو ڈاکٹر عافیہ کے خلاف مذکورہ عدالتی فیصلہ کے دن کو یوم سیاہ کے طور پر منایا گیا۔

(بحوالہ ماہنامہ وحدت جدید دہلی نومبر ۲۰۱۵ء، ص ۶۴)

عافیہ صدیقی کی رہائی کے ضمن میں ایک پٹیشن وہائٹ ہاؤس میں دائر کرائی گئی تھی۔ یہ پٹیشن ۴ر جولائی ۲۰۱۴ء کو دائر ہوئی تھی۔ اس پٹیشن میں دنیا بھر سے ایک لاکھ افراد نے اس دستخط کے ساتھ کہ عافیہ کو رہا کیا جائے دستخط کر کے براک اوبامہ سے عافیہ کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

www.aafia moment.com/aafia-ki-daadrasi-tayyas-singhanvi

۶ر مئی ۲۰۱۰ء ہزاروں مرد و خواتین نیو یارک سٹی میں جمع ہو کر عافیہ کی رہائی کا مطالبہ کرر ہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں بینر تھے جن پر تحریر تھا۔

Release Dr. Afia Siddiqui and her children.

جس میں حسب ذیل گروپ احتجاج کرنے والوں میں شامل تھے۔

American Muslim alliance(AMA), Community Masjid of Atlanta (Georgia), Families United for justice in America (Fuja), International Action Center (New York), Islamic Centre of North America (ICNA), Justice for Aafia Coalition (UK), Muslim Alliance in North America (MANA), Freedom Forum (New York), The Peace and Justice Foundation.

عافیہ کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کے اثرات کو امریکہ نے بھی محسوس کیا۔ ذیل میں امریکی وزارت خارجہ کا اعتراف درج کر رہے ہیں۔

امریکی وزیر خارجہ نے اپنے حالیہ دورۂ پاکستان میں یہ شکوہ کیا تھا کہ پاکستان کو اتنی مالی امداد دینے کے باوجود پاکستانی عوام میں امریکہ مخالف جذبات کیوں پائے جاتے ہیں۔ امریکہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ڈرون حملے اور ڈاکٹر عافیہ صدیقی جیسے واقعات پاکستان میں امریکہ کے خلاف روز بروز نفرت میں اضافہ کر رہے ہیں۔ امریکی قید میں عافیہ صدیقی نے پوری قوم کو یکجا کر دیا ہے اور وہ قوم کی آواز بن گئی ہے۔ اگر امریکہ ان مخالف جذبات میں کمی لانا چاہتا ہے تو اسے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو رہا کرنا اور ڈرون حملے بند کرنے ہوں گے۔ امریکی صدر اوبامہ نے اپنی مصر میں کی گئی تاریخی تقریر میں مسلمانوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ اپنے وہ اس قول پر عمل کر کے دکھائیں۔ امریکی صدر کو کسی کی بھی سزا معاف کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ آج وہ اپنا یہ اختیار استعمال کرتے ہوئے ڈاکٹر عافیہ کو پاکستان بھیج کر پاکستانی قوم میں پائے جانے والے امریکہ مخالف جذبات میں کمی لا سکتے ہیں۔

(بحوالہ مضمون ڈاکٹر عافیہ صدیقی۔ ایک اور محمد بن قاسم کی منتظر، آج کی دنیا اشتیاق بیگ)

عافیہ بے گناہ ہے

عافیہ القاعدہ لیڈی، ہیروں کی سوداگر، دہشت گردوں کی پشت پناہ کی حیثیت سے مشتہر کی گئی تھی۔ان میں سے کسی الزام کا ثابت ہونا تو دور کی بات سرے سے کوئی الزام لگایا ہی نہیں گیا۔نیز جو الزام عائد کیا گیا وہ بھی ثبوتوں سے عاری ہے اور خود عافیہ کی بے گناہی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

عافیہ نے رائفل یا بندوق اٹھائی ہے اس کا کوئی بھی ثبوت نہیں ہے۔اس رائفل پر عافیہ کے فنگر پرنٹس نہیں پائے گئے۔علاوہ عافیہ کے کوئی دوسرا زخمی بھی نہیں ہوا۔اس انتہائی چھوٹے سے روم میں کسی دیوار یا فرش میں بندوق کی گولی کا کوئی سوراخ یا نشان نہیں ہے۔عافیہ کے وکیل دفاع ٹینا ایم فوسٹر نے کہا کہ کوئی فورنسک ثبوت نہیں ہے۔بندوق پر عافیہ کی انگلیوں کے نشانات نہیں پائے گئے:

Her current defense attorney Tina M. Foster says there is no forensic evidence linking her to the crime.There were no finger prints on the gun.

نہ تو عافیہ کے ہاتھوں پر نہ ہی پردہ پر کسی طرح کے Gun powder کے نشانات ملے۔ایسا کچھ کوئی اور نہیں کورٹ ڈاکومنٹ کہتے ہیں۔

www.countercurrents.org/bello 110413.htm

دیوارروں پر دو گولیوں کے نشانات تھے۔جس کے بارے میں یہ کہا گیا کہ عافیہ نے رائفل سے فائر کئے یہ وہی نشانات ہیں۔لیکن ایف بی آئی نے اپنی رپورٹ میں یہ واضح کیا کہ یہ سوراخ رائفل کی گولی کے نہیں ہیں۔

He ultimately concluded that the holes could not have been made by the M-4 rifles as the prosecution had suggested.

(بحوالہ:Aafia Siddiqui Just fact p.15)

دیوار کے اسی سوراخ کے بارے میں فارنسک رپورٹ کا کہنا ہے کہ یہ نشان رائفل کی گولی کے نہیں ہیں۔

افغان کمانڈر نے کہا کہ عافیہ نے کبھی فائر نہیں کیا۔

The Afghan commander of the police compound would later state "the prisoner" (refering to Aafia Siddiqui) never fired a weapon"

(بحوالہ:Aafia Siddiqui Just fact p.10)

لیگل ٹیم کے ایک ممبر Elaine sharp نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ میری نگاہ میں یہ فیصلہ سراسر غلط ہے۔کوئی فورنسک ثبوت نہیں، پھر بھی سزا؟ دراصل یہ فیصلہ حقائق کی بنیاد پر نہیں بلکہ خوف کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

One member of Siddiqui's legal team at the time, Elaine Sharp said: In my view the verdict is wrong. There was no forensic evidence, and the witness testimony was divergent to say the least. This was a verdict based on fear not fact."

www.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddiqui-woman-isis-wanted
-trade-foley-then-soldoff-27083html

چار برطانوی پارلیمانی ممبرس لارڈ احمد, لارڈ شیخ, لارڈ پٹیل اور ایم پی محمد سرور نے کہا کہ عافیہ کے خلاف عدالتی کارروائی سراسر غلط ہے۔انھوں نے کہا کہ عافیہ کے خلاف کوئی جرم نہیں بنتا نہ تو کوئی عقلی ثبوت ہے نہ ہی فورنسک ثبوت۔عافیہ کو رہا کیا جانا چاہئے۔

Four British parliamentarians called the trial a grave miscarriage of justice and demanded Siddiqui's release.

www.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddiqui-woman-isis-wanted
-trade-foley-than-sotloff-27083ntml

لیکن اس منطق کا کیا کریں گے!

"اگر بالفرض مان لیں کہ عافیہ بے گناہ ہے۔تو آخر کیوں دنیا کے بڑے دہشت گرد گروپ ہی عافیہ کی رہائی چاہتے ہیں؟"

www.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddiqui-woman-isis-wanted
-trade-foley-than-sotloff-27083ntml

ایسا نہیں ہے کہ القاعدہ کے لوگ ہی عافیہ کی رہائی چاہتے ہیں بلکہ سابق یو ایس اٹارنی جنرل Ramsey Clark کی بھی یہی مانگ ہے کہ عافیہ کو رہا کیا جائے اور دنیا بھر کے انصاف پسندوں کا بھی یہی مطالبہ ہے۔

www.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddiqui-woman-isis-wanted
-trade-foley-than-sotloff-27083ntml

عافیہ القاعدہ لیڈی تھی...وہ دہشت گردوں کو مالی امداد فراہم کرتی تھی...وہ امریکہ کو مطلوب تھی۔ ایسے بڑے اور سنگین الزامات کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ذرا اس کے بارے میں قریبی پڑوسیوں سے پوچھیں۔ کچھ اس کے بارے میں جانیں۔ اس کے کلاس فیلو سے معلومات حاصل کریں اور ان اساتذہ سے جنہوں نے اس کو پڑھایا ہے ان سے معلوم کریں۔ دیکھیں کہ وہ عافیہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ عافیہ کے پڑوسی کہتے ہیں وہ بے گناہ ہے۔

عافیہ اپنے شوہر اور دو بچوں کے ہمراہ مارڈان بلڈنگ کی بیسویں منزل پر بوسٹن ہاسپٹل کے پاس رہتی تھی۔ جہاں ان کے شوہر Anesthesiologist کے طور پر کام کرتے تھے۔

پڑوسیوں کا کہنا ہے کہ وہ ایک صاف ستھری، پابند شریعت مسلم خاتون، نیک بیوی اور شریف ماں تھیں۔

-foleywww.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddiqui-woman-isis-wanted -trade
-than-soldoff-27083html

ان کے کلاس فیلوز اور ٹیچرس جنہوں نے ان کو پڑھایا...اور جو اس کے ہم جماعت تھے۔ ان سب کی عافیہ کے تعلق سے یہی گواہی تھی کہ عافیہ ایک محنتی طالبہ، نرم گفتار، صاف کردار، نہایت شرمیلی لیکن Radical Islam کی علم بردار تھی۔

www.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddiqui-woman-isis-wanted
-trade-foley-than-sotloff-27083ntml

باوجود ان تمام غلط پروپگنڈوں کے عافیہ کے ایک حمایتی ابوصبا بہ ان الفاظ میں عافیہ کی تعریف کرتے ہیں۔

''جو لوگ اس خاتون کو جانتے ہیں ان کے بیان کے مطابق اس خاتون کے اندر اسلام کے تئیں فکر اور قربانی کا جذبہ قابل رشک تھا۔ ایک ایسی قربانی جو بہت آسان اور سادہ

انداز میں کام کی شکل میں ظاہر ہوتی تھی۔ جو لوگ عافیہ کو جانتے تھے، وہ یاد کرتے تھے کہ وہ بہت چھوٹی خاموش طبع نرم مزاج اور شرمیلی خاتون تھیں جس پر کسی ہجوم میں مشکل سے ہی دھیان جاتا تھا پھر بھی وہ ضرورت کے اعتبار سے ہی بات کرتی تھی۔

جب وہ ایم آئی ٹی میں تھی تو مقامی جیلوں میں مسلم قیدیوں میں قرآن اور اسلامی ادب سے متعلق کتابیں بھیجنے کی تحریک چلاتی تھی۔ کیمپس کے اندر بھی وہ اسلام کے تئیں وقف رہتی تھی جہاں اس کے ساتھی طالب علم اسے نرم گفتار محنتی اور مذہبی مانتے تھے لیکن انتہا پسند نہیں۔

(Abduction, Secret detetion, torture and repeated raping of Affiya Siddiqui by Stphen lendman - www.rense.com/general84/dg.htm)

جیل میں عافیہ کی حالت زار

ڈاکٹر عافیہ اس وقت Carswell Prison at U.S. Military base in Fort Worth Texas United States میں چھیاسی سالہ سزا کی مدت کاٹ رہی ہے۔ یہ مدت خود اعصاب شکن ہے۔ باوجود اس کے بار بار اسے تعذیب کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اسے جیل کے محافظ اور دیگر قیدی تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔ اہل خانہ سے اس کا رابطہ کاٹ دیا گیا ہے نہ تو وہ Mail چیک کرسکتی ہے نہ ہی خط و کتابت کرسکتی ہے۔ عافیہ کا ایک بھائی ٹیکساس میں رہتا ہے لیکن وہ اپنی بہن سے مل نہیں سکتا۔ اہل خانہ میں سے کوئی اس سے رابطہ نہیں کرسکتا۔

ایک بار واشنگٹن میں ایک بڑا مظاہرہ ہوا تھا۔ یہ مظاہرہ جس جیل میں عافیہ قید ہے اس کے باہر ہوا تھا۔ اس احتجاج کے دباؤ میں عافیہ کو ایک بار اس کے اہل خانہ سے فون پر بات کرائی گئی تھی۔ اس وقت ڈاکٹر فوزیہ نے عافیہ سے پوچھا کہ آخر وہ اتنے میل کرتی ہے تو ان تمام میل کو وہ رد کیوں کرتی ہے تو جواب میں عافیہ نے کہا: کیسا میل!

عافیہ جیل میں بڑی اذیت کے دن گذار رہی ہے۔ جیل میں جیل محافظوں اور قیدیوں نے اسے بری طرح مارا۔ اسے قید تنہائی میں رکھا گیا۔ عافیہ کو اس کے نام آئے ہوئے خطوط نہیں دیے جاتے۔ وہ تمام تر خطوط لوٹا دیے جاتے ہیں۔ واپس لوٹائے جانے والے خطوط پر Undeliverable کی مہر لگی ہوتی ہے۔

What happened to Aafiya Siddiqui and where is she now?

چھیاسی سال قید کی سزا کاٹنے والی عافیہ کا قید خانے میں یہ حال ہے۔ ایک سال قبل عافیہ کے اہل خانہ نے اس ظالمانہ امریکی سزا کے خلاف اپیل کرنے کا فیصلہ کیا تاہم وکالت نامہ پر عافیہ کے دستخط کی ضرورت تھی لیکن وہ دستخط نہیں لئے جا سکے۔ اس کا سبب امریکی حکام کی جانب

سے غیر اعلانیہ پابندی ہے جس کے تحت نہ اہل خانہ نہ وکلا کی ہی عافیہ صدیقی تک رسائی ہے۔
(روزنامہ امت کراچی حیدرآباد ۲۹/جون ۲۰۱۵ء مضمون نویس علی جبران)

افسوس صد افسوس کی قانونی چارہ جوئی کے لئے وکالت نامہ پر عافیہ کے دستخط ہونے ہیں۔دستخط کے لئے عافیہ سے ملاقات ضروری ہے۔لیکن نہ تو اہل خانہ نہ ہی وکیل کو ملاقات کی اجازت ہے۔ایسا کچھ وہ ظالم کر رہا ہے جو دنیا بھر میں انسانی حقوق کا خود کو سب سے بڑا علم بردار گردانتا ہے۔

کہاں ہیں دنیا بھر میں حقوق انسانی کے علم بردار۔حقوق انسانی کے چمپین کہاں ہیں۔ یہ دیکھو عافیہ سے اس کے وکلا تک کو ملنے کی اجازت نہیں۔کہاں ہیں وہ جن کو ملالہ کا تو بہت ملال تھا لیکن اس ظلم کی شکار مسلسل تعذیب سے دوچار عافیہ کا بالکل ملال نہیں۔عافیہ قید میں ہے۔اوبامہ اسے مرا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں وہ کینسر زدہ ہے وہ مر رہی ہے۔اسے صحیح علاج کی ضرورت ہے۔ اسے طبی امداد کی ضرورت ہے۔کارس ویل کی قید...دکھ تکلیف اور موت کا پروانہ ہے۔

مئی اواخر میں جیل محافظوں نے گھس کر اس پر بے رحمی سے حملہ کیا۔اسے خون آلود بے ہوشی کی حالت میں چھوڑ دیا۔اٹارنی ٹینا فوسٹر کی مداخلت کے بعد دو روز بعد اسے طبی مدد ملی۔ وہ امریکہ میں مر جائے گی۔شاید اگلی بار جیل محافظ ہی اسے مار ڈالیں۔طبی امداد سے محرومی اسے یقیناً مار ڈالے گی۔وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کی شکار ہے۔اس کا جرم امریکہ میں غلط وقت پر مسلمان ہونا ہے۔وہ ایم آئی ٹی گریجویٹ ہے۔وہ برانڈیز یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی ہے۔وہ قابل احترام خاتون ہے۔وہ انتہائی مذہبی ہے۔اس نے کوئی جرم نہیں کیا ہے۔اس کے ساتھ بے ایمانی کا برتاؤ کیا گیا ہے۔اسے امریکی بربریت کا شکار بنایا گیا ہے۔
(بحوالہ مضمون انگلش سے اردو ترجمہ بعنوان امریکہ میں سیاسی قیدی یو ایس کی ناانصافی کی شکار عافیہ صدیقی)

ان دنوں عافیہ ایک نفسیاتی مریضہ ہے۔اور کارسویل کے نفسیاتی شعبہ میں زیر علاج ہے۔عافیہ کو بغرض علاج لیکن بالکل قید تنہائی میں رکھا گیا ہے

www.newsweek.com/2014/09/26/aafia-siddiquiwoman-isis-wanted
-trade-foley-than-sotloff-27083ntml

ظاہر ہے کہ نفسیاتی مریضہ کو بالکل قید تنہائی میں رکھ چھوڑنا یہ تو خود پاگل بنا دینے والا عمل ہے۔اور ایسا کچھ علاج کے نام پر کیا جارہا ہے۔جیل میں عافیہ کی حالت زار کا اندازہ آپ اس سے لگائیں کہ جب عافیہ سے جیل میں اس کی افطار و سحری کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیا کچھ کھاتی پیتی ہے تو اس نے بتایا: حکام اسے کھانے کے لئے جو کچھ دیتے ہیں اسی میں سے وہ پانی اور ڈبل روٹی بچا کر رکھ لیتی ہے اور اسی سے افطار و سحری کرتی ہے۔ساتھ ہی اس کا کہنا تھا کہ وکیل سے ایک اپیل دائر کروادیں کہ ماہ رمضان میں اسے جیل حکام بزور طاقت کھانے کے لئے مجبور نہ کریں۔

(روزنامہ امت کراچی حیدرآباد ۲۹ر جون ۲۰۱۵ مضمون نویس علی جبران)

عافیہ کی یہ گزارش خود ایک اور سزا کا پتہ دیتی ہے کہ یہ ظالم روزہ کی حالت میں زبردستی سزا کے طور پر غذا انڈیل دیتے ہیں جس سے روکنے کے لئے عافیہ نے گذارش کی ہے۔

کیا عافیہ زندہ ہے؟

یہ اپنے آپ میں ایک بڑا سوال ہے۔ہم دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ عافیہ کو زندہ اور سلامت رکھ اور جلد جیل سے رہائی دے۔اس سلسلہ میں جیل اتھارٹی کی وضاحت سے شک رفع نہیں ہوتا۔جیل انتظامیہ کی وضاحت دیکھیں:

کارسویل جیل اتھارٹی نے عافیہ کے بارے میں بتایا کہ عافیہ اس وقت بالکل اچھی حالت میں ہے۔اس کا اپنے گھر سے فون رابطہ بھی رہتا ہے۔آخری بار ۱۹ر جون ۲۰۱۲ء کو اس نے فون سے اپنے گھر رابطہ کیا ہے۔

اسی طرح ہیوسٹن میں پاکستان کے کونسلیٹ جنرل پابندی سے اس قید خانہ میں عافیہ سے ملنے آتے ہیں۔اس طرح کی اب تک کی سب سے آخری ملاقات اپریل ۲۰۱۲ء میں ہوئی ہے۔

http://tribune.com.pkstory/396625/dr-aafiya-still-alive-us-prison-spokes person.

مذکورہ بالا جوابات کی روشنی میں سوال پھر بھی باقی رہ جاتا ہے کہ کیا عافیہ زندہ ہے؟ جون ۲۰۱۲ء یا اپریل ۲۰۱۲ء سے جون ۲۰۱۶ء کے بیچ کی تفصیلات کون بتائے گا!!!

استقامت کو تیری سلام، عافیہ!

حضرت سمیہؓ، حضرت زنیرہؓ، حضرت نہدیہؓ اور حضرت ام عمیسؓ... یہ باندیاں تھیں جن کا جرم اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا کہ وہ اللہ واحد پر ایمان لائی تھیں۔ ظالموں کا ظلم انہیں راہ اسلام سے پھیر نہ سکا۔ حضرت سمیہؓ نے جان جان آفریں کے حوالے کردی لیکن ایمان کا سودا نہ کیا۔ صحابیات کے انہیں روشن نقوش کی اتباع کرنے والی عافیہ نے بھی ظلم کی چکی میں پسنا گوارا کرلیا۔ اہل خانہ کی محبتوں سے دور پانچ سالہ غیر قانونی حراست میں تعذیب کے تمام مراحل سے گذریں جس میں جسم بھی چور چور ہو گیا اور اندر تک روح بھی زخمی ہوگئی۔ ان تمام کے باوجود بھی عافیہ نے استقامت کا ثبوت دیا۔ وہ ظلم کے خلاف مسلسل احتجاج کرتی رہی... چیختی رہی ... چلاتی رہی۔ بھلے ہی اس کو سزا ہوئی لیکن وہ مومنانہ شان کے ساتھ صحابیات کے نقوش پا کو چومتی ہی نظر آتی ہے۔ شدید درد و کرب میں بھی وہ مرد ڈاکٹر سے مرہم پٹی نہیں کرواتی۔ تمام تر تکلیف دہ حالت میں بھی وہ نماز روزے کی پابندی کرتی ہے۔ وہ انتہائی نحیف ونزار ہونے کے باوجود بھی پورے اسلامی وقار کے ساتھ با حجاب عدالت میں حاضر ہوتی ہے۔ اور جب جب اسے موقع ملتا ہے قرآن کی آیات پڑھ کر سناتی ہے۔ عافیہ کے بندوق کا گھاؤ جس کی بنا پر پیٹ کا آپریشن کرکے آنتوں کا بڑا حصہ نکال دیا گیا ہے۔ اس کو بھوک نہیں لگتی۔ جو کھاتی ہے وہ ہضم نہیں ہوتا۔ اس کا ایک گردہ خراب ہوگیا جسے آپریشن کرکے باہر نکال دیا گیا۔ مستقل اذیت سے ذہنی توازن بگڑا ہوا... درد سر میں، درد پورے بدن میں، زخم خوردہ ہونے کے باوجود عافیہ نے منع کردیا کہ اس حالت میں بھی کوئی مرد ڈاکٹر اس کا معائنہ کرے۔ مرہم پٹی کرے۔ یہ اس کا فیصلہ ہے اسی پر وہ مرجانا پسند کرے گی۔

It was her decision as she refused to seen by a male doctor.

(Dr.Afiya Siddiqy other voices.p-22)

ڈاکٹر عافیہ نے امریکی حکومت سے مطالبہ کیا کہ اگر امریکی حکومت اس کو مجرم سمجھتی ہے تو اس بھیانک سلوک کے بجائے اس کو سزائے موت دے دی جائے لیکن اس کی تذلیل نہ کی جائے کیوں کہ مومن عورت کی تذلیل اس کے لئے موت سے بدتر ہوتی ہے۔

(ہفت روزہ القلم ۲۰/تا ۲۶/فروری ۲۰۱۵)

ایف بی آئی ایجنٹ نے عافیہ کے خلاف مقدمہ چلانے کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ عافیہ پوری طرح فٹ ہے۔اس کی ذہنی حالت بالکل درست ہے۔اس کے خلاف مقدمہ چلایا جانا چاہئے۔اس ایجنٹ نے بطور دلیل کے یہ کہا:

''عافیہ انتہائی زخمی حالت میں بھی نماز کی پابند ہے اور روزے رکھتی ہے''۔

(ہفت روزہ القلم ۲۰/تا ۲۶/فروری ۲۰۱۵ء)

میری بہن اللہ کی سلامتی ہو تم پر، تم نے اس قدر استقامت کا ثبوت دیا۔

عافیہ کو جب جج نے سزا سنائی اس نے بڑے ہی اطمینان سے سزا سنی۔عموماً سزا سننے کے بعد ملزمین کے حواس متاثر ہو جاتے ہیں ۔ عافیہ کو جرم نا کردہ کی چھیاسی سال کی سزا ---بظاہر زندگی جیل میں ہی کٹ جائے گی۔ لیکن جن کا عزم راسخ ہوتا ہے، ایمان پختہ ہوتا ہے، وہ ان سزاؤں سے کہاں گھبراتے ہیں۔ع

جب وقت شہادت آتا ہے، دل سینوں میں رقصاں ہوتے ہیں

عافیہ نے بڑے ہی اطمینان سے جج کو قرآن سنایا۔یہ عافیہ کے استقامت کی روشن مثال ہے۔

سزا سنانے کے بعد جج نے کہا اگر تم رحم کی اپیل کرنا چاہو تو میں کچھ سال کم کر دوں گا۔ لیکن اس عظیم بہن نے کہا رحم کی اپیل تم سے نہیں کروں گی ۔ رحم کی اپیل تو میں اپنے رب رحیم سے کروں گی ۔آفرین.....آفرین.....میری بہن! تو نے اس جج کی نخوت پہ خاک ڈال دی۔اللہ اکبر وللہ الحمد...زندہ باد! عافیہ زندہ باد۔

اگر عافیہ ۱۲۲/سال کی عمر تک زندہ رہی تو ۲۰۹۶ء میں اس کی سزا کی مدت پوری ہوگی اور اسے رہائی ملے گی ۔ظالموں نے اپنی سکت بھر اس معاملہ کو وہاں تک پہنچا دیا ہے کہ عافیہ اس دوران فوت ہو جائے ۔لیکن علیم و خبیر کی ذات سے کوئی بھی چیز پوشیدہ اور بعید نہیں اور بیشک

آخرت کی زندگی بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

عافیہ نے رحم کی اپیل نہ کرکے باب عرش بریں کو کھٹکھٹایا ہے۔ سب سے بڑی بارگاہ میں اپیل لگا دی ہے۔ وہ اللہ جو عزیز ہے، قہار ہے، جبار ہے، منتقم ہے۔

کارسویل فیڈرل میڈیکل سینٹر جیل میں جب عافیہ کے بھائی کی عافیہ سے ملاقات کرائی گئی۔ الفاظ کے کیمرہ سے کھینچی گئی تصویر ملاحظہ کریں:

دونوں طرف سے شیشے کی اسکرین اور چار بندوق بردار محافظوں کے درمیان جہاں کیمرہ آن ہے نقل وحرکت کو مسلسل قید کر رہا ہے۔ ایسے میں ان بھائی بہنوں نے کیا بات کی ہوگی، کیا کہہ سکے ہوں گے؟!

11 years on- us goverment can't break Dr.Aafia's Iman
www.ciibroadcasting.com/2014/1-11-year m u.s- government- cant-break- dr- aafias-imaan

عافیہ کے بھائی جب جیل میں ملنے گئے۔ وہ خود دل شکستہ تھے پس مردہ تھے انتہائی کسمپرسی کے حالت میں اپنی بہن کو دیکھا۔ آپ تصور کیجئے انتہائی بے بسی اور بے کسی کے عالم میں عافیہ نے اپنے بھائی کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے جو کلمات ادا کئے جب کہ عافیہ کی حالت اس قدر خراب تھی۔ عمر سے زیادہ بوڑھی، شکستہ و خستہ حال، زخم خوردہ، خوف زدہ، جسمانی اور روحانی ہر دو طور پر ٹوٹی پھوٹی اور اس پر مستزاد آگے کے سارے دانت ٹوٹے ہوئے (اس کے باوجود) عافیہ نے اپنے بھائی سے حوصلہ افزا الفاظ کہے۔

”آپ کو اللہ پر توکل کرنا ہوگا، اسی طرح آپ انسانیت پر بھی بھروسہ رکھیں، انسان پر۔ میں نے اپنا ایمان نہیں کھویا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ ہماری قوم کو جرأت دے گا۔ ہماری امت کو ہمت نصیب کرے گا۔ بس وہ ایک بار متحد ہو کر اس مقصد کے لئے کھڑے ہو جائیں اور انہیں یہ احساس ہو جائے کہ یہ صرف میری آزمائش نہیں ہے بلکہ ہر ایمان والے کی آزمائش ہونی ہی ہے تو پھر ان شاء اللہ میں رہا ہو جاؤں گی۔“

www.ciibroadcasting.com/2014/4/01/11 years on - us . government - cant-break-dr- aafia-iman

مبشرات عافیہ

رؤیا اھل السجون قیدیوں کے خواب

اچھے خواب خواہ جیلوں میں دیکھے جائیں یا جیل کے باہر (رویا صالحہ) نبوت کا حصہ ہیں۔اچھے خواب مبشرات ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ نے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا ۴۶واں حصہ ہے (بخاری جلد سوم، ۱۸۷۵)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نبوت میں سے صرف اب مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔صحابہ نے پوچھا الْمُبَشِّرَات قال الرویا الصالحہ ۔ یہ مبشرات کیا ہیں آپ نے فرمایا اچھے خواب۔لیکن جیل کا خواب سے ایک الگ ہی تعلق ہے۔اسی لیے صاحب بخاری نے بخاری شریف میں اسی عنوان سے ایک باب باندھا ہے۔اس باب کے تحت حضرت یوسفؑ کے قیدی ساتھی کے خواب کا تفصیلی تذکرہ ہے جس سے اہل السجون کے خواب کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ اللہ اپنے خاص بندوں کو جنہیں آزمائشوں کے لیے چنتا ہے تو انہیں مایوسی سے بچانے اور ان کے اندر جذبۂ استقامت کو بڑھانے کے لیے مبشرات سے نوازتا ہے۔آگے جیل کے اندر قید اہل السجون کے خواب کا ذکر کریں گے۔(فکو ا العانی، ص ۴۷)

عافیہ کا جب بھی اس کے گھر فون سے رابطہ کرایا گیا اس نے اپنی والدہ کو حوصلہ دیا اور بتایا کہ میں پریشان نہیں ہوں۔ مجھے اکثر خواب میں آقا مدنی ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے

اور حضرت محمد ﷺ اماں عائشہؓ کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور مجھے انہوں نے اپنی بیٹی بنایا ہوا ہے۔عافیہ نے اپنی والدہ کو اپنا خواب سنایا کہ'' میرے خواب میں آقا مدنی ﷺ تشریف لائے تھے اور میں نے ان سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے صرف اتنا ارشاد فرما دیں کہ میری آزمائش کب ختم ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹی یہ تو آپ کی آزمائش ہے ہی نہیں۔ آپ تو آزمائش سے اوپر جا چکی ہیں، یہ تو میری امت کی آزائش ہے۔میری امت کیا کرتی ہے یہ ان کی آزمائش ہے۔

(ہفت روزہ القلم ۲۰؍تا ۲۶؍فروری ۲۰۱۵)

ڈاکٹر فوزیہ صدیقی نے روزنامہ امت کراچی کو بتایا کہ میری تقریباً پندرہ منٹ تک عافیہ سے بات ہوئی تھی۔اس کا کہنا تھا کہ امی سے کہیں کہ وہ افسردہ نہ ہوں۔اسے خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔حضور اکرم ﷺ اسے تسلی دیتے ہیں اور ان کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ اپنی ساری تکلیفیں بھول جاتی ہے۔ڈاکٹر عافیہ کا یہ بھی کہنا تھا کہ امریکی جیل کے حکام حیران ہیں کہ ہماری اس قدر سختی اور مظالم کے باوجود یہ لڑکی اس قدر پرسکون اور مطمئن کیوں ہے۔

(روزنامہ امت کراچی حیدرآباد ۲۹؍جون ۲۰۱۵ء مضمون نویس علی جبران)

امریکی جیل میں اپنے پہلے رمضان کے احوال ڈاکٹر عافیہ صدیقی نے اپنے اہل خانہ سے بیان کیے تھے جس میں ان کا کہنا تھا کہ وہ آزمائش کے دن مشیت الٰہی سمجھ کر گزار رہی ہیں اور پرسکون ہیں کہ خواب میں انہیں حضور ﷺ کی بشارت ہوتی ہے۔وہ اکثر خواب میں دیکھتی ہیں کہ حضور ﷺ انہیں افطار کے وقت باغ میں لے جا کر آم کھلاتے ہیں۔ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا کہنا تھا کہ بشارت کے دوران حضور اکرم ﷺ کا کہنا تھا کہ وہ اپنی امی سے کہیں کہ افطار میں آم ضرور کھایا کریں اور اللہ کا شکر ادا کریں۔

(روزنامہ امت کراچی حیدرآباد ۲۹؍جون ۲۰۱۵ء مضمون نویس علی جبران)

فریادعافیہ

عافیہ اس وقت سلاخوں کے قید پیچھے ہے۔ وہ کسی محمد بن قاسمؒ، طارق بن زیادؒ اور محمود غزنویؒ کا انتظار کر رہی ہے۔ کیا ایسے لوگ کہیں سے نمودار ہوں گے یا عافیہ کی عمر اسی میں گذر جائے گی؟؟؟

مسئلہ ایک معصوم جان کا نہیں اس غیرت وحمیت کا ہے جو ہم سے چھن گئی، جس کی چادر عصمت امریکی بے رحموں کے ناپاک قدموں تلے ہر روز کچلی جا رہی ہے۔ جس کا لباس ہر روز تار تار کیا جا رہا ہے اور دشمن ہماری بے بسی پر قہقہے لگا تا ہے۔ ہمیں کب خیال آئے گا اپنی حالت کے سدھارنے کا۔

عافیہ کی ماں کہتی ہیں ''کافی دن بعد جب اس کا فون آیا تو فون میں آواز بھی ٹھیک سے نہیں آ رہی تھی۔ بس بولی کہ کیا میرے آقا ﷺ کی امت میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو کہ اس ناکردہ گناہ کی سزا سے مجھے نجات دلائے، جو کہ بہت بھیانک ہے۔''

(پیام حیاء ای میگزین)

اس وقت ہماری اور آپ کی بہن عافیہ پابند طوق وسلاسل ہے، مجبور ہے، محکوم ہے۔ وہ منتظر ہے کہ کوئی محمد بن قاسم بن کر اس کی آزادی کے حق میں جدوجہد کرتا ہے۔ نامعلوم اس کی دعاء نیم شب پر کب قدرت جوش میں آتی ہے مگر اس کا یقین ہے کہ اس کی جدوجہد رائیگاں نہیں جائے گی۔ اس کے پاس اس دنیا میں عزت ونام اور آخرت میں بہت بڑا اجر موجود ہے۔

عافیہ کی فریاد

عافیہ کے اپنے الفاظ میں ڈاکٹر عافیہ نے ۲۴/اگست ۲۰۱۳ء کو ٹیلی فون پر اپنی والدہ کو یہ اشعار سنائے۔

اس قید میں کشتی ہوں اور قید ہے منجدھار
میں ڈوب رہی ہوں کوئی سنتا ہے یہ پکار
قاسمؒ کا بیٹا کوئی یا اس کا سا سالار
محمودؒ کی غیرت یا اس کا سا پیار
خولہؓ کی سی جرأت، بھائی وہ جس کا تھا ضرارؓ
ہے کوئی جو خالدؓ کی طرح رب کی ہو تلوار
سن اے میرے پیارے تیرا درماں ہے رہائی
ہوں گی میں بہن تیری اور تو میرا بھائی
ہوں گی میں اسی کی جو سنے گا میری دہائی
اللہ کی بندی کو دلائے گا آزادی
اللہ نے سن لی ہے میرے دل کی منادی

(بحوالہ پیام حیاء ای میگزین)

عافیہ کی رہائی پوری امت کی ''غیرت'' کا معاملہ ہے

اللہ رب العزت سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں ہے۔

لَیسَ شَئٌ اَغیَرَ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَل

(صحیح مسلم۔کتاب التوبہ۔حدیث نمبر ۶۹۹۶)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَہؓ اَنَّ رَسُوْلَ ﷺ قَالَ الْمُوْمِنُ یُغَارُ لِلْمُوْمِنِیْنَ وَاللّٰہُ اَشَدُّ غَیْرا

(صحیح مسلم جلد سوم۔کتاب التوبہ۔حدیث نمبر ۶۹۹۹)

مومن غیرت مند ہوتا ہے۔اللہ اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُغَارُ وَاِنَّ الْمُوْمِنُ یُغَارُ وَغَیْرَ ۃُ اللّٰہِ اَنْ یَّاتِیَ الْمُوْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَیْہِ

(صحیح مسلم کتاب التوبہ باب غیرۃ اللہ وتحریم الفواحش ۲۷۶۱۔صحیح بخاری کتاب النکاح باب الغیر ۃ ۵۲۲۳)

اللہ تعالیٰ غیرت والے ہیں اور مومن بھی غیرت مند ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب مومن وہ کام کرتا ہے جو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ یُغَارُ وَاِنَّ الْمُوْمِنُ یُغَارُ وَغَیْرَ ۃُ اللّٰہِ اَنْ یَّاتِیَ الْمُوْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَیْہِ

(صحیح مسلم جلد سوم کتاب التوبہ ص ۶۱۸۔حدیث نمبر ۶۹۹۵)

غیرت، اللہ کا وصف ہے جو یقینی طور پر اللہ کے رسولوں میں پایا جائے گا۔اور اس وصف کا اللہ کے مومن بندوں میں پایا جانا ازحد ضروری ہے۔

قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ لَو رَأَیْتُ رَجُلاً مَعَ اِمْرَأَتِی لَضَرَبْتُہٗ بِالسَّیْفِ غَیْرُ مُصْفِحٍ .فَقَالَ النَّبِی صلعم اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَیْرَۃِ سَعْدٍ لَّاَ نَااَغْیَرُ مِنْہُ وَاللّٰہُ اَغْیَرُمِنِّیْ

(باب الغیر ۃ بخاری شریف باب ۱۳۷)

حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو اسے اپنی سیدھی تلوار سے قتل کر ڈالوں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے۔ یقیناً میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

دیوثت غیرت کی ضد ہے۔ غیرت کے مقابلہ ''دیوث'' کا نام لیا جاتا ہے۔ دیوث اسے کہتے ہیں جو اپنے اہل خانہ کو حرام کام پر دیکھے اور منع نہ کرے۔ اپنے گھر میں حرام کاری کو برداشت کرے۔ آپؐ نے فرمایا:

لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ دَیُّوْث (احمد نسائی ابوداؤد تفہیم احادیث جلد ہفتم ص ۲۱۹)

دیوث جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیوث وہ شخص ہے جسے معلوم ہو کہ اس کی بیوی بدکار ہے۔ یہ جان کر بھی وہ اس کا شوہر بنا رہے۔

رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ نے جنت کو حرام قرار دے دیا ہے۔

۱۔ ہمیشہ شراب پینے والا

۲۔ والدین کا نافرمان

۳۔ دیوث جو اپنے اہل میں برائی کو برقرار رکھے۔ یعنی اپنے گھر میں جانتے ہوئے برائی کو برقرار رکھے اور منع نہ کرے۔

غیرت سائنس کی ریسرچ کا موضوع ہے

اس سلسلہ میں ایک ماہر کی آراء ملاحظہ فرمائیں۔

پروفیسر ژوف کہتے ہیں۔ غیرت سائنس کی ریسرچ کا موضوع ہے کیونکہ جو بھی اس فیلڈ میں ریسرچ کرتا ہے کم از کم اسے غیرت اور اس کے لوازمات سے ضرور واقفیت ہوگئی ہوگی۔

پروفیسر ژوف نے کہا کہ میں نے پیراسائیکالوجی کے تمام امتحانات میں غیرت کا ٹسٹ لیا تو پتہ چلا یہ ایک دماغی لہر ہے جو کہ خالص مثبت ہے لیکن جب اس لہر کا خاتمہ ہوجاتا ہے تو انہیں خلیات سے اور لہریں نکلتی ہیں جو کہ خالص منفی ہوتی ہیں اور پھر وہ منفی لہریں نکلنا بند نہیں ہوتیں بلکہ اور زیادہ بڑھتی رہتی ہیں۔ اس لئے بے حیاء اور بے غیرت آدمی اپنی بے غیرتی میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔

(بحوالہ جنسی زندگی-اسلام اور جدید سائنس ص ۲۳۶ حکیم طارق چغتائی اعجاز پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی)

درج بالا سائنسی تحقیق اسی نقطہ تک پہنچتی ہے کہ غیرت کی ضد دیوثت ہے اور یہ کہ بے غیرت آدمی بے غیرتی میں بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

ایک عالم دین الشیخ بکر بن عبداللہ ابوزید نے غیرت کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

''غیرت: یہ بندہ میں اللہ کی طرف سے ودیعت کردہ روحانی قوت ہے جو محرم رشتوں، عظمتوں، اور عفتوں کو غاصبوں اور مجرموں سے محفوظ رکھتی ہے۔ اسلام میں غیرت انتہائی پسندیدہ خصلت ہے۔ (کتاب پردہ محافظ نسواں ص ۱۳۹ مکتبہ الفہیم مئو)

غیرت کی ایک اور جامع تعریف:

''غیرت ایک روحانی قوت ہے جو اللہ نے انسانوں کے اندر پیدا فرمارکھی ہے۔ جو انہیں شرف حرمت اور پاک دامنی پر ابھارتی ہے اور ہر مجرم کے خلاف نفرت پر آمادہ کرتی ہے۔ اسلام میں غیرت اخلاق محمودہ میں سے ہے۔ (اسلام، عورت اور یورپ ص ۱۴ مکتبہ الفہیم مئو)

غیرت کی تعریف علامہ عبدالرحمٰن مدنی نے ان الفاظ میں کی ہے ''غیرت اس احساس کا نام ہے جو کسی ایسے موقع، واقعہ اور مسئلہ پر ابھرتی ہے جس کا تعلق عزت نام خاندان، فیملی، ملک، قوم یا مذہب سے ہو۔ غصہ غیرت کے جذبہ کے ساتھ ہی ابھرتا ہے یعنی عزت و ناموس اور مذہب وملت سے متعلق کسی مسئلہ پر غم وغصہ جو بالکل ناقابل برداشت ہو غیرت کہلاتا ہے۔ ایسی بات یا ایسا معاملہ جس کا ذکر، جس کا بیان، جس کا سننا یا بولنا جس کے ہونے کا تصور بھی قطعاً قابل برداشت نہ ہو اس پر غم وغصہ کا یا شدید غصہ کا احساس غیرت کہلاتا ہے۔ غیرت کے معاملہ میں انسان اور قومیں کبھی سمجھوتہ نہیں کرتیں۔ غیرت ہی ایسا جذبہ اور احساس ہے کہ اس پر کوئی مصلحت اور مفاد غالب نہیں آتا۔ غیرت جسے آئے وہ غیرت مند کہلاتا ہے۔

(عبدالرحمٰن مدنی پیام حیاء ای میگزین، شمارہ نمبر ۵ ؍ ۲۰۱۴ء۔www.darsequran.com)

جب غیرت زندہ تھی

(۱)

غزوہ بنوقینقاع.. نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی غیرت کا عظیم نمونہ ہے

مدینہ میں یہود کے تین قبیلے آباد تھے۔ بنوقینقاع، بنونضیر اور بنوقریظہ۔ یہ سب کے سب مدینہ کے حوالی میں رہتے تھے اور ان کا گذارہ تجارت، صناعی، زرگری، آہنگ گری اور زراعت پر مبنی تھا۔ بنوقینقاع زرگری کا کام کرتے تھے اور اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ کے ذخائر بھی پاس رکھتے تھے۔

آنحضرت ﷺ غزوۂ بدر میں فتح کے بعد تشریف لائے تھے اور بنوقینقاع کو برے انجام سے ڈرا چکے تھے کہ وہ اپنی بدعہدیوں سے باز آئیں اور بدر میں مشرکین کے انجام سے سبق لیں۔ انہوں نے نہ صرف یہ طعنہ دیا کہ قریش تو لڑائی سے ناواقف ہیں اور ہم سے اگر تمہارا پالا پڑا تو ہم بتادیں گے لڑا کیسے جاتا ہے۔ پھر انہوں نے مختلف بہانوں سے مدینہ کے مسلمانوں کو تنگ کرنا شروع کردیا۔ ایک بار ہوا یوں کہ ایک عرب عورت بنوقینقاع کے بازار میں کچھ سامان لے کر آئی اور بیچ کر ایک سنار کے پاس جو کہ یہودی تھا کسی ضرورت سے بیٹھ گئی۔ یہودی نے اس کا چہرہ کھلوانا چاہا مگر اس نے انکار کردیا۔ اس پر اس سنار نے چپکے سے اس کے کپڑے کا نچلا کنارہ پیچھے کی طرف باندھ دیا۔ اس عورت کو کچھ بھی خبر نہ ہوئی۔ جب وہ عورت اٹھی تو کپڑے کے بندھے ہوئے ہونے کی وجہ سے اچانک سے بے پردہ ہوگئی۔ اس پر یہودیوں نے زوردار قہقہہ لگایا۔ عورت نے چیخ و پکار مچائی جسے سن کر ایک مسلمان نے اس سنار پر حملہ کردیا جس نے اس عورت کو بے پردہ کیا تھا اور اسے مارڈالا جواباً یہودیوں نے مل کر اس مسلمان پر حملہ کیا اور شہید کردیا۔ اس کے بعد مقتول مسلمان کے گھر والوں نے شور مچایا اور یہود کے خلاف مسلمانوں کی فریاد کے نتیجہ میں مسلمان اور بنوقینقاع کے یہودیوں کے بیچ بلوہ ہوگیا۔

(الرحیق المختوم ص ۳۹۳)

جب آپ ﷺ کو اس واقعہ کی تفصیلات معلوم ہوئی۔ تفصیلات سننے کے بعد آپ کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ آپ نے مدینہ کا انتظام ابولبابہ بن عبدالمنذر کو سونپا اور خود حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کے ہاتھ میں مسلمانوں کا پھریرہ دے کر اللہ کے لشکر کے ہمراہ بنوقینقاع کا رخ کیا۔ انہوں نے آپ کو دیکھا تو قلعہ بند ہوگئے۔ آپ نے ان کا سختی سے محاصرہ کرلیا۔ یہ جمعہ کا دن تھا اور شوال دو ہجری کی پندرہ تاریخ۔ پندرہ روز تک یعنی ہلال ذوالقعدہ کے نمودار ہونے تک

محاصرہ جاری رہا پھر اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا جس کی سنت ہی یہ ہے کہ جب وہ کسی قوم کو شکست و ہزیمت سے دوچار کرنا چاہتا ہے تو ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے۔ چنانچہ بنو قینقاع نے اس شرط پر ہتھیار ڈال دیے کہ رسول ﷺ ان کی جان و مال آل واولاد اور عورتوں کے بارے میں جو فیصلہ کریں گے انہیں منظور ہوگا۔اس کے بعد آپ کے حکم سے ان سب کو باندھ لیا گیا لیکن یہی موقع تھا جب عبداللہ بن ابیٔ نے اپنا منافقانہ پارٹ ادا کیا۔اس نے رسول االلہ سے اصرار والحاح کیا کہ آپ ان کے بارے میں معافی کا حکم صادر فرمائیں بالآخر رسول ﷺ نے اس منافق کے ساتھ رعایت کا معاملہ کیا اور اس کی خاطر ان سب کی جان بخشی کردی البتہ انہیں حکم دیا کہ وہ مدینہ سے نکل جائیں اور آپ کے پڑوس میں نہ رہیں ۔ رسول ﷺ نے ان کے اموال ضبط کر لئے۔ (الرحیق المختوم ص۳۹۴)

یہ ہے غیرت...ایک عورت کی بے آبروئی اور آپ ﷺ کی غیرت...صحابہ کی غیرت.....

یہی غیرت محبوب ہے۔

یہی غیرت مطلوب ہے۔

یہی غیرت مقصود ہے۔

اسی میں زندگی ہے۔

(۲)

معتصم باللہ ایک مسلم حکمراں بغداد کی مسند خلافت پر متمکن جب اسے زبطرہ اور ملیطہ کے برباد ہونے کی خبر پہنچی ،اس خبر کو بیان کرنے والے نے یہ بھی بیان کیا کہ ''ایک ہاشمیہ عورت کو رومی گرفتار کر کے کشاں کشاں لئے جا رہے تھے اور وہ وامعتصماہ! وامعتصماہ! (معتصم باللہ کہاں ہو! معتصم مجھے بچاؤ!) پکارتی جا رہی تھی ۔ یہ عورت سیکڑوں میل دور رومیوں کے علاقے میں واقع ''عمودیہ'' نامی قلعہ میں قید تھی ۔ معتصم باللہ کی رگوں میں غیرت مند خون دوڑ رہا تھا۔ جب اس تک اس مظلوم عورت کی جھنجھوڑ دینے والی فریاد پہنچی ۔وہ لبیک کہتا ہوا تخت سے کود پڑا اور یہ نہیں پوچھا کہ قلعہ کتنی دور ہے اور فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر کوچ کا نقارہ بجوا دیا۔اس نے قلعہ کا محاصرہ کیا۔زبردست حملہ کیا قیدیوں کو آزاد کرایا۔ایسا اس وقت ہوا جب غیرت زندہ تھی۔

و بلغه ان امرأة هاشمية صاحت وهی اسیرة فی ایدی الروم وامعتصماه فاجابها وهو جالس علی سریره لبیک لبیک و نهض عن ساعته و صاح فی قصره النفير النفير ثم ركب دابته (الكامل فی التاریخ جلد سوم ص ۱۹۷)

ولما بلغ المعتصم ذلک ان امرأة هاشمیة صاحت وهی فی ایدی الروم وامعتصماه استعظمه و نهض من وقته و جمع العساکر

(تاریخ ابو الفداء ج اول ص ۳۸۷)

ان هاشمية صاحت وهی فی ایدی الروم وامعتصماه فاجاب و هو علی سریره لبیک لبیک و نادی بالنفير (تاریخ ابن خلدون ج سوم ص ۲۶۲)

(۳)

ساحل سندھ سے گذرتی ہوئی کشتیوں کو داہر کے غنڈوں نے لوٹ لیا۔عورتوں اور بچوں کوقیدی بنالیا۔ وہ ان تمام قیدیوں کو ہنکائے لئے جارہے تھے۔انہیں قیدیوں میں سے ایک قیدی عورت نے فریاد لگائی:

اِنَّ امْرَاَةً سبیت بالهند فنادت یا حجاجاه !فاتصل به ذلک فجعل یقول لبیک لبیک و انق سبعة آلاف الف درهم حتی افتتح الهند و استنقذ المرأة و احسن الیها (معجم البلدان، ج۵، صفحہ ۳۵۰)

حجاج تم کہاں ہو؟ حجاج میری مدد کرو؟ خبر پہونچانے والے نے انہیں الفاظ میں خبر پہونچادی کہ اس مظلوم عورت کی آخری چیخیں ان الفاظ پر مشتمل تھیں۔ یہ حکمراں جو مسلمانوں کی تاریخ میں بدنامی کی حد تک مشہور ہے، جو اپنے افعال و کردار کے لحاظ سے اتنا بھی نہیں سمجھا جاتا کہ کوئی اس کے نام پر اپنے بچے کا نام رکھے۔جی ہاں اسی بدنام ترین حکمراں حجاج بن یوسف کی غیرت اسلامی کا اندازہ لگایئے کہ اس بات کی اطلاع ملتے ہی غصہ کی شدت اور غیرت کی انتہا سے مغلوب ہوکر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور وفور جذبات میں اس خاتون کی صدائے مظلومانہ کے جواب میں بے اختیار کہا ”لبیک یا بنتی لبیک یا بنتی“ (اے میری بیٹی میں حاضر ہوں تیری عزت کی حفاظت کے لئے دل وجان سے حاضر ہوں)

حجاج نے فوراً سندھ کے حکمراں راجہ داہر کو مراسلہ بھیج کر اس حرکت پر سخت تنبیہ کی اور یرغمالیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ داہر نے طاقت کے نشہ میں مطالبہ ٹھکرا دیا۔ حجاج نے بات چیت کے ذریعہ معاملہ حل نہ ہوتے دیکھ کر بزور شمشیر اپنی بہنوں کو چھڑانے کا فیصلہ کیا۔

حجاج نے خلیفہ ولید بن عبدالملک سے اجازت لے کر محمد بن قاسمؒ سے مشورہ کیا۔ محمد بن قاسم کی عمر ابھی سترہ سال تھی۔ حجاج بن یوسف نے بلایا اور کہا کہ میری فوج اس وقت مختلف محاذوں پر مصروف پیکار ہے لیکن ایک واقعہ نے مجھے جھنجھوڑ دیا ہے۔ مجھ تک یہ بات پہونچائی گئی ہے کہ ہماری کچھ عورتیں ایک قافلہ کے ساتھ آرہی تھیں۔ راجہ داہر کے ڈاکوؤں نے اس کو لوٹ لیا۔ خواتین کو قیدی بنا لیا۔ ان قیدی خواتین نے واحجاجاہ کہہ کر پکارا یہ سننے والے نے مجھے بتایا میرے پاس فوج نہیں ہے ...... محمد بن قاسم نے نوجوانوں کو جمع کیا۔ ایک فوج تشکیل دی اور کوچ کر گیا۔ محمد بن قاسم کے دل میں یہ بات اس قدر رچ بس گئی تھی، اس کے اندر اتنی تڑپ تھی کہ وہ بیٹھے بیٹھے چونک اٹھتا بلند آواز سے کہنے لگتا لبیک یا اختی لبیک یا اختی میری بہن حاضر ہوں میری بہن میں حاضر ہوں تو نے مجھے پکارا میں حاضر ہوں۔

(معاشرت نبوی اور جدید سائنس۔ حکیم طارق محمد چغتائی اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی)

محمد بن قاسمؒ نے سندھ پر حملہ کیا۔ راجہ داہر کی قوت کو پاش پاش کر دیا۔ نہ صرف اپنی مظلوم بہن کو آزاد کرایا بلکہ برصغیر میں اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈال دی۔ سندھ، تاریخ برصغیر میں باب الاسلام کے نام سے مشہور ہو گیا۔

حجاج اور محمد بن قاسم جیسے مسلمان آج کہاں ہیں جو اپنی بہن عافیہ کو کفار کے چنگل سے نکالنا اپنی قومی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ آج عافیہ کو قید و بند کی زندگی گذارتے ہوئے عرصہ ہو گیا ہے۔ عافیہ کا قصور کیا ہے؟ کیا یہ اس کا جرم ہے کہ وہ اسلام سے محبت کرتی ہے۔ کیا اس کا قصور یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کی حافظہ اور علم دین کی شیدائی تھی۔ کیا اس پر فرد جرم اس لئے عائد کی گئی کہ وہ اسلامی ممالک پر امریکہ کے غاصبانہ تسلط کی کوششوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔ کیا امریکی عدالت نے عافیہ کو اس بات کی سزا دی کی وہ مسلمانوں کی ترقی کامیابی اور عزت وقار کے خواب دیکھا کرتی تھی۔ خواب دیکھنے پر ہی اکتفا نہیں کر رہی تھی بلکہ سوتے جاگتے اس کی تعبیر

کے لئے کوشاں تھی۔ شاید امریکی ایجنسیوں کو عافیہ پر نگاہ رکھنے کا حکم اس لئے دیا گیا تھا کہ وہ دنیا کی چند ذہین ترین لڑکیوں میں سے ایک تھی۔ امریکہ کی بدقسمتی تھی کہ یہ ذہن کسی امریکی یوروپی یا یہودی کا نہیں بلکہ ایک مسلمان کا تھا ایک غیرت منداور حساس مسلمان لڑکی کا۔

ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کے لئے کوشش یہ دنیا کے لحاظ سے قومی غیرت کا معاملہ ہے۔ بہت بھاری ذمہ داری ہے۔ کہاں محمد بن قاسم سیکڑوں میل کا سفر کرکے آئے تھے جب ایک مظلوم عورت نے پکارا تھا اور کہاں وہ پکار جو ہمیں بار بار سنائی دے رہی ہے اور سنا نہیں جا رہا ہے۔

ڈاکٹر عافیہ کے بارے میں ایک اہم فتویٰ

وہ ضعیف لوگ جو مرد بھی ہیں، عورتیں ہیں اور بچے ہیں جو کہتے ہیں اے اللہ اس ظالم بستی سے ہمیں نکال دے۔ اپنی طرف سے کوئی حمایتی پیدا فرما دے اور کوئی مددگار بھیج دے۔ کوئی مددگار کون ہے؟ وہ حکمراں ہیں۔ اور تمام مسلم حکمرانوں پر عافیہ کی رہائی فرض ہے۔ بحر رائق میں ایک فتویٰ ہے اس میں لکھا ہے اگر مشرق میں کوئی مسلمان خاتون گرفتار ہو جائے تو مغرب تک تمام مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ تمام عالم اسلام کے مسلمانوں پر فرض ہے کہ عافیہ کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں ان کو کرنا چاہئے۔ یہ ایک شرعی ذمہ داری ہے۔

(مولانا فضل محمد صاحب۔ استاذ الحدیث جامع بنوری ٹاؤن کراچی۔ پیام حیاء ای میگزین، شمارہ نمبر ۵/۲۰۱۴ء۔ www.darsequran.com)

وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيّاً وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرا

آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا دئے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے۔ (النساء:۷۵)

اس آیت کی تشریح میں معروف مفسر امام مالک القرطبی لکھتے ہیں کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ قیدیوں کو رہا کروائیں خواہ وہ قتال کے ذریعہ ہو یا مال و دولت کے ذریعہ۔

(تفسیر قرطبی جلد پنجم، پیام حیاء ای میگزین، شمارہ نمبر ۵/۲۰۱۴ء۔www.darsequran.com)

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ قیدیوں کو چھڑانا بڑے واجبات میں سے ہے۔فرماتے ہیں قیدیوں کو چھڑانا بڑے واجبات میں سے ہے۔اور اس سلسلہ میں وقف شدہ اور دیگر مال کو خرچ کرنا بہترین نیکیوں میں سے ہے۔

(فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۸، بحوالہ بالا)

ڈاکٹر عافیہ کی حالت زار پر حرمین شریفین مکہ مکرمہ سے استاذ الشیخ ابو محمد عبداللہ الحجازی نے ایک فتویٰ تحریر کیا تھا جس کے مطابق اگر کوئی مسلمان عورت یہود و نصاریٰ یا غیر کے ہاتھوں قید ہو تو تمام مسلمانوں پر اور مسلمان ملکوں پر لازم ہے کہ اس کو مکمل طور پر آزاد کرائیں۔

(ماہنامہ وحدت جدید نومبر ۲۰۱۵ء ص ۶۴)

عافیہ کی رہائی کے لئے کیا کچھ اور کیسے ہو؟

حکومت پاکستان کیا کرے

پرویز مشرف کے دور حکومت میں ہی عافیہ کو امریکہ کے حوالے کیا گیا اور بعد کے حکمراں بھی امریکہ کے ہی چاپلوس تھے۔ بظاہر عافیہ کی ہمدردی کا دم بھر کر عوامی حمایت وتائید تو حاصل کی لیکن عافیہ کی رہائی کے لئے کچھ نہیں کیا۔

حکومت پاکستان کے جتنے بھی حکمراں جرم حوالگی ٗ عافیہ کے مرتکب ہیں یعنی کسی طور پر شامل ہیں انہوں نے حکومتی دیوثت کا ثبوت دیا ہے۔ ان سے توقع رکھنا کہ وہ امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر عافیہ کی رہائی کا مطالبہ کریں گے، میری سمجھ سے ممکن نہیں۔

اگر یہ سچے دل سے اللہ سے توبہ کریں یا حضرت جالوتؑ کی صفات سے متصف کسی اور کو اللہ حکمراں بنادے تو اسے چاہئے کہ عافیہ کے اس پورے معاملہ کو کہ...اسے کب...کس کے کہنے پر....کن کن لوگوں نے اغوا کیا۔ اسے کہاں رکھا گیا؟ اس کے بچے کہاں رکھے گئے؟ کس کس طرح سے سازش رچی گئی؟ ان تمام تفصیلات کو وہ عوام کے سامنے کھول کر بیان کرے اور امریکہ سے واضح انداز میں حوالگیٔ عافیہ کا مطالبہ کرے اور اپنی امت کی بیٹی کو آزاد کرنے کے لئے معتصم باللہ....محمد بن قاسم کی سنتوں کا احیاء کرے۔ تو ان شاء اللہ امت کی یہ بیٹی رہا ہوگی اور اس اقدام کو اللہ مزید کامیابیوں سے ہم کنار کرے گا۔ جس طرح اندلس میں عیسائی حکمراں کے ہاتھوں ایک عیسائی بیٹی بے آبرو ہوئی اس ظالم کے پنجہ استبداد سے اس معصوم کو چھڑانے کے لئے طارق بن زیاد نے اقدام کیا۔ دنیا نے اس اقدام کی برکتیں دیکھیں، اللہ نے اندلس ان کے حوالے کر دیا۔

جب معتصم باللہ نے اقدام کیا تو بدلے میں اللہ نے اسیروں کو رہائی دی اور ''فتح عمودیہ''

کے نام سے تاریخ میں ایک باب بھی جڑ گیا۔ داہر کے غنڈوں کے ہاتھوں قید آبرو کو چھڑانے کے لئے محمد بن قاسم نے اقدام کیا۔ تو اللہ نے آزادی بھی دی اور سندھ کو باب الاسلام بنا دیا۔ ان سنتوں کا احیاء کرتے ہوئے حکومت پاکستان اقدام کرے تو ان شاء اللہ دختر قوم عافیہ صدیقی کو اللہ تعالی رہائی بھی دے گا اور بدلے میں عزت، شہرت، غیرت اور بہت کچھ عطا کرے گا۔

ایمل کانسی اور یوسف رمزی کو امریکہ براہ راست کارروائی کر کے پاکستانی حکومت اور وطنی سرحدوں کو عبور و تاراج کرتے ہوئے پاکستان سے اٹھا لے گیا۔ امریکہ لے جا کر پھانسی دے دی اور بعد میں لاش پاکستان کے حوالے کر دی۔

ریمنڈ ڈیوس امریکی جاسوس دو پاکستانیوں کا کھلا قاتل پاکستانی پولس نے اسے گرفتار بھی کیا۔ جرم پاکستان میں ہوا تھا۔ پاکستانی عدالت میں مقدمہ چلتا قتل کی جو بھی سزا ہوتی اسے ضرور ملتی۔ اور پاکستان میں رہتے ہوئے جاسوسی کے اضافی چارجز بھی لگتے۔ سزا القیناً لمبی ہوتی لیکن امریکہ اپنے جاسوس کو پاکستان سے اٹھا لے گیا۔ ریمنڈ ڈیوس کو سزا بھی نہیں ہوئی۔ پاکستانی عدالت نے امریکی دباؤ میں آ کر صرف اتنی ہی سزا سنائی جتنے ایام وہ حراست میں گزار چکا تھا۔ عدالت نے جرمانہ بھی عائد کیا جسے خود پاکستانی حکومت نے ہی ادا کر دیا۔ ساری کارروائی ایک ہی دن میں مکمل ہوگئی اور بذریعہ طیارہ لاہور سے کابل تک پانچ سو چوراسی ہوائی کلومیٹر کا سفر بھی طے کرا دیا گیا۔

۲ر مئی <u>۲۰۱۱ء</u> کو امریکہ نے ایبٹ آباد میں راتوں رات فوجی آپریشن کر کے ایک گھر پر حملہ کر کے کئی قتل کئے اور اپنے دعوے کے مطابق اس نے اسامہ بن لادن کو بھی شہید کیا۔ راتوں رات نماز جنازہ پڑھوائی اور لاش سمندر کے حوالے کر دی۔ پاکستانی حکمراں اس رات اتنی گہری نیند سوئے ہوئے تھے کہ انہیں اس کارروائی کی کوئی خبر نہیں ہوئی۔ امریکہ نے پاکستان میں گھس کر یہ وارداتیں انجام دیں۔ حکومت امریکہ کی ان تمام کارروائیوں میں حکومت پاکستان کے لئے کھلا ہوا درس ہے۔

حکومت پاکستان کے لئے اس واقعہ میں بھی سبق ہے کہ ملک ہندوستان کی سفیر دیورانی سے امریکہ میں کچھ سرزد ہوا، امریکی حکومت نے اس کے خلاف کارروائی کرنا چاہی لیکن ہندوستانی

حکومت اور پوری ہندوستانی قوم اس کی تائید اور حمایت میں کھڑی ہوگئی اور امریکہ کو جھکنے پر مجبور کردیا۔ اگراس درجہ بھی حکومت پاکستان ہمت کرے تو بہن عافیہ کو واپس لایا جاسکتا ہے۔

حکومت پاکستان پوری دنیا کے مسلم حکمرانوں کو بہن عافیہ کے ساتھ ہو رہے مظالم سے آگاہ کرکے ایک عالمی پریشر بھی بنا سکتی ہے اور ان تمام مسلم ممالک کے اجتماعی پریشر سے بھی عافیہ کی رہائی کی راہ آسان ہوسکتی ہے۔

حکومت پاکستان دنیا بھر کے انصاف پسند حکمرانوں کو عافیہ کے حالات سے باخبر کر کے رہائی کے لئے دباؤ ڈال کر آزاد کرا سکتی ہے۔

ہم حضرت سلمہ ابن اکوعؓ صحابی رسولؐ کی سنتوں کا احیاء کرنے والے ہیں۔ غور کریں، تدبیریں کریں، کوشش کریں۔ شاید اللہ پاک ان کوششوں کو قبول کرلے اور ان کے ذریعہ سے اسی طرح قیدیوں کی رہائی آسان کرے۔

حضرت سلمہ ابن اکوعؓ نے جس عورت کو گرفتار کیا تھا آپؐ نے ان سے کہا وہ لڑکی مجھے ہبہ کردے۔ میں نے اس قیدلڑکی کو رسول اللہ ﷺ کے حوالہ کردیا پھر آپؐ نے اس کے بدلے بہت سے مسلمانوں کو چھڑایا جو مکہ میں قید کردئے گئے تھے۔

(صحیح مسلم ج: دوم باب التنفیل وفداء المسلمین بالاساریٰ)

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حکمراں بزدل ہوجاتے ہیں تو ایسی صورت میں حضرت سلمہ ابن اکوع کی سنتوں کا احیاء اور بھی ضروری ہوجاتا ہے۔

امت مسلم کیا کرے

کرۂ ارض پر بسنے والی امت مسلمہ کا فرض بنتا ہے کہ آپ ﷺ کی زبان مبارکہ سے ادا ہوا فرمان ''فکوا العانی'' کو حرز جاں بنالے۔ اسیر فی سبیل اللہ کی رہائی کے لئے اللہ کی بارگاہ میں رورو کر دعا کریں۔ دعا کی قبولیت والے اوقات میں خاص طور پر دعا کریں۔

دعا کی قبولیت کے مقامات پر حضوری کا موقع ملے تو وہاں جا کر دعا کریں۔ ملتزم کے پاس اور میدان عرفات میں رورو کر رہائی کی دعا کریں۔

جن جن قیدیوں کا نام معلوم ہو ان کا نام لے لے کر دعا کریں۔

ہم اپنی مظلوم بہن ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لیے دعا کریں۔

اے اللہ! ہمیں معتصم باللہ، طارق بن زیاد، حجاج بن یوسف، محمد بن قاسم جیسی غیرت عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دیوثت سے بچا۔

رہائی کے لئے تدبیریں کریں۔

رہائی کے لئے اپنا مال خرچ کریں۔

عافیہ بے قصور ہے دنیا بھر کے سامنے بدلائل واضح کریں۔

دنیا بھر کے انصاف پسندوں کو اس لڑائی میں شامل کریں۔

حقوق انسانی کی علم بردار تنظیمیں کیا کریں

عافیہ کے صاتھ صریح ظلم ہو رہا ہے۔ اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائیں۔ عافیہ کے ساتھ روا رکھی جانے والی حقوق انسانی کی پامالی کے خلاف آواز اٹھائیں۔ عافیہ کے ساتھ ہونے والے ظلم کو بے نقاب کریں۔

عافیہ کے خلاف کوئی جرم ثابت نہیں ہے تو آخر یہ کس جرم کی سزا ہے۔ الگ الگ تاریخوں کو خاص کر کے عافیہ کے اوپر ہونے والے ظلم کو بے نقاب کریں۔

جس تاریخ کو عافیہ کو سزا دی گئی اس دن کو یوم سیاہ، یوم ناانصافی منائیں۔ الگ الگ دنوں کی تخصیص کر کے آواز اٹھائیں۔

عافیہ آئے گی۔ہاں !ان شاءاللہ آئے گی

اے اللہ ....تو نے حضرت یوسف علیہ السلام کو قید سے رہائی نہ دی ہوتی تو ان کے سوتیلے بھائیوں کا مکر، دجل، جبر وظلم دنیا کے سامنے کبھی نہیں کھلتا۔ وہ تو حضرت یوسفؑ کو جیتے جی اندھے کنویں میں پھینک آئے تھے۔ برادران یوسف نے حضرت یوسفؑ کے جسم سے نوچے ہوئے کپڑوں کو جانور کے خون سے لت پت کرلیا۔ روتے ہوئے گھر آئے اور کہا کہ یوسف کو بھیڑیے نے کھالیا ہے۔ یہ دیکھئے یوسف کی خون میں لت پت قمیص۔ یوسف کو بھیڑیے نے کھا لیا ہے....دنیا کو صرف یہی بات ماننی پڑتی۔ اگر یہ بات غلط ہے تو آخر یوسف کہاں ہے؟

عافیہ القاعدہ لیڈی ہے۔ وہ دہشت گردوں کو مالی امداد فراہم کرتی ہے...ہمیں اس کی تلاش ہے...اس سے پوچھ تاچھ کرنی ہے۔ اسی سے بچنے کے لئے عافیہ بچوں سمیت روپوش ہوگئی ہے۔ اگر روپوش نہیں ہے تو بتاؤ عافیہ کہاں ہے؟ یہ ظالم تو عافیہ کو ایک ایسے اندھے کنویں میں ڈال آئے تھے جہاں سے زندہ بچ نکلنا ممکن نہیں تھا۔ بگرام عقوبت خانہ جو صرف مرد قیدیوں کے لئے خاص ہے۔ اس میں کبھی کوئی عورت قیدی بنا کر رکھی ہی نہیں گئی۔ بھلا بگرام ائر بیس میں کوئی خاتون قیدی ہوگی، کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔ اس قدر مظالم سہتے سہتے بالآخر عافیہ مرہی جاتی۔ جس طرح حضرت یوسفؑ اندھے کنویں میں پڑے پڑے مرہی جاتے اور دنیا یہی باور کر لیتی کہ یوسف کو ''بھیڑیا کھا گیا''۔

حضرت یوسفؑ رہا ہوکر جب باہر آئے تو انہوں نے بتایا کہ چرواہوں کا قافلہ ادھر سے گذر رہا تھا انہوں نے پانی کی تلاش میں ڈول اندر ڈالا اسی ڈول کو پکڑ کر میں باہر آگیا۔ وہ مجھے پاکر بہت خوش ہوئے۔ ارے یہ تو بڑا خوبصورت بچہ ہے...یہ تو خوب اچھے داموں بازار میں بکے گا...میں باپ کی شفقتوں سے دور ماں کی محبتوں سے محروم سوتیلے بھائیوں کے عتاب کا شکار...سر بازار کوڑیوں کے دام بکا....آخر میرا قصور کیا تھا؟ مجھے کیوں اندھے کنویں میں ڈالا

گیا۔ میرا بلند اخلاق ہونا، خوش شکل، خوش فکر ہونا۔ یہ تو اللہ کی نوازش ہے۔ آخر میرا قصور کیا ہے؟

حضرت یوسفؑ اب عزیز مصر کے غلام تھے۔ پوری ایمان داری سے اپنا کام انجام دے رہے تھے کہ ایک نئی آزمائش منہ کھولے کھڑی ہوگئی۔ زلیخا ہی اپنے اس غلام پر فریفتہ ہوگئی۔ اب سے پہلے کی آزمائش تو جسم و جان کی تھی لیکن یہ آزمائش تو ایمان ہی سلب کر لے گی۔ زلیخا کے دھمکی بھرے الفاظ ''اگر یہ وہ نہیں کرے گا جس کا میں اسے حکم دے رہی ہوں تو یہ جائے گا جیل اور ذلیل ہو کر رہے گا''۔ یوسفؑ نے دعا کی پروردگار وہ جیل ہی میرے لئے بہتر ہے اس (گناہ) سے جس کی طرف یہ عورت مجھے بلا رہی ہے۔

زلیخا نے ان کے اوپر تہمت لگائی لیکن وہ بے گناہ تھے۔ ان کی قمیص کا پیچھے سے پھٹا ہوا دامن ان کی بے گناہی کو چیخ چیخ کر بیان کررہا تھا لیکن پھر بھی اس بے گناہ کو بے گناہی ثابت ہونے کے بعد بھی جیل میں ڈال دیا گیا۔

جیل اور پردیس کی جیل۔ ان کے گھر والوں کو تو صرف یہی معلوم تھا کہ انہیں بھیڑئے نے چبالیا اور ان کے سوتیلے بھائیوں کو یہ معلوم کہ جس اندھے کنویں میں وہ انہیں ڈال آئے تھے، اس میں پڑے پڑے یوسف تو مر گئے ہوں گے۔

یوسفؑ نے تہیہ کر لیا کہ ہر آزمائش کے پیچھے اللہ کی حکمتیں ہیں۔ جیل میں بھی انکے حصہ کے کچھ فرائض ہیں۔ وہ جیل میں بندگان خدا کی خدمت اور اصلاح و تربیت میں لگ گئے۔ تمام طرح کی دنیاوی سہولتوں سے محروم ہر طرح کے اسباب و آسائش سے دور جیل میں انہوں نے اپنے کردار کو ہتھیار بنایا۔ وعظ و نصیحت کو ذریعہ بنایا اور جیل کے اندر موجود مواقع کو استعمال کیا۔ جیل کا عملہ ان سے محبت کرتا تھا۔ جیل کے قیدی ان کا بڑا احترام کرتے تھے۔ وہ انہیں بہت عزت دیتے تھے (اِنَّا نَرَا کَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ایک نیک آدمی ہیں آپ محسن ہیں) وہ ان سے مشورہ کرتے، اپنے خواب بیان کرتے، تعبیر پوچھتے، یوں انہوں نے کاٹی سالہا سال کی جیل۔

اے مالک یوم الدین...اے عزیز و قہار...اے جبار و منتقم....عافیہ کو قید سے نکال جس طرح یوسفؑ کو تو نے قید سے نکالا۔ تو نے ہی عافیہ کو اب تک زندہ رکھا ہے وگرنہ عافیہ کا کلیجہ اسی

دن پھٹ گیا ہوتا جس دن اس کی گود سے اس کا ننھا شیرخوار کھینچ کر سڑک پر پٹخ کر مار ڈالا گیا تھا۔ تو نے ہی عافیہ کے کلیجہ کو مضبوط باندھا کہ وہ اس ظلم و جبر کے بعد بھی زندہ رہی۔

عافیہ ہزار مظالم سہتی رہی....چیختی رہی....اے اللہ تو نے ہی اسے ثابت قدم رکھا۔

جب ظالم عافیہ کو غزنی گورنر ہاؤس کے پاس خودکش حملہ آور کے طور پر لا کھڑا کر گئے تھے کہ افغان پولس Suicide Bomber سمجھ کر عافیہ کو مار ہی ڈالے گی۔ اے اللہ! عافیہ کی تو نے ہی حفاظت فرمائی اور افغان پولس نے اسے زندہ گرفتار کرلیا۔ ظالم امریکیوں نے خود کو پھنستا ہوا دیکھ کر عافیہ کو افغان پولس کی تحویل میں ہی گولیوں سے بھون ڈالا۔ اے اللہ! تو نے عافیہ کو نئی زندگی دی۔

سینے سے لے کر ناف سے نیچے تک لمبا آپریشن ایک گردہ اور پیٹ کی آنتوں کا بڑا حصہ کاٹ کر نکال دیا گیا۔ لمبا آپریشن...غیر مندمل گھاؤ...رستا خون...انتہائی خراب حالت کے بعد اے اللہ! تو نے اس کو زندہ رکھا۔ چھیاسی سالہ سزا سنائے جانے کے بعد ''ٹکساس قید خانہ'' میں عافیہ پر شدید قاتلانہ حملہ...تڑپتی عافیہ...تین دن تک بغیر علاج و معالجہ کے یوں ہی مر جانے کے لئے...بغیر طبی امداد کے...جیل انتظامیہ نے اسے یوں ہی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اس کے بعد بھی آپ نے عافیہ کو زندہ رکھا۔

اے اللہ! عافیہ کو جیل سے نکال۔ ظالم خوش ہیں کہ اتنی لمبی سزا دی گئی ہے کہ اب عافیہ جیل ہی میں مر جائے گی۔ ہماری سفید پوشی پر بھی حرف نہیں آئے گا۔ اے اللہ! ظالموں کا ظلم بے نقاب کرنے کے لئے، حکمرانوں کی دیوثت کو کھول دینے کے لئے تو عافیہ کو زندہ و سلامت رکھ اور اسے جیل سے رہائی دے تاکہ وہ اپنے عمل سے، اپنے قول سے، اپنے قلم سے حقیقت کے اوپر پڑے دبیز پردوں کو چاک کر سکے۔ ظالموں کو بے نقاب کر سکے۔ انسانی حقوق کی علم بردار تنظیموں کی اصلی حقیقت کو دنیا کے سامنے بیان کر سکے۔ ظالموں کی سفاکی...ان کا جبر...قہر کی ایک زندہ گواہ ہے عافیہ...جسے ظالمین اور دیوث مار ڈالنا چاہتے ہیں اور ہم اسے زندہ واپس لانا چاہتے ہیں۔

عافیہ آئے گی انشاء اللہ ضرور آئے گی۔ ظلم اور ظالموں کو بے نقاب کرے گی۔ ''هِبَةُ الدَّبَّاغ'' کی طرح۔ ہبۃ الدباغ بھی ایسے ہی ظلم و ستم میں گرفتار تھی۔ وہ شام کے دارالحکومت

دمشق میں یونیورسٹی کی شریعہ فیکلٹی کی طالبہ تھی اور اس وقت ظالم صدر حافظ الاسد تھا۔ اس دور کو کون نہیں جانتا۔ سفاک اور درندوں کی وحشت سے بھرا دور تھا۔ جس نے مخالفت کی وہ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ہبۃ الدباغ کے بھائی اخوان کے رکن تھے اور اسد حکومت کو اخوانیوں سے شدید نفرت تھی۔ ہبہ کے بھائی فرار ہوگئے مگر ان کی جگہ رہن کے طور پر بہن ہبہ کو گرفتار کرلیا یہ ۱۹۸۰ء کا ایک دن تھا اس وقت وہ فائینل ایر کے امتحان کی تیاری میں مصروف تھی۔ اسے ظالموں نے گرفتار کیا اور اسے نو برس تک سورج کی روشنی نصیب نہ ہوئی۔ وہ بلا کسی جرم کے تاریک زنداں میں وحشیانہ مظالم سہتی رہی۔ ان کی والدہ کو بھی نہیں بخشا گیا اور انہیں بھی اس جرم کی پاداش میں گرفتار کرلیا گیا پھر دیگر بھائی بہنوں کی باری آگئی۔ ہبہ کے والدین اور آٹھ بہن بھائیوں میں ہبہ کے علاوہ کوئی زندہ نہ رہا شاید قدرت نے اسے اس لئے زندہ رکھا تھا کہ وہ خود اپنی داستان الم لکھے اور ایسا ہوا۔ اس نے آنسو اور خون سے ایک سچی داستان قلم بند کی۔ سیاہ رات کے نو برس کا طویل قصہ تحریر کیا۔ ہبہ کے ذہن میں بھی نہ تھا کہ اس ظلم سے نکل کر وہ یہ داستان الم لکھ سکے گی مگر قدرت کے فیصلہ نرالے ہوتے ہیں... ہمیں امید ہے کہ جلد بہت جلد ظلم وستم کی سیاہ رات کی سحر ہوگی۔ عافیہ ایک نہ ایک دن ضرور زنداں سے آزاد ہوگی۔ ہبۃ الدباغ کی طرح عافیہ کی رہائی کے بعد سفاک ظالموں کے چہروں کو بے نقاب کرے گی۔

(ماخوذ از مضمون ''آیئے دعا کریں'' انور غازی۔ پیام حیاء ای میگزین)

آیئے! ہم سب مل کر اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں۔ اے اللہ! ہم میں حوصلہ دے کہ دنیا بھر کے قید خانوں میں قید عافیہ اور اس جیسی دیگر مسلم مائیں بہنیں اور بیٹیوں کو ظلم و جبر کی چکی سے نکال باہر لاسکیں۔ اے اللہ! ہمارے اس تن نازک میں محمد بن قاسم اور معتصم باللہ کا جگر پیدا فرما دے۔ آمین! یارب العالمین۔

اللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَ زَلْزِلْھُمْ (صحیح بخاری الجہاد والسیر باب الدعاء علی المشرکین۔۲۹۳۳)

اے اللہ! اے کتاب اتارنے والے! جلد حساب لینے والے! ان لشکروں کو شکست دے۔ اے اللہ! انہیں ناکام کر اور ان کے قدم متزلزل کردے

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرٍ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَاقُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہ (جامع الترمذی باب دعاء اللھم انا نسئلک حدیث ۳۵۲۱)

اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے مانگی ہے۔ اور ہر اس چیز سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تیری پناہ حاصل کی۔ اور تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جا سکتی ہے اور ہم کو مقاصد تک پہونچانا تیرا ہی کام ہے اور کسی مقصد کے حصول کے لئے طاقت وقوت اللہ ہی سے ملتی ہے۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلیٰ دِیْنِکَ (جامع الترمذی باب دعاء یامقلب القلوب)

اے دلوں کو پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر ثابت اور قائم رکھ۔

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَرَحْمَتَکَ الَّتِی وَسِعَتْ کُلَّ شَیْئٍ اَنْ تعفولی

(سنن ابن ماجہ باب فی الصائم لا ترد دعوتہ حدیث ۱۷۵۳)

اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر وسیع ہے کہ تو مجھے بخش دے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمَ وصلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ و ذریتہ و اصحابہ اجمعین و من تبعھم باحسان الی یوم الدین

ہاتھ سارے اٹھا دو دعا کے لئے

نعیم الدین نعیمؔ

اپنی پیاری بہن عافیہ کے لئے
ہاتھ سارے اٹھا دو دعا کے لئے
پنجۂ جبر سے آبرو چھین لو

نوجوانوں کرو کچھ خدا کے لئے
اپنی پیاری بہن عافیہ کے لئے
تم کو جینا ہے اگر سر اٹھا کر جیو

ملک وملت اور اپنی بقا کے لئے
ہاتھ سارے اٹھا دو دعا کے لئے

ہو گئے ایک سارے ہی دشمن نعیم
ایک ہو جائیں ہم خدا کے لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تأثرات وتبصرے

(۱)

از: عریشہ تنظیم

سرگزشتِ عافیہ ''وا!معتصماہ'' میں محترم شاہد بدر فلاحی نے جو کچھ تحریر کیا ہے اس کا حرف حرف اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ مصنف نے اس درد اور تکلیف کو اپنی ذات میں محسوس کیا ہے جو عافیہ صدیقی 'قوم مسلم کی مظلوم بیٹی' نے دورانِ اسیری سہا ہے۔ مصنف نے جو کچھ محسوس کیا ہے اس کو سپردِ قلم کرنے میں وہ جس اذیت سے گزرے ہیں اس کا ادراک۔۔۔شاید ہی کوئی کر سکے!

عافیہ پر بیتنے والا سانحہ، ان کی خفیہ گرفتاری و اسیری کی رودادِ الم تحریر کرتے کرتے خامہ خونچکاں اور انگلیاں فگار ہوگئی ہوں گی۔۔۔ یقیناً بکھری کرچیوں کو جوڑ جوڑ کر جو آئینہ مصنف نے بنایا ہے اس میں مظلوم عافیہ کے درد و غم، رنج والم کی جو تصویر ابھرتی ہے وہ دردمند دل رکھنے والوں کو رُلا دینے والی اور بے ہوش پڑے لوگوں کو جگا دینے والی ہے۔ اور اس کی ''وامعتصماہ!، واحجاجاہ!'' کی صدائے دلخراش یقیناً دلوں کو چیر دینے والی اور جگر کو پاش پاش کر دینے والی ہے۔

سرگزشتِ عافیہ صرف ایک سرگزشت ہی نہیں ہے بلکہ ایک درد ہے، ایک کرب ہے جسے ملت کے رگ و پے میں منتقل کرنے کے لئے برادر شاہد بدر نے اپنے خونِ جگر سے یہ تحریر اس امید کے ساتھ لکھی ہے کہ شاید یہ درد پوری امت کا درد بن جائے!

یہ وہ آنسو ہیں جو قلم کے راستے صرف اس لئے بہہ نکلے ہیں کہ شاید قوم کے سخت دلوں کو پگھلا سکیں۔۔۔شاید یہ کسک ہر دل میں اتر جائے، شاید ہر مسلمان وقت کی نزاکت کو سمجھ کر بیدار ہو جائے کہ اب بیدار ہونے کا وقت آ گیا ہے!!!

وامعتصماہ کی جوصدا عافیہ صدیقی کے لئے مصنف نے لگائی ہے، اے! کاش یہ صدا صرف بازگشت بن کر نہ رہ جائے!

یہ کتاب جہاں عافیہ کی سرگزشت ہے وہیں مسلم امہ کی بے حسی کے خلاف ایک احتجاج بھی ہے؛

یہ کتاب جہاں عافیہ کی پہاڑوں جیسی استقامت کا ایک تذکرہ ہے وہیں قوم عافیہ کی بے غیرتی کا نوحہ بھی ہے؛

یہ کتاب جہاں مبشرات عافیہ سے دلوں کے ثبات کا سامان کرتی ہے وہیں فریادِ عافیہ سے دلوں کو مضطرب بھی کر دیتی ہے۔

غرض اس کتاب میں ایک طرف مظلوم کی آہیں ہیں۔۔۔آنسو ہیں۔۔۔فریاد ہے۔۔۔پکار ہے۔۔۔للکار ہے، وہیں دوسری طرف ظالموں کی ہٹ دھرمیاں ہیں۔۔۔دروغ گوئیاں ہیں۔۔۔نفرت ہے۔۔۔بغض ہے۔۔۔عناد ہے۔۔۔جھوٹ ہے۔۔۔عیاری ہے۔

اور سب سے بڑھ کر امید ہے کہ عافیہ آئے گی۔۔۔اور ایک تقاضہ ہے کہ محمد بن قاسمؒ اور معتصم باللہ جیسے جیالوں کو اب اپنا فرض ادا کرنے کیلئے میدان میں اتر جانا ہی چاہیے ورنہ کب تک۔۔۔ امت کی مظلوم بیٹیاں ظالموں کی قید میں جرمِ بے گناہی کی سزا کاٹتی ۔۔۔تڑپتی۔۔۔سسکتی۔۔۔بلکتی رہیں گی!

اے کاش! یہ کتاب ہماری رگوں کے سرد لہو کو گرما دے۔۔۔

اے کاش! صدیق اکبرؓ کی بیٹی کی دادرسی کے لئے کوئی معتصم، ابن قاسم، حجاج کا ثانی بن کر اٹھ کھڑا ہو۔۔۔

پھر حق کا کوئی تیر شجاعت کی کماں سے
کفار کی شہ رگ پہ کوئی پھینکنے آئے
اے کاش خدا بھیجے کوئی قاسم ثانی
اے کاش خدا بھیجے کوئی طارق ثانی
مظلوم کو جو پنجۂ ظالم سے چھڑائے

(۲)

ڈاکٹر ظل ھما بنت عبدالعلیم اصلاحی

سرگزشتِ عافیہ ''وا!معتصماہ'' مردہ قوم کی زندہ بیٹی کی حکایتِ غم ہے؛
روتی، بلکتی...... سسکتی...... تڑپتی عافیہ کی روداد الم ہے؛
آنسوؤں...... آہوں میں ڈوبی ہوئی غمناک تحریر ہے؛
کچھ کہی کچھ ان کہی داستان درد ہے؛
اس ناگفتہ بہ تاریک دور میں صبر وثبات...... عزم واستقلال...... استقامت وعزیمت کی روشن تاریخ ہے۔

یہ صرف ایک عافیہ کی تصویر درد نہیں بلکہ دنیا بھر کے تعذیب وتشدد گاہوں میں موجود ہزاروں عافیاؤں کی تصویر ہے...... جن میں سے نہ جانے کتنی تنگ وتاریک کوٹھریوں اور پنجروں میں ہر روز ایک نئی قیامت سے دوچار ہورہی ہیں اور نہ جانے کتنی آزار مسلسل سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہوگئی ہیں۔

یہ کتاب
امت مسلمہ کی بے غیرتی وبے حمیتی کا نوحہ ہے؛
مردہ دلوں...... مردہ ضمیروں...... شکستہ وریختہ ہمتوں کے لئے حرف ملامت ہے؛
ایک عرب پچپن کروڑ مسلمانوں کے خلاف فرد جرم ہے؛
اسیروں کے تئیں ایک حکم ایک فرض ''فکوا العانی'' کی یاددہانی ہے؛
غفلت کا شکار سوئے ہوؤں کے لئے صور اسرافیل ہے؛
دل کے بند...... زنگ آلود کواڑوں کو کھولنے کا طلسماتی اسم ہے؛
فرض کی ادائیگی کا شعور رکھنے والوں کے لئے ایک لائحہ عمل، ایک منصوبہ اور ایک حکمت عملی ہے۔
یہ سرگزشت صرف خون کے آنسو رلانے والی نہیں ہے؛
بلکہ

دلوں کو مضبوط باندھنے والی ہے؛

غیرت وحمیت کو جگانے والی ہے؛

نالوں کو قافلوں کی درا بنانے والی ہے؛

دلوں میں سکون وطمانیت اور یقین وایمان کا نور بھرنے والی ہے؛

پرنور راہوں کے راہیوں کو نشان منزل دکھانے والی ہے؛

کفر کے مقابل ڈٹ جانے کا سبق دینے والی ہے۔

اس راز کو فاش کرنے والی ہے کہ کفر سارا زور لگا کر بھی...... ساری طاقت جھونک کر بھی ایک ناتواں جسم کے اندر موجود ایمان کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور ناکام رہتا ہے۔

ناتواں کمزور جسم کے اس عزم محکم کا اعلان کرنے والی ہے کہ

ہمارے عزم کو لغزش نہ ہوگی مقتل تک
تو میرے قتل کا خنجر سنبھال کر رکھنا

اور صدیق اکبر کی بیٹی کا اپنے اسلاف کی روایات پر ڈٹ جانے...... جم جانے کا ثبوت فراہم کرنے والی ہے

وہ جس کی رسم لہو سے دیئے جلانا ہے
وہی قبیلہ ہے میرا وہی گھرانہ ہے

اس سرگزشت میں پنہاں ایک پیغام یہ بھی ہے جو امت مسلمہ کے ایک ایک فرد کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے ''أليس منكم رجل رشيد''

کتاب کا ٹائٹل ہم ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کے منہ پر طمانچہ ہے...... ہمارے دلوں پر تازیانہ ہے کہ ہم کسی معتصم کی کردار سازی میں کوئی فعال کردار انجام دینے کے قابل نہیں ہیں۔

یہ برادر شاہد فلاحی کا حوصلہ ہی ہے کہ......

وہ آج بھی بزدلوں اور وہن زدہ دلوں میں حمیت کا جلال ڈھونڈنے کی سعی کر رہے ہیں جبکہ اس آگ کو ٹھنڈی ہوئے مدتیں گزر گئی ہیں۔

یہ انہی کی ہمت ہے کہ......

وہ راکھ کے ڈھیر کو کرید کرید کر اس میں دبی چنگاریوں کو شعلوں میں تبدیل کرنے کے لئے تلاش کر رہے ہیں

یہ انہی کا حوصلہ ہے کہ......

وہ شکستہ ناؤ کے مسافروں ...... جو تمام عزم وعمل کے ہتھیار پھینک کر ڈوبنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں...... کے ہاتھوں میں پھر سے پتوار تھمانے کی کوشش کرر ہے ہیں۔

یہ انہی کا حوصلہ ہے کہ......

جو فریادیں عافیہ کے لبوں کی قید میں گھٹ گھٹ کر مرر ہی ہیں...... جو حصار جبر سے باہر نہیں نکل پار ہی ہیں...... جو حصار جبر میں دم توڑ رہی ہیں انہیں پوری امانت داری اور ذمہ داری کے ساتھ ہر بند گوش اور گوشۂ دل تک پہنچانے کا اہتمام کرر ہے ہیں۔

یہ انہی کا حوصلہ ہے کہ......

مظلوم کے آنسوؤں کو چھونے کی جسارت کرر ہے ہیں جبکہ انہیں معلوم ہے کہ یہ آنسو بظاہر تو شبنم جیسے دکھائی دیتے ہیں مگر ہاتھ جلا دیتے ہیں اور دلوں کو کاٹتے چلے جاتے ہیں۔

یہ انہی کا حوصلہ ہے کہ......

اپنے جلے ہاتھوں اور کٹے دل کے ساتھ ملت کے اجتماعی اعمال ناموں میں پہاڑوں جیسے جو گناہ ہیں ان کے بار کو ہلکا کرنے میں ہلکان ہور ہے ہیں۔

یہ انہی کا حوصلہ ہے کہ......

مایوسیوں کی شب تاریک میں امید کا ٹوٹا دیا تھامے نویدِ سحر سنار ہے ہیں، بغیر کسی جھجک کے ...... بلا کسی کھٹک کے...... کہ "عافیہ آئے گی۔ہاں انشاءاللہ آئے گی۔"

جس کا عمل ہے بے غرض
اس کی جزا کچھ اور ہے

دل کا درد الفاظ میں کیسے سمویا جاتا ہے؛

خون جگر سے نقش تمام کیسے بنائے جاتے ہیں؛

دوسروں کے دکھ، درد، کرب...... تڑپ...... بے چینی...... اضطراب کو کیسے اپنا سمجھا اور بنایا جاتا ہے؛

آہوں وکراہوں...... سسکیوں و چیخوں...... نالوں وفریادوں کو کیسے الفاظ کے پیکر میں ڈھالا جاتا ہے؛

دردمند دلوں کو کیسے رلایا جاتا ہے؛

دل کا خون قلم سے کب اور کیسے ٹپکتا ہے؛

''وامعتصماہ'' پڑھ کر اندازہ ہوا۔

یہ تڑپ...... یہ درد...... یہ کرب جو کتاب کے ہر ہر لفظ میں منتقل ہو گیا ہے

کاش......

قارئین کے دلوں میں بھی منتقل ہو جائے اور انہیں اس درد کا درماں کرنے کے قابل بنا دے!! عافیہ نے کربناک لہجے اور غم والم میں رندھی آواز میں اپنے بھائی سے ملاقات کے دوران جو الفاظ کہے ہیں

کاش......

وہ ہر دل مضطر میں دکھ اور درد کا تیر بن کر پیوست ہو جائیں!!

صدیق اکبر کی یہ معصوم و پاکباز...... لاغر و کمزور...... مسخ شدہ زندہ لاش...... جیسی بیٹی جو قوی ایمان کو اپنے سینے میں بسائے ہوئے ہر دن...... ہر ساعت...... بے نام آہٹوں کو...... براء بن مالکؓ...... معاویہؓ...... ابن یوسف...... ابن قاسم...... ابن زیاد...... معتصم باللہ...... جیسے بھائیوں کے قدموں کی چاپ میں ڈھالتے سر کر رہی ہے

کاش......

کہ اس کے انتظار کے کرب کو ختم کرنے کے لئے کوئی اٹھے...... آگے بڑھے!!!

قبل اس کے کہ...... اس کی آنکھیں راہ تکتے پتھرا جائیں...... اور اس کا دل انتظار کا بوجھ برداشت نہ کر سکے اور دھڑکنا چھوڑ دے اور وہ ہم سے روٹھ کر اپنے رب کے پاس چلی جائے۔

دیکھنا کہیں بہت دیر نہ ہو جائے!!!

آج اس تک پہنچنا ہمارے لئے ممکن ہے وہ ہم سے بہت دور نہیں ہے اس کے اور ہمارے بیچ صرف صحرا اور سمندر حائل ہیں

لیکن

اگر وہ اُفق کے اس پار چلی گئی تو پھر اس تک پہنچنا ہمارے لئے ناممکن ہو جائے گا

اور اگر

وہ وہاں اپنے اللہ...... اس کے رسولؐ...... صدیق اکبرؓ سے انصاف طلب کرے

تو

کٹہرے میں صرف جابر وظالم امریکی اوراس کے حوالی موالی ہی کھڑے نہیں کیے جائیں گے بلکہ ہمیں بھی کھڑا کیا جائے گا

اوراس وقت نجات کی کوئی صورت ہمارے پاس نہ ہوگی۔

لہٰذا آج نجات کی کوئی راہ تو ضرور ہمیں تلاشنی ہی ہوگی!

اسیروں کا چھڑانا ایک معین فرض ہے ہم پر
کہ فکوا العانی ہے حکم نبیؐ جو قرض ہے ہم پر

یارب العالمین! ہندوستان اور دنیا بھر کے قید خانوں اورعقوبت گاہوں میں ہمارے اسیر فولادصفت بھائیوں اور بہنوں کا ہمیں وارث اورنجات دہندہ بنا دیجئے۔

اللھم فک اسرانا واسرا المسلمین و المسلمات...... اللھم فک عبادک المومنین و المومنات

☆☆☆

(۳)

از: ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی

تاریخ اسلام کا مشہور واقعہ ہے، رومیوں نے ایک جنگ میں کچھ مسلمانوں کو گرفتار کیا۔ ان میں ایک عورت بھی تھی۔ اس نے عباسی خلیفہ معتصم باللہ کی دہائی دی: وامعتصماہ (ہائے، اے معتصم) اس مظلوم و بے بس عورت کی پکار خلیفہ معتصم تک پہونچی تو وہ تڑپ اٹھا۔ اس نے فوراً النفیر ...النفیر ... (کوچ، کوچ) کی صدا بلند کی۔ بڑی فوج تیار کی اور رومیوں پر حملہ کر دیا۔ اس طرح اس نے نہ صرف اس خاتون اور دیگر مسلم قیدیوں کو چھڑا لیا بلکہ اہل روم کے ایک بڑے علاقہ پر قبضہ کر کے اسے مملکت اسلامیہ میں شامل کر لیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب 'غیرت' زندہ تھی اور مسلمان اس کے تحفظ کے لئے جان کی بازی لگانے کے لیے تیار رہتے تھے۔

لیکن جب غیرت مر جاتی ہے تو وہ کچھ ہوتا ہے جو ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے ساتھ ہوا۔ عافیہ (ولادت ۱۹۷۲ء) نے ابتدائی تعلیم پاکستان میں حاصل کی۔ گریجویشن، پوسٹ گریجویشن اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں امریکی یونیورسٹی سے حاصل کیں۔ بعد میں وہ پاکستان آگئیں۔ یہاں ۲۰۰۳ء میں ان کے دو بچوں کے ساتھ خفیہ پولیس نے ان کا اغوا کر کے امریکہ کی خفیہ ایجنسی ایف بی آئی کے حوالہ کر دیا۔ پھر ان کی ایذا و تعذیب کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔ پہلے ان کو افغانستان کے بگرام عقوبت خانہ میں مرد قیدیوں کے درمیان رکھا گیا اور شدید اذیتیں دی گئیں جس سے وہ ذہنی توازن کھو بیٹھیں۔ پھر انہیں امریکہ لے جایا گیا۔ ان پر القاعدہ سے تعلق اور دہشت گردی میں ملوث ہونے کے الزامات لگائے گئے اور قانون وانصاف کے تمام تقاضوں کو پامال کرتے ہوئے ۸۶ سال کی سزا سنائی گئی۔

زیر نظر کتاب میں عافیہ کیس کی پوری سرگزشت بیان کی گئی ہے۔ ڈاکٹر عافیہ کا خاندان، ابتدائی زندگی، اعلیٰ تعلیم کا حصول، عائلی زندگی، اغوا اور قید و بند، افغانستان پھر امریکہ میں منتقلی، مقدمہ کی تفصیل اور آخر میں سزا۔ فاضل مصنف نے انٹرنیٹ پر دستیاب اردو اور انگریزی میں چھوٹے اور بڑے مضامین، اخباری رپورٹوں اور دیگر تحریری مواد سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ بہ الفاظ دیگر انہوں نے چیونٹیوں کے منہ سے شکر کے ریزے جمع کر کے ایک بہت قیمتی دستاویز تیار کی ہے۔

یہ کتاب جہاں قوم کی بے غیرتی کو واشگاف کرتی ہے کہ اس نے عافیہ کی رہائی کے لیے منصوبہ بند طریقہ پر سنجیدہ کوشش نہیں کی، وہیں امت کی غیرت کو للکارتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس کتاب کی تالیف کی صورت میں فرض کفایہ ادا کیا ہے۔

(ماہنامہ زندگی نو، نومبر ۲۰۱۶ء)

مراجع ومستفادات

انٹرنیٹ سے اردو/انگریزی میں حسب ذیل عناوین کے تحت

- بنت اسلام ڈاکٹر عافیہ صدیقی ۔۳۔ استعانت جواد (شمارہ نمبر ۴۶۱، اردو)
- پیام حیاء۔ ای میگزین، (عافیہ نمبر، شمارہ نمبر ۵/ ۲۰۱۴ء) www.darsequran.com
- 86 سالہ قیدی! مظلوم امت مسلمہ

ڈاکٹر عافیہ صدیقی!!!

- مشرقی افق ۔ میر افسر امان
- احساس کرب کے ساتھ ۔ صباحت صدیقی
- عافیہ موومنٹ

www.aafia movement.com/bring-aafia-tahreek kab-shuru-hogi

- ایک فرض ۔ ایک قرض..... کلمۂ حق مولانا محمد منظور احمد
- کتاب ''عافیہ'' کے ابتدائی دس اوراق ۔ انور غازی

www.mypdfsite.com

- عوام کی اکثریت نے ملالہ کے مقابلہ میں عافیہ کو مظلوم قرار دیا
- کیا وہ عافیہ صدیقی ہے ۔ عرفان صدیقی
- ڈاکٹر عافیہ ہم شرمندہ ہیں ۔ کس سے منصفی چاہیں

www.darsequran.com/index php/component/ tag/7-aafia

- لبرل ظالمان اور ڈاکٹر عافیہ صدیقی قلم کمان ۔ حامد میر

http//jang.com.pk/jang/no/2012-daily 15-11-2012/co14htm

- عافیہ کا اصل قصور کیا تھا ۔ ڈاکٹر فوزیہ کی درد انگیز گفتگو
- ڈاکٹر عافیہ صدیقی ۔ ایک اور محمد بن قاسم کی منتظر (آج کی دنیا، اشتیاق بیگ)
- کرامویل اور ڈاکٹر عافیہ صدیقی قلم کمان ۔ حامد میر

مظلوم ڈاکٹر عافیہ کا دکھ، منظر و پس منظر کاشف حفیظ صدیقی

- روزنامہ امت کراچی ۲۴/ جنوری ۲۰۱۰ء
- عافیہ کی دادرسی دانش کدہ

www.aafia movement.com/aafia-ki-daadrasi-tayyab-singhanvi

- غیرت کی ڈولی حرف بہ حرف علی مسعود سید
- عافیہ صدیقی نے امریکی عدالت کو فراڈ قرار دیا۔روزنامہ امت کراچی ۲۱/نومبر ۲۰۰۹
- ہم زندہ قوم ہیں۔کوئی شک کوئی اعتراض ظہیر جاوید
- اوریا مقبول جان
- بے نیازیاں ڈاکٹر محمد اجمل نیازی
- قوم کی بیٹی۔انصاف کی منتظر ہے۔خواتین اسپیشل

http//feeds feedburner.com/ free aafya/mte u

- امریکی عقوبت خانہ خانے میں بھی ڈاکٹر عافیہ نے روزے قضا نہیں کئے۔روزنامہ امت کراچی

  ۲۹/جون ۲۰۱۵

- "Dr.Aafia Siddiqui Other Voices"

  Compiled by the peace Through justice foundation and families united for justice in America.

  www.peace through justice .org.

- "Aafia Siddiqui just the facts"

  A report of the international justice Network.

  A Horny's for the Family of Dr. Aafiya Siddique.

- Human rights group calls for justice for Dr. Aafia Siddique
- Dr. Aafia Siddique case -A Detailed Story of lies and deception by the

  Americans January 20,2010

- Aafia's ! Sister Speaks to CNN

  Htt:// Feeds: Feed burner.com/freed aafia

- Repatriate Dr. AafiaSiddique imprisoned for more than 11 years as a

  matter of urgency.

- Why is Dr. AafiaSiddique a terrorist bargaining chip

  http://glob news

- why is Dr. AafiaSiddique a terrorist bargaining chip? By Nick Logn.
- pakwor king on legal diplomatic front for Aafiya release. Haqqani
- The Family of Dr. AafiaSiddique prisoner#650
- Fedral Bureau of Prison's From Wikipedia the free encyclopedia

- Dr. Aafia Siddique
  From Wikipedia the free encyclopedia
  https//en. Wikipedia
  .org/wiki/Aafia-Siddiqui#Family-and-ea.ly-life
- What happened to Dr. Aafia Siddique and where in she now?
  http://deconstructed globe.com/word press/what
  happened-to- Aafia-Siddiqui and where in she now?
- Dr. Aafia Siddique lawyers has demanded evidence from prison officials that she is all alive at the federal prison in Texas.
- 11 years on us government can't break Dr. Aafia's Iman sakeena sulaiman 31 march 2014
- Dr. Aafia Siddique hertrue life story
  www. Siasat.pak/forum/show threedphp.pp31815.
  Dr- Aafia- Siddique hertrue -life -story.
  http://5 pillarsuk.com/2013/06/08
- Aafia Siddique assaulted-in-prison.
- Dr. AafiaSiddique : the woman isis wanted to trade for foley/ then sotloff. By janinedi Giovanni -sept.16.2014
- What happened to Dr. Aafia Siddique and where is she now? The deconstructed Globe.
- Judge in/ Deflategate' is no stronger to high - profile cases. By Larryneum eister.
- Forensic psychological evaluation
  http://www.intelwire.com
- Dr. Aafia Siddique :In her own words by . Disukamor
- Pakistan erupts after us jailing of daughter of the nation Dr. Aafia Siddique
  http"// www. The guardian.com world.2010/sep/24 pakistan-aafia Siddiqui-jailed -protests
- Dr. Aafia Siddiqui's husband breaks his silence after Six years. BALISTAN November 16-2012
- The Night mare Story of Dr. Aafia Siddiquiby Judy Bello
  http://www.counter currents.org/bello 110413htm.
- Lady al- qaida : The America education Phd the Islamic state desperately wants freed.
- Dr. AafiaSiddiqui sentenced to 86 years in jail

http://www. Awaztoday.com/news Dr. AafiaSiddiqui sentenced -to-86
years in jail.1-7197- political-news
o Dr. Aafia Siddiqui the Pakistani female scientist on list of demands.
http://www. Telegraph.co.uk/news/asia/Pakistan/11048239/Aafia -
-siddiqui
o Rally to demand the human rights for Dr. Aafia Siddiqui
o Pak Taliban want Aafia in return for swiss couple
o Dr. Aafia Siddiqui sayed kifayatullah Hashmi Rawalpindi wanted.
women-faith Lies& the war on terror the lives of AayaanHiris Ali &Aafia
Siddiqui Deboran seroccins
o Dr. Aafia Siddiqui: why she was targeted and why she matters to all of
us. By tammy obaidullah
www.app.com.pk/en- Index.php?.option-com-countent & task =view&id=551988 itemd=2
o Barbaric: 86 year Sentence for Aafia Siddiqui
o http://www. Veteranstoday.com
o 2010/03/30/ Gordon-duff reliable-reports-of-rape-torture-and religions-crimes-against-draafia-by-bush-interrogators/
o http://www.veteranstoday .com/2010/8/14
Gordon-dutt-dr-aafia-signatories- demand-report-riation-for Scientists raped -by-eia-at-baghram.
o htttp://www.veteranstodayt.com/2010/3/04
admiral-sirohey-to-colou-powe1/-save-amerieans-honor.
o http://www.reteranstoday.com 2010/2/09
the-truth-about-us-justice
o
ttp://www.reteranstoday.com/2010/02/07gordon-dulf-splitting-America -to save-America
o http://www.vertanstoday.com/2010/02/06 taliban-returned -kidnapped-and-raped-house

wife-or-we-will-execute-American-pow/

- https://www.veteranstoday.com 2010/01/26 case-against-aafia-Siddiqui-begins-to-unrave1/
- https://www.veteranstoday.com 2010/01/10
- dr-aafia-siddiqui-victim-of-bush-rape-and-kidnap-squad.
- Lady al qaeda the world,s most wanted women
- America's Most wanted .The most dangerous women in the world,,
- The carro ll wilson award recipients 1986-2005 ,, MIT o entropreneurship centre received 13 may 2010.
- No terrorism charge in Aafia's Indictment.
- Dr. Aafia Siddiqui - A Detailed Story of lies and deception by the Americans
- Bring Aafiatanreekkasshuruhogi
- Back ground of case Aafia Movement
- What Evidence, lave stagnation has & uncovered.
- Dr. Aafia doesn't have faith in us judicial system. Mushahid drfowzia@hotmail.com
- Dr. Aafia Siddiqui case - Pakistan ko khuda hafiz.
- Dr. Aafia Siddiqui -why .... of us- the ugly.
- Lady al-qaida on the trail of Dr. Aafia
- The Night mare Story of Dr. Aafia Siddiqui
- 11 years on - us government can't break Dr. Aafia'sImaan
- A letter from Dr. Aafia Siddiqui
- Dr. Aafia Siddiqui kidaadrasi
- Dr. Aafia Siddiqui
- Amnesty international public statement
- Dr. AafiaSiddiqui : The the Pakistani femaleScientist, on ISIS list of demands.
- The abduction, secret detention torture and repeated raping of Aafiya Siddiqui by Stephen Lendman.

استقامت کو تیری سلام عافیہ

(نعیم الدین نعیم)

ظلم تجھ پر بڑا ظالموں نے کیا
استقامت کو تیری سلام عافیہ

قید میں غیر کی اپنی عزت رہے قوم کی ہوتی پامال حرمت رہے
شرم والوں کا سر شرم سے جھک گیا استقامت کو تیری سلام عافیہ

ہم سے جو ہو سکا کر دکھائیں گے ہم بہنا تجھ کو رہائی دلائیں گے ہم
عہد پورا کریں گے جو ہم نے کیا استقامت کو تیری سلام عافیہ

اک نیا عزم اور حوصلہ دے دیا قوم کو تو نے ساری کھڑا کر دیا
تیرے سر پر رہے سایۂ کبریا استقامت کو تیری سلام عافیہ

داستاں تیری گھر گھر سنائیں گے ہم قوم سوئی ہے اس کو جگائیں گے ہم
ایک دن دیکھ بدلے گا جغرافیہ استقامت کو تیری سلام عافیہ

ظلم تجھ پر بڑا ظالموں نے کیا
استقامت کو تیری سلام عافیہ

جب 'غیرت' زندہ تھی۔۔۔ مسلمان اس کے تحفظ کے لئے جان کی بازی لگانے کے لیے تیار رہتے تھے۔لیکن جب غیرت مرجاتی ہے تو وہ کچھ ہوتا ہے جو ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے ساتھ ہوا۔زیر نظر کتاب میں عافیہ کیس کی پوری سرگزشت بیان کی گئی ہے۔فاضل مصنف نے انٹرنیٹ پر دستیاب اردو اور انگریزی میں چھوٹے اور بڑے مضامین، اخباری رپورٹوں اور دیگر تحریری مواد سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔بہ الفاظ دیگر انہوں نے چیونٹیوں کے منھ سے شکر کے ریزے جمع کر کے ایک بہت قیمتی دستاویز تیار کی ہے۔اللہ تعالی مصنف کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس کتاب کی تالیف کی صورت میں فرض کفایہ ادا کیا ہے۔

ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی (ماہنامہ زندگی نو، نومبر ۲۰۱۶ء)

برادرِ عزیز و مکرم ڈاکٹر شاہد بدر نے ''فکوا العانی'' لکھ کر رلایا تھا، اب 'وا! معتصماہ' کے ذریعہ آبروئے ملت مرحوم عافیہ کے حالات لکھ کر انہوں نے دل و جگر سب کو تشنۂ فریاد کر دیا۔ایک خاتون جو حقیقۃً دنیا کی معلوم تاریخ کی شاید سب سے زیادہ مظلوم خاتون ہے اور جس کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ ایک اللہ کو ماننے والی اور اس اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر یقین کر کے اسے دوسرے انسانوں کی بھلائی کے لیے خود کو وقف کر دینے والی ہے۔جس نے یوروپ (وامریکہ) کی مادہ پرست دنیا میں یہ کہنے کی جرأت کی کہ ''اب وقت آپہونچا ہے کہ ہمارے دل اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہوں۔'' اگر یہ جرم ہے تو ڈاکٹر شاہد بدر کو یہ حق ہے کہ کائنات کی بیکرانیوں میں اس صدا کو تلاش کریں جو صدیوں پہلے کسی بے بس کے منھ سے نکلی اور غیرت مندوں کے دلوں میں پیوست ہوگئی۔یہ کتاب ایسی ہی غیرت و حمیت کی تلاش میں ہے جو یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ کیا برستے بادلوں میں کچھ بجلیاں اب بھی خوابیدہ ہیں!!!

مولانا عمیر الصدیق ندوی سینیر رفیق دارالمصنفین شبلی منزل، اعظم گڈھ

سرگزشتِ عافیہ ''وا! معتصماہ'' میں محترم شاہد بدر فلاحی نے جو کچھ تحریر کیا ہے اس کا حرف حرف اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ مصنف نے اس درد اور تکلیف کو اپنی ذات میں محسوس کیا ہے جو عافیہ صدیقی 'قوم مسلم کی مظلوم بیٹی' نے دورانِ اسیری سہا ہے۔مصنف نے جو کچھ محسوس کیا ہے اس کو سپردِ قلم کرنے میں وہ جس اذیت سے گزرے ہیں اس کا ادراک۔۔۔شاید ہی کوئی کر سکے! اس کتاب میں ایک طرف مظلوم کی آہیں ہیں۔۔۔آنسو ہیں۔۔۔فریاد ہے۔۔۔پکار ہے۔۔۔للکار ہے، وہیں دوسری طرف ظالموں کی ہٹ دھرمیاں ہیں۔۔۔دروغ گوئیاں ہیں۔۔۔نفرت ہے۔۔۔بغض ہے۔۔۔عناد ہے۔۔۔جھوٹ ہے۔۔۔عیاری ہے۔

بہن عریشہ تنظیم، حیدرآباد

Rs.130/-

ڈاکٹر فوزیہ نے بھی وزیراعظم سے درخواست کی کہ اگر حکومت عافیہ کے لئے کچھ نہیں کرسکتی تو اس خاندان پر ایک احسان ضرور کرسکتی ہے۔ صدر آصف علی زرداری وزیراعظم یوسف رضا گیلانی اور اسلام آباد میں متعین امریکی سفیر N.W. Patterson تینوں مل کر ایک گڑھا کھودیں جس میں ہمیں دفنا دیا جائے تاکہ ہمیں اس عذاب سے چھٹکارا مل جائے۔ ڈاکٹر فوزیہ نے کہا میری بہن امریکہ میں زندہ درگور ہے اور میں اپنے ملک میں زندہ درگور ہونا چاہتی ہوں۔

(بحوالہ مضمون ڈاکٹر عافیہ صدیقی ایک اور محمد بن قاسم کی منتظر۔ آج کی دنیا اشتیاق بیگ)

اس موقع پر ڈاکٹر فوزیہ نے امت مسلمہ کی غیرت اور حقوق انسانی کی علم بردار تنظیموں کو للکارتے ہوئے کہا:

''لیکن میں قوم سے امت سے اور حقوق انسانی کے علم برداروں سے پوچھتی ہوں آپ ہیں کہاں۔ ایک بہن کے ساتھ اتنا صریح ظلم ہو رہا ہے اور کوئی اس ظلم سے نجات دلانے کے لئے آگے نہیں آرہا ہے مجھے اپنے ملک میں ایک بھی ایسا لیڈر نہیں ملا جو اس ظلم کے خلاف کھڑا ہو۔ اس دختر قوم کو واپس لانے کا مطالبہ بھی کرسکے۔ افسوس!''

http://ireport.cnn.comidoes/doc-851651

احاطہ عدالت میں فیصلہ کے معاً بعد Shame! Shame! کی احتجاجی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

ایک پرسکون احتجاج ایک پرامن احتجاج عافیہ کی گذارش تھی دنیا بھر میں جہاں جہاں بھی غیرت کی چنگاری تھی انسانیت کا سچا درد تھا احتجاج شروع ہوگیا۔ تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کے ترجمان اعظم طارق نے اس فیصلہ کے خلاف بیان دیتے ہوئے کہا:

The U.S. has challenged the beliefs and honor of the Muslim Ummah by sentencing Aafia Siddiqui.

The middle east media research instute -special dispatch. No.3262 Sept 28,2010

امریکہ نے عافیہ کو سزا سنا کر امت مسلمہ کی عزت و ناموس کو للکارا ہے۔

جب عافیہ کو سزا سنائی گئی اس وقت پاکستان کے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے